فضائل درود شریف

حضرت شیخ الحدیث
مولانا محمد زکریا صاحب
المتوفی بالمدینة المنورة سنہ ۱۴۰۲ھ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا
اے ایمان والو! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور خوب سلام بھیجو
فضائلِ درود شریف
مؤلفہ
قطب الاقطاب امام ربانی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
کاندھلوی مہاجر مدنی قدس سرہ۔ متوفی ۱۴۰۲ھ
جس میں
درود شریف کے فضائل اور نہ پڑھنے پر وعیدیں
اور خاص خاص درودوں کے فضائل اور آداب و مسائل، اور
روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا طریقہ اور
درود شریف کے متعلق پچاس قصے ذکر کئے گئے ہیں۔
اس مبارک رسالہ کی اہمیت اور اس خصوصی اشاعت
کے وجوہ آخر کتاب صفحہ ۲۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

کتبہ الفقیر نفیس الحسینی اللاہوری غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ فی رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۳

درود شریف کے فضائل و برکات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا محبوب ترین عمل اور لذیذ ترین عبادت ہے اور ازدیادِ محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ ہے۔ اللہ جل شانہ کی رضا و قرب کا موجب و سبب ہے۔ کثرتِ درود شریف کی برکت سے خطاؤں کا کفارہ اور گناہوں کی بخشش ہوتی ہے، دنیا و آخرت کے تمام امور کی کفایت ہوجاتی ہے، مال میں برکت اور حاجات پوری ہوتی ہیں فقر و تنگدستی دور ہوتی ہے۔ درود شریف پڑھنے والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے۔ اس کی بدولت خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ نصیب ہوتی ہے۔

برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی نوراللہ مرقدہ نے درود شریف کے فضائل و برکات کی تفصیل ''فضائل درود شریف'' میں درج فرمائی ہے۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و تعلق میں زیادتی اور درود شریف پڑھنے کی طرف رغبت و شوق پیدا ہوتا ہے۔

میرے اباجیؒ (شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہٗ) نے اپنی حیات میں حضرت علامہ شیخ محمد ہاشم سندھی ٹھٹھویؒ کی درود شریف کے موضوع پر فارسی کتاب ''ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کا اردو ترجمہ فرمایا تھا جو بہت مقبول ہوا۔

عرصہ سے میری خواہش تھی کہ میں اپنے نوجوان دوستوں اور متعلقین کی خدمت میں حضرت شیخ الحدیثؒ کا رسالہ ''فضائل درود شریف'' اور ''ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم'' پر مشتمل درود و سلام کا حسین گلدستہ موبائل ایپلیکیشنز میں پیش کروں تا کہ عدیم الفرصت احباب خیر و برکت کے اس چشمہ فیض سے مستفید ہوسکیں۔

الحمدللہ! یہ کام میرے عزیز بھانجے حافظ محمد طلحہ طاہر (ناظم مکتبہ لدھیانوی) اور عزیزم مولوی محمد الیاس لدھیانوی (بانی و منتظم شہیدِ اسلام ڈاٹ کام) نے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ انہوں نے شب و روز کی محنتِ شاقہ کے بعد موبائل ایپلیکیشنز اور کمپیوٹرز کے لیے PDF تیار کرنے کی سعادت حاصل کرلی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے، حضرت شیخ الحدیثؒ اور حضرت اباجیؒ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

(مولانا) محمد یحییٰ لدھیانوی
صاحبزادہ شہید اسلامؒ

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے دادا جان شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''فضائلِ درود شریف'' میں بلاشبہ دُرود شریف کے فضائل و برکات پر مشتمل بیش بہا خزانے موجود ہیں جنہیں اہلِ ذوق نے کئی زبانوں میں ترجمہ کروا کر شائع کیا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ سے اِس نسبت کی بدولت خیال ہوا کہ شہیدِ اسلام ڈاٹ کام کے پلیٹ فارم سے ''فضائلِ دُرود شریف'' سے ڈیجیٹل دنیا کو رُوشناس کرایا جائے۔ الحمدللہ! یہ کام حق تعالیٰ شانہ نے اپنے فضل و کرم سے مکمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائی۔

آن لائن پڑھنے میں یہ سہولت رکھی گئی ہے کہ فہرِست سے ہی کسی بھی مضمون پر کِلک کر کے اُس تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ جبکہ کسی بھی صفحہ پر موجود ''فہرِست'' کو کِلک کرنے سے فہرِست پر پہنچا جاسکتا ہے۔

جن حضرات کی دعاؤں اور توجہات سے اس اہم کام کی تکمیل ہو پائی، میں ان کا بے حد مشکور ہوں خصوصاً میرے والد ماجد مولانا محمد سعید لدھیانوی دامت برکاتہم اور میرے چچا جان صاحبزادہ مولانا محمد طیب لدھیانوی مدظلہ، صاحبزادہ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی حفظہ اللہ اور شیخ ڈاکٹر ولی خان المظفر حفظہ اللہ جن کی بھرپور سرپرستی حاصل رہی۔ اسی طرح حافظ محمد طلحہ طاہر، جناب امجد رحیم چوہدری سمیت تمام معاونین کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا ورضوان سے نوازے۔ آمین۔

محمد الیاس لدھیانوی
بانی ومنتظم ''شہید اسلام'' ویب پورٹل
www.shaheedeislam.com
Info@shaheedeislam.com

نوٹ: Mobile اور IPad وغیرہ میں بہتر طور پر دیکھنے کے لیے "Adobe Acrobat" کو "PDF Reader" کے طور پر استعمال کریں۔

فہرستِ مضامین فضائلِ درود شریف

مضمون	صفحہ

فضائلِ دُرود شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ بِنِعۡمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمَوۡجُوۡدَاتِ الَّذِیۡ قَالَ اَنَا سَیِّدُ وُلۡدِ اٰدَمَ وَلَا فَخۡرَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اِلٰی یَوۡمِ الۡحَشۡرِ

اَمَّا بَعۡدُ اللہ جل جلالہٗ عمّ نوالہٗ کے لطف و انعام اور محض اُس کے فضل و احسان اور اُس کے نیک بندوں کی شفقت اور توجّہات سے اس ناکارہ ونابکار سیاہ کار کے قلم سے فضائل کے سلسلہ میں متعدد رسائل لکھے گئے جو نظام الدّین کے تبلیغی سلسلہ کے نصاب میں بھی داخل ہیں اور احباب کے سینکڑوں خطوط سے ان کا بہت زیادہ نافع ہونا معلوم ہوتا رہا۔ اِس ناکارہ کا اِس میں کوئی دخل نہیں۔ اوّلاً محض اللہ جل شانہٗ کا انعام، ثانیاً اُس پاک رسُول ﷺ کے کلام کی برکت جس کے تراجم ان رسائل میں پیش کئے گئے، ثالثاً اُن اللہ والوں کی برکتیں جن کے ارشادات سے یہ رسائل لکھے گئے ہیں۔ یہ اللہ کا محض لُطف وکرم ہے کہ ان ساری برکات میں اس ناپاک کی گندگی حائل نہ ہوئی۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الۡحَمۡدُ کُلُّہٗ وَلَکَ الشُّکۡرُ کُلُّہٗ اَللّٰھُمَّ لَا اُحۡصِیۡ ثَنَآءً عَلَیۡکَ اَنۡتَ کَمَا اَثۡنَیۡتَ عَلٰی نَفۡسِکَ۔

اِس سلسلہ کا سب سے پہلا رسالہ ۱۳۴۸ھ میں "فضائلِ قرآن" کے نام سے حضرتِ اقدس شاہ محمد یٰسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نگینوی[1] خلیفۂ قطبِ عالم شیخ المشائخ حضرت گنگوہی قدس سرّہ العزیز کی تعمیلِ حکم میں لکھا گیا تھا، جیسا کہ اُس رسالہ کے شروع میں تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ حضرت شاہ صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ کا وصال ۳۰ شوال ۱۳۶۰ھ شبِ پنجشنبہ میں ہوا تھا۔ نوّر اللہ مرقدہٗ و اَعلی اللہ مراتبہٗ۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال کے وقت اپنے اجل خلیفہ مولانا الحاج عبد العزیز دُعاجو کے ذریعہ یہ پیام اور وصیت بھیجی کہ جس طرح "فضائلِ قرآن" لکھا گیا ہے میری خواہش ہے کہ اُسی طرح "فضائلِ درود شریف" بھی لکھ دے۔ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے وصال کے بعد مولانا عبد العزیز صاحب بار بار اِس وصیت کی یاد دہانی اور تکمیل پر اصرار کرتے رہے اور یہ ناکارہ بھی اپنی نا اہلیت کے باوجود دل سے خواہش کرتا رہا کہ یہ سعادت میسّر ہو جائے، شاہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے علاوہ اور بھی بہت سے حضرات کا اصرار ہوتا رہا مگر اِس ناکارہ پر سیّدُ الکونین فخر الرُّسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلالتِ شان کا کچھ ایسا رعب طاری رہا کہ جب بھی اس کا ارادہ کیا یہ خوف طاری ہوا کہ مبادا کوئی چیز شانِ عالی کے خلاف نہ لکھی جائے۔

---

[1] حضرت شاہ صاحب کی ولادت ربیع الاول ۱۲۸۵ھ میں ہوئی۔ اِس لحاظ سے ۷۵ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ نہایت بزرگ نہایت متواضع، نہایت کم گو، صاحبِ کشف اور صاحبِ تصرفات بزرگ تھے۔ اِس ناکارہ پر بہت ہی شفقت فرماتے تھے۔ حضرتِ ممدوح مدرسہ کے سالانہ جلسوں میں نہایت اہتمام سے تشریف لایا کرتے اور جلسہ سے فراغ پر کئی کئی دن اس ناکارہ کے پاس قیام فرماتے۔ اہتمام سے اِس ناکارہ کے حدیث کے سبق میں بھی تشریف فرما ہوتے۔ اِس نابکار کی عادت اسباق میں ڈبیہ بٹوہ ساتھ لیجانے کی بھی تھی۔ ایک مرتبہ مرحوم نے یوں فرمایا کہ میں پان کھانے کو تو منع نہیں کرتا لیکن حدیثِ پاک کے سبق میں نہ کھایا کریں۔ اُس وقت سے آج تک تقریباً ۳۵ سال ہو چکے ہیں، بعض مرتبہ ۵-۶ گھنٹے مسلسل بھی سبق ہوا، لیکن سبق میں کبھی پان کا خیال بھی نہیں آیا۔ یہ حضرت ہی کا تصرف تھا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے واقعات حضرت کی کرامتوں کے سُننے میں آئے ہیں۔ رفع اللہ درجاتہ

اِسی لیت ولعل میں گذشتہ سال عزیزی مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر تیسری[1] مرتبہ حجاز کی حاضری میسّر ہوئی اور اللہ کے فضل سے چوتھے حج کی سعادت حاصِل ہوئی۔ حج سے فراغ پر جب مدینہ پاک حاضری ہوئی تو وہاں پہنچکر بار بار دلمیں یہ سوال پَیدا ہوتا تھا کہ "فضائلِ درود شریف" نہ لکھنے کا کیا جواب ہے؟ ہرچند کہ مَیں اپنے اعذار سوچتا تھا لیکن بار بار اس قلبی سوال پر یہ ناکارہ پختہ ارادہ کر کے آیا تھا کہ سفر سے واپسی پر انشاء اللہ اس مبارک رسالہ کی تکمیل کی کوشش کروں گا۔ مگر "خوئے[2] بد را بہانہ بسیار" یہاں واپسی پر بھی اِمروز و فردا ہوتا رہا۔ اِس ماہِ مبارک میں اس داعیہ نے پھر عود کیا تو آج ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ آخری جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد اللہ کے نام سے ابتداء تو کر ہی دی، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اِس رسالہ میں اور اِس سے پہلے جتنے رسائل لکھے گئے ہیں یا عربی کی کتابیں لکھی گئی ہیں، اُن میں جو لغزشیں ہوئی ہوں محض اپنے لطف وکرم سے اُن کو معاف فرمائے۔

اِس رسالہ کو چند فصول اور ایک خاتمہ پر لکھنے کا خیال ہے۔ پہلی[۱] فصل میں فضائلِ دُرود شریف۔ دوسری[۲] فصل میں خاص خاص دُرود شریف کے خاص فضائل، تیسری[۳] فصل میں دُرود شریف نہ پڑھنے کی وعیدیں۔ چوتھی[۴] فصل فوائدِ متفرقہ میں۔ پانچویں[۵] فصل حکایات میں۔ حق تعالیٰ شانہ، لوگوں کو زیادہ سے زیادہ دُرود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اِس رسالہ کے دیکھنے سے ہر شخص خود ہی محسوس کرلیگا کہ دُرود شریف کتنی بڑی دَولت ہے، اور اس میں کوتاہی کرنیوالے کتنی بڑی سعادت سے محروم ہیں۔

---

[1] ٦ ذی قعدہ ۱۳۸۳ھ کو سہارنپور سے روانگی ہوئی۔ [2] بُری عادت والے کے لئے بہت سے بہانے ۱۲

فصلِ اوّل

دُرود شریف کے فضائل میں

اس میں سب سے اہم اور سب سے مقدم تو خود حق تعالیٰ شانہ، جلّ جلالہ، عمّ نوالہ، کا پاک ارشاد اور حکم ہے۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہے:

﴿۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿پ ۲۲ - ع ۳﴾

بیشک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اِن پیغمبر ﷺ پر۔ اے ایمان والو تم بھی آپ ﷺ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ ﴿بیان القرآن﴾

﴿ف﴾ حق تعالیٰ شانہ، نے قرآنِ پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے۔ نماز، روزہ، حج وغیرہ۔ اور بہت سے انبیاءِ کرام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں اُن کے بہت سے اعزاز واکرام بھی فرمائے۔ حضرت آدم علی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے، لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز واکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ مَیں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سیّد الکونین فخرِ عالم ﷺ ہی کے لئے ہے کہ اللہ جَلّ شانہ، نے صلوٰۃ کی نسبت اوّلاً اپنی طرف، اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اُس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں، اے مؤمنو تم بھی درود بھیجو۔

اِس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اِس عمل میں اللہ اور اُس کے فرشتوں کے سَاتھ مؤمنین کی شرکت ہے۔ پھر عربی دان حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریفہ کو لفظ " اِنَّ "کے سَاتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے، اور صیغہ مضارع کے سَاتھ ذکر فرمایا جو اِستمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اُس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی ﷺ پر۔

علّامہ سخاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

"آیتِ شریفہ مضارع کے صیغہ کے سَاتھ جو دلالت کرنے والا ہے اِستمرار اور دوام پر، دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ اللہ اور اُس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبیّ کریم ﷺ پر۔" (اھ)

صَاحبِ رُوح البیان لکھتے ہیں:

"بعض علماء نے لکھاہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضورِ اقدس ﷺ کو مقامِ محمُود تک پُہنچانا ہے اور وہ مقامِ شفاعت ہے۔ اور ملائکہ کے دُرود کا مطلب اُن کی دُعاء کرنا ہے حضور اقدس ﷺ کی زیادتیٔ مرتبہ کے لئے، اور حضور ﷺ کی اُمّت کے لئے استغفار، اور مؤمنین کے دُرود کا مطلب حضور ﷺ کا اتباع اور حضورِ اقدس ﷺ کے سَاتھ محبّت اور حضور ﷺ کے اَوصَافِ جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف۔ یہ بھی لکھاہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جلّ شانہ، نے حضور ﷺ کو عطاء فرمایاہے اُس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو حضرتِ آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطا فرمایا تھا، اِس لئے کہ حضور اقدس ﷺ کے اِس اعزاز و

اکرام میں اللہ جلّ شانہٗ خود بھی شریک ہیں، بخلاف حضرت آدم علیہ السلام کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا" ؎

عقل دور اندیش میداند کہ تشریفے چنیں
ہیچ دیں پرور ندید و ہیچ پیغمبر نیافت

؎ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللہُ جَلَّ جَلَالُہٗ ﷺ بِھٰذَا اَبْدَا لِلْعَالَمِیْنَ کَمَالُہٗ

علماء نے لکھا ہے کہ آیتِ شریفہ میں حضور ﷺ کو "نبی" کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا "محمد" ﷺ کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا جیسا کہ اور انبیاء علیہم السلام کو اُن کے اسماء کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، یہ حضورِ اقدس ﷺ کی غایت عظمت اور غایت شرافت کی وجہ سے ہے۔ اور ایک جگہ جب حضور ﷺ کا ذکر حضرت ابراہیم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ساتھ آیا تو اُن کو تو نام کے ساتھ ذکر کیا اور آپ ﷺ کو نبی کے لفظ سے جیسا کہ:-

"اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھٰذَا النَّبِیُّ"

میں ہے اور جہاں کہیں نام لیا گیا ہے وہ خصوصی مصلحت کی وجہ سے لیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی نے اِس مضمون کو تفصیل سے لکھا ہے۔

یہاں ایک بات قابلِ غور یہ ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ جو آیتِ شریفہ میں وارد ہوا ہے اور اس کی نسبت اللہ جل شانہٗ کی طرف اور اُس کے فرشتوں کی طرف اور مؤمنین کی طرف کی گئی ہے وہ ایک مشترک لفظ ہے جو کئی معنیٰ میں مستعمل ہوتا ہے اور کئی مقاصد اس سے حاصل ہوتے ہیں، جیسا کہ صاحبِ رُوح البیان کے کلام میں بھی گزر چکا۔

علماء نے اِس جگہ صلوٰۃ کے بہت سے معنیٰ لکھے ہیں۔ ہر جگہ جو معنیٰ اللہ تعالیٰ شانہ اور فرشتوں اور مؤمنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مُراد ہوں گے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی النّبی کا مطلب نبی کی ثناء و تعظیم رحمت و عطوفت کے ساتھ ہے۔ پھر جس کی طرف یہ صلوٰۃ منسوب ہوگی اسی کے شان و مرتبہ کے لائق ثناء و تعظیم مُراد لی جائے گی، جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر، بیٹا باپ پر، بھائی بھائی پر مہربان ہے، تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے اُس نوع کی بیٹے کی باپ پر نہیں، اور بھائی کی بھائی پر دونوں سے جُدا ہے، اِسی طرح یہاں بھی اللہ جل شانہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثناء، واعزاز و اکرام کرتا ہے اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت و تکریم اپنی شان و مرتبہ کے موافق ہوگی۔ آگے مؤمنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوۃ و رحمت بھیجو۔ امام بخاری نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے دُرود کا مطلب اُس کا آپ کی تعریف کرنا ہے فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا دُرود اُن کا دُعا کرنا ہے۔ حضرت ابنِ عباسؓ سے یُصَلُّوْنَ کی تفسیر یُبَرِّکُوْنَ نقل کی گئی ہے یعنی برکت کی دُعا کرتے ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:۔

”یہ قول ابو العالیہ کے موافق ہے البتہ اس سے خاص ہے۔

حافظ نے دوسری جگہ صلوٰۃ کے کئی معنیٰ لکھ کر لکھا ہے کہ ابو العالیہ کا قول میرے نزدیک زیادہ اَولیٰ ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ سے مُراد اللہ کی تعریف ہے

حضور ﷺ پر ، اور ملائکہ وغیرہ کی صلوٰۃ اُس کی اللہ سے طلب ہے

اور طلب سے مُراد زیادتی کی طلب ہے نہ کہ اصل کی طلب۔" (اھ)

حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ ؓ نے عرض کیا یارسول اللہ سَلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی التحیات میں جو پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرمادیجئے۔ آپ نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ فصلِ ثانی کی حدیث ۱ پر یہ درود مفصّل آرہا ہے۔ یعنی اللہ جلّ شانہ نے مؤمنین کو حکم دیا تھا کہ تم بھی نبی پر صلوٰۃ بھیجو۔ نبی نے اس کا طریقہ بتادیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے کہ تم اللہ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابدالآباد تک نبی پر نازل فرماتا رہے، کیونکہ اُس کی رحمتوں کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اِس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کردی جائیں گویا ہم نے بھیجی ہیں۔ حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجنے والا وہی اکیلا ہے کسی بندے کی کیا طاقت تھی کہ سیّد الانبیاء کی بارگاہ میں اُن کے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کرسکتا۔

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نوراللہ مرقدہٗ لکھتے ہیں :۔

" اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور اُن کے ساتھ اُن کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے۔ ان پر ان کے لائق رحمت اُترتی ہے اور ایک دفعہ مانگنے سے دس رحمتیں اُترتی ہیں مانگنے والے پر، اب جس کا جتنا بھی جی چاہے اُتنا حاصِل کرلے۔" (اھ مختصرًا)

یہ حدیث جس کی طرف شاہ صاحب نے اشارہ فرمایا عنقریب ۳۰ پر آرہی ہے۔

اس مضمون سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ بعض جاہلوں کا یہ اعتراض کہ آیتِ شریفہ میں مسلمانوں کو حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم ہے اور اس پر مسلمانوں کا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اے اللہ تو درود بھیج محمد ﷺ پر مضحکہ خیز ہے۔ یعنی جس چیز کا حکم دیا تھا اللہ نے بندوں کو وہی چیز اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف لوٹا دی بندوں نے۔ چونکہ اوّل تو خود حضورِ اقدس ﷺ نے آیتِ شریفہ کے نازل ہونے پر جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کی تعمیل کی صورت دریافت کی تو حضورِ اقدس ﷺ نے یہی تعلیم فرمایا جیسا کہ اُوپر گزرا۔ نیز جیسا کہ فصلِ ثانی کی حدیث ۱ پر مفصّل آرہا ہے۔ دوسرے اِس وجہ سے کہ ہمارا یہ درخواست کرنا اللہ جلّ شانہٗ سے کہ تو اپنی رحمتِ خاص نازل کر یہ اس سے بہت ہی زیادہ اُونچا ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ھدیہ حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجیں۔

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ قولِ بدیع میں تحریر فرماتے ہیں:۔

﴿فائدۃ مہمۃ﴾ امیر مصطفٰے ترکمانی حنفی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے اور ہم یوں کہہ کر کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خود اللہ جلّ شانہٗ سے اُلٹا سوال کریں کہ وہ درود بھیجے یعنی نماز میں ہم اُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی جگہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھیں۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ حضورِ اقدس

ﷺ کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سَراپا عیوب و نقائص ہیں،
پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا ثنا کرے جو پاک ہے
اِس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضور ﷺ پر صلٰوۃ بھیجے
تاکہ ربِّ طاہر کی طرف سے نبیِّ طاہر پر صلٰوۃ ہو"۔

ایسے ہی علّامہ نیشاپُوری سے بھی نقل کیا ہے کہ ان کی کتاب لطائف وحکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو نماز میں صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہ پڑھنا چاہیئے۔ اِس واسطے کہ بندہ کا مرتبہ اِس سے قاصر ہے اِس لئے اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضور ﷺ پر صلٰوۃ بھیجے تو اِس صورت میں رحمت بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ جلّ شانہٗ ہی ہے اور ہماری طرف اِس کی نسبت مجازاً بحیثیت دُعا کے ہے۔

ابن ابی حجلہ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہٗ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا اور ہمارا درود حقِ واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا اِس لئے ہم نے اللہ جلّ شانہٗ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اِس بات سے کہ حضور ﷺ کے درجہ کے موافق کیا چیز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی خود ثناء فرمائی ہے۔

علّامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات معلوم ہوگئی تو جس طرح

حضور ﷺ نے تلقین فرمایا ہے اسی طرح تیرا درود ہونا چاہیئے کہ اسی سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ اور اس کا بہت اہتمام اور اس پر مداومت چاہیئے اس لئے کہ کثرتِ درود محبّت کی علامات میں سے ہے فَمَنْ اَحَبَّ شَیْأً اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ جس کو کسی سے محبّت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے۔ ﴿اھ مختصرًا﴾

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام زین العابدین سے نقل کیا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا اہلِ سُنّت ہونے کی علامت ہے ﴿یعنی سُنّی ہونے کی﴾۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ مقصود درود شریف سے اللہ تعالیٰ شانہٗ کی بارگاہ میں اس کے امتثالِ حکم سے تقرب حاصِل کرنا ہے اور حضور اقدس ﷺ کے حقوق جو ہم پر ہیں اس میں سے کچھ کی ادائیگی ہے۔

حافظ عزّ الدین ابن عبد السّلام کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضور ﷺ کیلئے سفارش نہیں ہے اس لئے کہ ہم جیسا حضور ﷺ کیلئے سفارش کیا کرسکتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ نے ہمیں محسن کے احسان کے بدلہ دینے کا حکم دیا ہے اور حضور ﷺ سے بڑھ کر کوئی محسنِ اعظم نہیں۔ ہم چونکہ حضور ﷺ کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جلّ شانہٗ نے ہمارا عجز دیکھکر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لئے ہم نے اللہ جلّ شانہٗ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما۔ اھ مختصرًا

چونکہ قرآنِ پاک کی آیتِ بالا میں درود شریف کا حکم ہے اس لئے علماء نے درود شریف پڑھنے کو واجب لکھا ہے، جس کی تفصیل چوتھی فصل میں فائدہ ۱ میں

پر آئے گی۔

یہاں ایک اشکال پیش آتا ہے جس کو علامہ رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ:۔

"جب اللہ جلّ شانہٗ اور اُس کے ملائکہ حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت رہی۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا حضور ﷺ پر درود حضور ﷺ کی احتیاج کی وجہ سے نہیں اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہ رہتی، بلکہ ہمارا درود حضورِ اقدس ﷺ کی اظہارِ عظمت کے واسطے ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم کیا، حالانکہ اللہ جلّ شانہٗ کو اس کے پاک ذکر کی بالکل ضرورت نہیں۔" ﴿اھ مختصراً﴾

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مجھ سے بعض لوگوں نے یہ اشکال کیا کہ آیتِ شریفہ میں صلوٰۃ کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے سَلام کی نہیں کی گئی۔ مَیں نے اس کی وجہ بتائی کہ شاید اِس وجہ سے کہ سَلام دو معنٰی میں مستعمل ہوتا ہے، ایک دعاء میں، دوسرے انقیاد و اتباع میں۔ مؤمنین کے حق میں دونوں معنٰی صحیح ہوسکتے تھے اِس لئے ان کو اس کا حکم کیا گیا۔ اور اللہ اور فرشتوں کے لحاظ سے تابعداری کے معنٰی صحیح نہیں ہوسکتے تھے اِس لئے اس کی نسبت نہیں کی گئی۔

اِس آیتِ شریفہ کے متعلق علّامہ سخاوی نے ایک بہت ہی عبرتناک قصّہ لکھا ہے، وہ احمد یمانی سے نقل کرتے ہیں کہ مَیں صنعاء میں تھا، میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بڑا مجمع ہو رہا ہے۔ مَیں نے پُوچھا یہ کیا بات ہے؟

لوگوں نے بتایا یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا تھا۔ قرآن پڑھتے ہوئے جب اِس آیت پر پہنچا تو یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ کے بجائے یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِيٍّ اِلنَّبِيِّ پڑھ دیا۔ جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ اور اُس کے فرشتے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر درود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں (غالباً پڑھنے والا رافضی ہوگا) اُس کے پڑھتے ہی گونگا ہوگیا، برص اور جذام یعنی کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہوگیا اور اندھا اور اپاہج ہوگیا۔ اھ

بڑی عبرت کا مقام ہے، اللہ ہی محفوظ رکھے اپنی پاک بارگاہ میں اور اپنے پاک کلام اور پاک رسولوں کی شان میں بے ادبی سے ہم لوگ اپنی جہالت اور لاپروائی سے اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتے کہ ہماری زبان سے کیا نِکل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی پکڑ سے محفوظ رکھے۔

﴿۲﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ﴿پ ۱۹ - ع ۲﴾	آپ کہئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے سزاوار ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جس کو اُس نے منتخب فرمایا ہے ﴿بیان القرآن﴾

﴿ف﴾ علماء نے لکھا ہے کہ یہ آیتِ شریفہ اگلے مضمون کے لئے بطور خطبہ کے ارشاد ہے۔ اِس آیتِ شریفہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی تعریف اور اللہ کے منتخب بندوں پر سلام کا حکم کیا گیا ہے۔

حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسُول کو حکم فرمایا ہے کہ سَلام بھیجیں اللہ کے مختار بندوں پر اور وہ اُس کے رسُول اور انبیاء کرام ہیں۔ جیسا کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ

عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى سے مُراد انبیاء ہیں جیسا کہ دوسری جگہ اللہ کے پاک ارشاد "سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝" میں ارشاد ہے۔ اور امام ثوری وسدی وغیرہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد صحابۂ کرامؓ ہیں۔ اور ابن عباسؓ سے بھی یہ قول نقل کیا گیا ہے اور ان دونوں میں کوئی منافات نہیں کہ اگر صحابۂ کرامؓ اس کے مصداق ہیں تو انبیاء کرامؑ اس میں بطریقِ اَولیٰ داخل ہیں۔ اھ

﴿۳﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جلّ شانہٗ اس پر دس دفعہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

﴿ رواہ مسلم وابوداؤد وابن حبان فی صحیحہ وغیرھم کذا فی الترغیب ﴾

﴿ف﴾ اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے تو ایک ہی دُرود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہوگی کہ اس کے ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں۔ پھر کتنے خوش قسمت ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سوا لاکھ درود شریف کا معمول ہو جیسا کہ میں نے اپنے بعض خاندانی اکابر کے متعلق سُنا ہے۔

علّامہ سخاوی نے عامر بن ربیعہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے

کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جلّ شانہ اس پر دسؔ دفعہ درود بھیجتا ہے، تمہیں اختیار ہے جتنا چاہے کم بھیجو جتنا چاہے زیادہ۔ اور یہی مضمون عبداللہ بن عمروؓ سے بھی نقل کیا گیا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے دسؔ دفعہ درود بھیجتے ہیں۔ اور بھی متعدد صحابہ سے علّامہ سخاوی نے یہ مضمون نقل کیا ہے اور ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

"جیسا اللہ جلّ شانہ نے حضورِ اقدس ﷺ کے پاک نام کو اپنے پاک نام کے ساتھ کلمۂ شہادت میں شریک کیا اور آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت، آپ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔ ایسے ہی آپ پر دُرود کو اپنے دُرود کے ساتھ شریک فرمایا۔ پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا اُذْكُرُوْنِىٓ اَذْكُرْكُمْ ایسے ہی دُرود کے بارے میں ارشاد فرمایا جو آپ پر ایک دفعہ دُرود بھیجتا ہے اللہ اُس پر دسؔ دفعہ دُرود بھیجتا ہے۔"

ترغیب کی ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضور ﷺ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ شانہ اور اُس کے فرشتے اُس پر ستّر دفعہ درود ﴿رحمت﴾ بھیجتے ہیں۔

یہاں ایک بات سمجھ لینا چاہیئے کہ کسی عمل کے متعلق اگر ثواب کے متعلق کمی زیادتی ہو جیسا یہاں ایک حدیث میں دسؔ اور ایک میں ستّر آیا ہے تو اس کے متعلق بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اللہ جلّ شانہ کے احسانات اُمّتِ محمّدیہ پر روز افزوں ہوئے ہیں، اِس لئے جن روایتوں میں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعد کی ہیں۔ گویا اوّلاً حق تعالیٰ شانہ نے دسؔ کا وعدہ فرمایا بعد میں ستّر کا اور بعض علماء نے اِس کو اشخاص اور احوال اور اوقات کے

اعتبار سے کم وبیش بتایا ہے۔ فضائلِ نماز میں جماعت کی نماز میں پچیس۲۵ گُنے اور ستّائیس۲۷ گُنے کے اختلاف کے بارے میں یہ مضمون گذر چکا ہے۔ مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے سَتّر والی روایت کے متعلّق لکھا ہے کہ شاید یہ جمعہ کے دن کے ساتھ مخصوص ہے، اِس لئے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نیکیوں کا ثواب جمعہ کے دن سَتّر گُنا ہوتا ہے۔

﴿۴﴾ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَفِی رِوَایَۃٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰاتٍ وَّحَطَّ عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَّرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ ٭

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آوے اُس کو چاہیئے کہ مجھ پر دُرود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جلّ شانہٗ اُس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اُس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اُس کے دس درجے بلند کرے گا ٭

﴿ رواہ احمد والنسائی واللفظ لہٗ وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب ﴾

﴿ ف ﴾ علامہ منذری رحمۃ اللہ علیہ نے ترغیب میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ اس کیلئے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہو گا۔ اور طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس دفعہ

درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دسؔ دفعہ درود بھیجتا ہے ، اللہ جلّ شانہٗ اُس پر سوؔ مرتبہ درود بھیجتا ہے، اور جو مجھ پر سوؔ دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی پیشانی پر بَرَآءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ لکھ دیتے ہیں یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بَری ہے اور جہنّم سے بھی بَری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے سَاتھ اُس کا حشر فرمائیں گے۔

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہُریرہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو مجھ پر دسؔ دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سوؔ دفعہ درود بھیجیں گے اور جو مجھ پر سوؔ دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے اور جو عشق وشوق میں اس پر زیادتی کرے گا مَیں اُس کے لئے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گواہ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مختلف الفاظ کے سَاتھ یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ ہم چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا تا کہ کوئی ضرورت اگر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے تو اس کی تعمیل کی جائے۔ ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ میں تشریف لے گئے، میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہو گیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جاکر نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح پرواز کر گئی۔ مَیں اِس تصوّر سے رونے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا عبدالرحمٰن کیا بات ہے؟ مَیں نے عرض کیا یارسُولَ اللہ! آپ نے

اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں (خدانخواستہ) آپ کی رُوح تو پرواز نہیں کر گئی۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جلّ شانہٗ نے میری اُمّت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے اُس کے شکرانہ میں اتنا طویل سجدہ کیا۔ وہ انعام یہ ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ نے یوں فرمایا کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جلّ شانہٗ اُس کے لئے دسؔ نیکیاں لکھیں گے اور دسؔ گناہ معاف فرمائیں گے۔

ایک روایت میں اِسی قِصّہ میں ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے دریافت فرمایا کہ عبدالرحمٰن کیا بات ہے؟ میں نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا، ابھی جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے یوں کہا کہ کیا تمہیں اِس سے خوشی نہیں ہوگی کہ اللہ جلّ شانہٗ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جو تم پر درود بھیجے گا مَیں اُس پر درود بھیجوں گا اور جو تم پر سَلام بھیجے گا میں اُس پر سَلام بھیجوں گا۔ (کذا فی الترغیب)

حضرت علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اِسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورِ اقدس ﷺ بہت ہی بشّاش تشریف لائے۔ چہرۂ انور پر بشاشت کے اثرات تھے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ! آپ کے چہرۂ انور پر آج بہت ہی بشاشت ظاہر ہو رہی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا صحیح ہے، میرے پاس میرے ربّ کا پیام آیا ہے جس میں اللہ جلّ شانہٗ نے یوں فرمایا

ہے کہ تیری اُمّت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جلّ شانہٗ اُس کے لئے دسؔ نیکیاں لکھے گا اور دسؔ سیّئات اُس سے مٹائیں گے اور دسؔ درجے اس کے بلند کریں گے۔

ایک روایت میں اِسی قِصّہ میں ہے کہ تیری اُمّت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا مَیں اُس پر دسؔ دفعہ درود بھیجوں گا اور جو مجھ پر ایک دفعہ سَلام بھیجے گا میں اُس پر دسؔ دفعہ سَلام بھیجوں گا۔

ایک اور روایت میں اسی قصّہ میں ہے کہ ایک دن نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے انوار چہرۂ انور پر بہت ہی محسُوس ہو رہے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ! جتنی خوشی آج چہرۂ انور پر محسُوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسُوس نہیں ہوتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو، ابھی جبرئیلؑ میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ کی اُمّت میں سے جو شخص ایک دفعہ بھی درود پڑھے گا اللہ جلّ شانہٗ اس کی وجہ سے دسؔ نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھیں گے اور دسؔ گناہ معاف فرمائیں گے اور دسؔ درجے بلند کریں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اُس نے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَیں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا؟ تو جبرئیلؑ نے کہا کہ اللہ جلّ شانہٗ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے وَاَنْتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ کی دعا کرے (کذا فی الترغیب)

" علامہ سخاویؒ نے ایک اشکال کیا ہے کہ جب قرآنِ پاک کی

آیت مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا کی بناء پر ہر نیکی کا ثواب دس گُنے ملتا ہے تو پھر درود شریف کی کیا خصوصیت رہی۔ بندہ کے نزدیک تو اس کا جواب آسان ہے اور وہ یہ کہ حسبِ ضابطہ اس کی دس نیکیاں علیحدہ ہیں اور اللہ جلّ شانہٗ کا دس دفعہ درود بھیجنا مستقل مزید انعام ہے۔ اور خود علّامہ سخاویؒ نے اس کا جواب یہ نقل کیا ہے کہ اوّل تو اللہ جلّ شانہٗ کا دس دفعہ درود بھیجنا اس کی اپنی نیکی کے دس گُنے ثواب سے کہیں زیادہ ہے، اس کے علاوہ دس مرتبہ درود کے ساتھ دس درجوں کا بلند کرنا، دس گناہوں کا معاف کرنا، دس نیکیوں کا اس کے نامۂ اعمال میں لکھنا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کے بقدر ثواب ملنا مزید برآں ہے۔"

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے زاد السّعید میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اسی طرح سے قرآن شریف کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی شانِ ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے نعوذ باللہ منہا اس شخص پر منجانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے بسزا استہزاءؑ یہ دس کلمات ارشاد فرمائے۔ حلّاف، مہین، ہمّاز، مشّاءٍ بنمیم، منّاعٍ للخیر، معتد، اثیم عتلّ، زنیم، مکذّب للآیات بدلالت قولہ تعالیٰ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۔" فقط

یہ الفاظ جو حضرت تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ نے تحریر فرمائے ہیں یہ سب کے سب

ع ہنسی اُڑانے کی سزا میں ١٢

انتیسویں پارے میں سورۂ نون کی اِس آیت میں وارد ہوئے ہیں :

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

ترجمہ : اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو ، بے وقعت ہو ، طعنہ دینے والا ہو ، چغلیاں لگاتا پھرتا ہو ، نیک کام سے روکنے والا ہو ، حد سے گذرنے والا ہو ، گناہوں کا کرنے والا ہو ، سخت مزاج ہو ، اس کے علاوہ حرام زادہ ہو[ع] ، اِس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہو جب ہماری آیتیں اُس کے سامنے پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں ۔

﴿ بیان القرآن ﴾

﴿۵﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً ۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ بلاشک قیامت میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے ۔

﴿ رواه الترمذی و ابن حبان فی صحیحہ کلاھما من روایۃ موسٰی بن یعقوب کذا فی الترغیب و بسط السخاوی فی القول البدیع الکلام علی تخریجہ ﴾

﴿ف﴾ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قولِ بدیع میں الدُّرُّ المُنَظَّم سے حضور ﷺ کا یہ اِرشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والا کل قیامت کے دن

ع ولید بن مغیرہ جس کے متعلق ان آیات کا نزول ہوا ہے یہ زنا کی اولاد تھا ۱۲

مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی یہ اِرشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ فصل دوم کی حدیث نمبر ۳ میں بھی یہ مضمون آرہا ہے۔ نیز حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اِس لئے کہ قبر میں ابتداءً تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

ایک دوسری حدیث میں نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پُل صراط کے اندھیرے میں نور ہے۔ اور جو یہ چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں تُلیں اُس کو چاہیئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔

ایک اور حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اُس کے ہَولوں سے اور اُس کے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔

زادالسّعید میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کریگا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

علّامہ سخاویؒ نے ایک حدیث میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اُس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔ دوسرا وہ جو میری سُنّت کو زندہ کرے۔ تیسرے وہ جو میرے اُوپر کثرت سے درود بھیجے۔

ایک اور حدیث میں علاّمہ سخاویؒ نے حضرت ابن عمرؓ کے واسطہ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو اِس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔

علاّمہ سخاویؒ نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرت کی کم سے کم مقدار تین سو مرتبہ ہے، اور حضرتِ اقدس گنگوہی قُدِّسَ سِرُّہٗ بھی اپنے متوسّلین کو تین سو مرتبہ بتایا کرتے تھے جیسا کہ آئندہ فصل سوم حدیث نمبر ۳ پر آرہا ہے۔

علاّمہ سخاویؒ نے حدیثِ بالا اِنَّ اَولَی النَّاس کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیثِ بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے اِس بات پر کہ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کے قریب سب سے زیادہ حضراتِ محدّثین ہوں گے، اِس لئے کہ یہ حضرات سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہیں۔

اسی طرح حضرت ابو عبیدہؒ نے بھی کہا ہے کہ اِس فضیلت کے ساتھ حضراتِ محدّثین مخصوص ہیں، اِس لئے کہ جب وہ حدیث نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضورِ اقدس ﷺ کے پاک نام کے ساتھ درود شریف ضرور ہوتا ہے۔ اِسی طرح سے خطیب نے ابو نعیم سے بھی نقل کیا ہے کہ یہ فضیلت محدّثین کے ساتھ مخصوص ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ احادیث پڑھتے ہیں یا نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضورِ اقدس ﷺ کے پاک نام کے ساتھ کثرت سے درود لکھنے یا پڑھنے کی نوبت آتی ہے۔ محدّثین سے مُراد اِس موقعہ میں ائمۂ حدیث نہیں ہیں بلکہ وہ سب حضرات اِس میں داخل ہیں جو حدیثِ پاک کی کتابیں پڑھتے یا پڑھاتے ہوں چاہے عربی میں ہوں یا اردو میں۔

زادالسعید میں طبرانی سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جوشخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں (یعنی لکھے) ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام اِس کتاب میں رہے گا۔ اور طبرانی ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جوشخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار، قیامت کے دن اُس کے لئے میری شفاعت ہوگی۔

اور امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے اُس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں، تیس دنیا کی، باقی آخرت کی۔

﴿۶﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِىْ عَنْ اُمَّتِىَ السَّلَامَ۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جلّ شانہٗ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو (زمین میں) پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمّت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

رواہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب زاد فی القول البدیع احمد والحاکم وغیرھما وقال الحاکم صحیح الاسناد﴾

﴿ف﴾ اور بھی متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی کرّمَ اللہُ وَجہَہٗ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ کے کچھ فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو میری اُمّت کا درود مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔

ترغیب میں حضرت امام حسنؓ سے حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو بیشک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور مَیں اُس کے بدلہ میں اُس پر درود بھیجتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کیلئے دَس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

مشکوٰۃ میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے بھی حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود پڑھا کرو، اِس لئے کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

﴿۷﴾ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ وَكَّلَ بِقَبْرِيْ مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِيْ بِاِسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ۔

حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سُننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اُس کا اور اُس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچا تا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اُس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

﴿ رواہ البزار کذا فی الترغیب و ذکر تخریجه السخاوی فی القول البدیع ﴾

﴿ف﴾ علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اِضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اُس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ جلّ شانہ اُس کے ہر درود کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔

ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جلّ شانہ، نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سُننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا، جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجیگا تو وہ فرشتہ اُس شخص کا اور اُس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ پر درود بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ شانہ، نے مجھ سے یہ ذمّہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجیگا اللہ جلّ شانہ، اُس پر دس دفعہ درود بھیجینگے۔

ایک اور حدیث میں بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اُس کے آخر میں مضمون ہے کہ مَیں نے اپنے ربّ سے یہ درخواست کی تھی کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جلّ شانہ، اُس پر دس دفعہ درود بھیجے۔ حق تعالیٰ شانہ، نے میری یہ درخواست قبول فرمالی۔

حضرت ابو اُمامہؓ کے واسطہ سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جلّ شانہ، اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور ایک فرشتہ اُس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔

ایک جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل

کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے اللہ جلّ شانہٗ اُس کی سَو حاجتیں پُوری کرتے ہیں اور اُس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اُس کو میری قبر میں مجھ تک ایسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا بھیجے جاتے ہیں۔

"اِس حدیث پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو قبرِ اطہر پر متعین ہے جو ساری دُنیا کے صلوٰۃ وسَلام حضور ﷺ تک پہنچاتا رہے۔ اور اس سے پہلی حدیث میں آیا تھا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو حضور ﷺ تک اُمّت کا سَلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ اِس لئے کہ جو فرشتہ قبرِ اطہر پر متعین ہے اُس کا کام صرف یہی ہے کہ حضور ﷺ تک اُمّت کا سَلام پہنچاتا رہے۔ اور یہ فرشتے جو سَیَّاحِین ہیں یہ ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں درود ملتا ہے اُس کو حضورِ اقدس ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے کی خدمت میں اگر کوئی پیام بھیجا جاتا ہے اور مجمع میں اُس کو ذکر کیا جاتا ہے تو ہر شخص اس میں فخر اور تقرب سمجھتا ہے کہ وہ پیام پہنچائے۔ اپنے اکابر اور بزرگوں کے یہاں یہ منظر بارہا دیکھنے کی نوبت آئی۔ پھر سَیِّدُ الکَونَین فخرُ الرُّسُل ﷺ کی پاک بارگاہ کا تو پُوچھنا ہی کیا، اِس لئے جتنے بھی فرشتے پہنچائیں برمحل ہے۔

﴿۸﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ

حضرت ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص

صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُهٗ۔

میرے اُوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے مَیں اُس کو خود سُنتا ہوں اور جو دُور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

﴿رواہ البیھقی فی شعب الایمان کذا فی المشکوٰۃ وبسط السخاوی فی تخریجہٖ﴾

﴿ف﴾ علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قولِ بدیع میں متعدّد روایات سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جو شخص دُور سے درود بھیجے فرشتہ اُس پر متعیّن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچادے۔ اور جو شخص قریب سے پڑھتا ہے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو خود سُنتے ہیں۔ جو شخص دُور سے درود بھیجے اُس کے متعلّق تو پہلی روایات میں تفصیل سے گذر ہی چکا ہے کہ فرشتے اس پر متعیّن ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شخص درود بھیجے اُس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچادیں۔ اس حدیثِ پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبرِ اطہر کے قریب درود پڑھے اُس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس خود سُنتے ہیں بہت ہی قابلِ فخر، قابلِ عزّت، قابلِ لذّت چیز ہے۔

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ مَیں نے خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، مَیں نے دریافت کیا یارسُولَ اللہ! یہ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپ پر سَلام کرتے ہیں آپ اُس کو سمجھتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ہاں سمجھتا ہوں اور اُن کے سَلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔

ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مَیں حج سے فراغ پر مدینہ منوّرہ حاضر ہوا اور مَیں نے قبر شریف کے پاس جا کر سَلام عرض کیا تو مَیں نے حجرۂ شریف کے اندر سے

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ کی آواز سُنی۔

مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ درود شریف قبرِ اطہر کے قریب پڑھنا افضل ہے دور سے پڑھنے سے۔ اس لئے کہ قُرب میں جو خشوع خضوع اور حضورِ قلب حاصل ہوتا ہے وہ دُور میں نہیں ہوتا۔

صاحبِ مظاہرِ حق اِس حدیث پر لکھتے ہیں :۔

"یعنی پاس والے کا درود خود سُنتا ہوں بِلا واسطہ، اور دُور والے کا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہیں، اور جواب سَلام کا بہر صورت دیتا ہوں۔ اِس سے معلوم کیا چاہیئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سَلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سَلام بھیجنے والے کو خصوصاً بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصِل ہوتا ہے۔ اگر تمام عمر کے سَلاموں کا ایک جواب آوے سعادت ہے، چہ جائیکہ ہر سَلام کا جواب آوے" ؎

بہر سَلام مکن رنجہ در جواب آں لب
کہ صد سَلام مرا بس یکے جواب از تو (انتہی)

اس مضمون کو علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس طرح ذکر کیا ہے کہ :۔

"کِسی بندے کی شرافت کیلئے یہ کافی ہے کہ اس کا نام خیر کے ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آجائے۔"

اسی ذیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے ؎

وَمَنْ خَطَرَتْ مِنْهُ بِبَالِكَ خَطْرَةٌ
حَقِيقٌ بِاَنْ يَسْمُوْ وَاَنْ يَتَقَدَّمَا

ترجمہ: جس خوش قسمت کا خیال بھی تیرے دل میں گذر جائے وہ اس کا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہے فخر کرے اور پیش قدمی کرے (اُچھلے کودے) ع

ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اُس محفل میں ہے

اِس روایت میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خود سُننے میں کوئی اشکال نہیں۔ اِس لئے کہ انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قولِ بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اِس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اپنی قبرِ شریف میں۔ اور آپ کے بدنِ اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی، اور اِس پر اجماع ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء علیہم السلام کی حیات میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ کہ انبیاء علیہم السّلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کی مختلف طُرق سے تخریج کی ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کی روایت سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل کیا ہے کہ مَیں شبِ معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ نیز مسلم ہی کی روایت سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مَیں نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھا تو مَیں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علی نبیّنا وعلیہما الصّلوٰۃ والسّلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نعشِ مبارک کے قریب حاضر ہوئے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو جو چادر سے ڈھکا ہوا تھا، کھولا اور اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر قربان اَے اللہ کے نبی! اللہ جلّ شانہٗ آپ پر دو مَوتیں جمع نہ کریں۔ ایک مَوت جو آپ کے لئے مقدر تھی وہ آپ پوری کر چکے (بخاری)

علّامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حیاتِ انبیاء علیہم السلام میں مستقِل ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور فصلِ ثانی کی حدیث نمبر ۳ پر بھی مستقِل یہ مضمون آرہا ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ نے زمین پر یہ چیز حرام کر رکھی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السّلام کے بدنوں کو کھائے۔

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ قولِ بدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ جب مدینۂ منوّرہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھے اور جتنا قریب ہوتا جائے اُتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اِس لئے کہ یہ مواقع وحی اور قرآنِ پاک کے نزول سے معمور ہیں۔ حضرت جبرئیلؑ حضرت میکائیلؑ کی بار بار یہاں آمد ہوئی ہے اور اس کی مٹی سیّد البشر صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہے۔ اسی جگہ سے اللہ کے دین اور اُس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنتوں کی اشاعت ہوئی ہے یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ یہاں پہنچ کر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھرپور کرلے گویا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر رہا ہے اور یہ تو محقق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا سَلام سُن رہے ہیں۔ آپس کے جھگڑے اور فضول باتوں سے احتراز کرے۔ اس کے بعد قبلہ کی جانب سے

قبر شریف پر حاضر ہو اور بقدر چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو اور نیچی نگاہ رکھتے ہوئے نہایت خشوع، خضوع اور ادب و احترام کے ساتھ یہ پڑھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ
خَلْقِ اللهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْبَ اللهِ۔ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ
النَّبِيِّيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ
الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اَهْلِ
بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى

آپ پر سلام اے اللہ کے رسول۔
آپ پر سلام اے اللہ کے نبی۔
آپ پر سلام اے اللہ کی برگزیدہ ہستی۔
آپ پر سلام اے اللہ کی مخلوق میں
سب سے بہتر۔ آپ پر سلام اے اللہ کے
حبیب۔ آپ پر سلام اے رسولوں
کے سردار۔ آپ پر سلام اے
خاتم النبیین۔ آپ پر سلام اے
رب العلمین کے رسول۔ آپ پر
سلام اے سردار اُن لوگوں کے
جو قیامت میں روشن چہرے والے
اور روشن ہاتھ پاؤں والے ہوں گے
(یہ مسلمانوں کی خاص علامت ہے
کہ دنیا میں جن اعضاء کو وہ وضو
میں دھوتے رہے ہیں وہ قیامت کے
دن نہایت روشن ہوں گے) آپ پر
سلام اے جنت کی بشارت دینے والے

اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ	آپ پر سلام اے جہنم سے ڈرانے والے.
اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ	آپ پر اور آپ کے اہل بیتؓ پر سلام جو
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى	طاہر ہیں. سلام آپ پر اور آپ کی ازواجِ
اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ.	مطہراتؓ پر جو سارے مؤمنوں کی مائیں
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى	ہیں. سلام آپ پر اور آپ کے تمام صحابۂ کرامؓ
سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَ	پر. سلام آپ پر اور تمام انبیاءؑ اور تمام
الْمُرْسَلِيْنَ وَسَائِرِ	رسولوںؑ پر اور تمام اللہ کے نیک بندوںؒ پر.
عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ	یارسول اللہ، اللہ جلّ شانہٗ آپ کو ہم
جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا يَا	لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر جزائے
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا	خیر عطا فرمائے جتنی کہ کسی نبی کو اُس کی
جَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ	قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اُس کی
وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ	اُمت کی طرف سے عطا فرمائی ہو. اور
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا	اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے جب بھی ذکر
ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ	کرنے والے آپ کا ذکر کریں اور جب بھی
وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ	کہ غافل لوگ آپ کے ذکر سے غافل ہوں.
ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ	اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ پر اولین میں درود بھیجے
وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِي	اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ پر آخرین میں درود بھیجے
الْاَوَّلِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ	اس سب سے افضل اور اکمل اور پاکیزہ
فِي الْاٰخِرِيْنَ اَفْضَلَ وَ	جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے

اَکْمَلَ وَاَطْیَبَ مَاصَلّٰی	کسی پر بھی بھیجا ہو جیسا کہ اُس نے
عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ	نجات دی ہم کو آپ کی برکت سے
اَجْمَعِیْنَ کَمَا اسْتَنْقَذْنَا	گمراہی سے، اور آپ کی وجہ سے
بِکَ مِنَ الضَّلَالَةِ	جہالت اور اندھے پن سے بصیرت
وَبَصَّرَنَا بِکَ مِنَ الْعَمٰی	عطا فرمائی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ
وَالْجَهَالَةِ اَشْهَدُ اَنْ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ	گواہی دیتا ہوں اِس بات کی کہ
اَنَّکَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ	آپ اللہ کے بندے اور اُس کے
اَمِیْنُهٗ وَخِیَرَتُهٗ مِنْ	رسول ہیں اور اُس کے امین ہیں
خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ	اور ساری مخلوق میں سے اس کی
قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ	برگزیدہ ذات ہیں۔ اور اس کی
وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَ	گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی
نَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَ	رسالت کو پہنچا دیا اُس کی امانت
جَاهَدْتَّ فِی اللّٰهِ	کو ادا کر دیا۔ اُمت کے ساتھ پُوری
حَقَّ جِهَادِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ	پُوری خیر خواہی فرمائی اور اللہ کے
اٰتِهٖ نِهَایَةَ مَا یَنْبَغِیْ	بارے میں کوشش کا حق ادا فرما دیا۔
اَنْ یَّاْمُلَهُ الْاٰمِلُوْنَ۔	یا اللہ آپ کو اس سے زیادہ سے زیادہ
(قلت و ذکرہ النووی	عطا فرما جس کی امید کرنے والے امید
فی مناسکہ باکثر منہ)	کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد اپنے نفس کے لئے اور سارے مؤمنین اور مؤمنات کیلئے دعا کرے۔ اس کے بعد حضرات شیخین حضرت ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام پڑھے اور اُن کے لئے بھی دعا کرے اور اللہ سے اس کی بھی دعا کرے کہ اللہ جلّ شانہ، ان دونوں حضرات کو بھی ان کی مساعیٔ جمیلہ جو انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی مدد میں خرچ کی ہیں اور جو حضور اقدس ﷺ کے حق کی ادائیگی میں خرچ کی ہیں اُن پر بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ نبی کریم ﷺ کی قبرِ اطہر کے پاس کھڑے ہوکر سلام پڑھنا درود پڑھنے سے زیادہ افضل ہے (یعنی السّلام علیک یارسُولَ اللہ افضل ہے الصّلوٰۃ علیک یارسُولَ اللہ سے)۔

علّامہ باجی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے کہ درود افضل ہے۔

"علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے جیسا کہ علامہ مجد الدّین صاحب قاموس رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے۔ اِس لئے کہ حدیث میں مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ آیا ہے۔" (انتہٰی)

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ اُس حدیثِ پاک کی طرف ہے جو ابو داود شریف وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے، کہ جب کوئی شخص مجھ پر سَلام کرتا ہے تو اللہ جلّ شانہ مجھ پر میری رُوح لَوٹا دیتے ہیں، یہاں تک کہ مَیں اُس کے سَلام کا جواب دیتا ہوں۔ لیکن اس ناکارہ کے نزدیک صلوٰۃ کا لفظ (یعنی درود) بھی کثرت سے روایات میں ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ اسی روایت میں جو اُوپر ابھی نمبر ۸ پر گذری ہے اُس میں یہ ہے کہ جو شخص میری قبر کے قریب درود پڑھتا ہے مَیں اُس کو

سُنتا ہوں ۔ اِسی طرح بہت سی روایات میں یہ مضمون آیا ہے اِس لئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سَلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے ۔ یعنی بجائے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وغیرہ کے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ۔ اسی طرح اَخیر تک اَلسَّلَامُ کے سَاتھ اَلصَّلٰوۃُ کا لفظ بھی بڑھادے تو زیادہ اچھا ہے ۔ اِس صورت میں علّامہ باجی رحمۃ اللہ علیہ اور علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے قول پر عمل ہوجائے گا۔

وفاء الوفا میں لکھا ہے کہ ابوعبداللہ محمّد بن عبداللہ بن الحسین سامری حنبلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مُستوعِب میں زیارۃ قبر النّبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں آدابِ زیارت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں ۔ " پھر قبرِ شریف کے قریب آئے اور قبرِ شریف کی طرف مُنہ کر کے اور منبر کو اپنی بائیں طرف کر کے کھڑا ہو ۔ " اور اس کے بعد علّامہ سامری حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے سَلام اور دُعاء کی کیفیت لکھی ہے اور منجملہ اس کے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِیْ	اے اللہ تو نے اپنے کلامِ پاک میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کِتَابِكَ لِنَبِیِّكَ عَلَیْہِ	سے یوں ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ جب انھوں نے
السَّلَامُ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ	اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا آپ کی خدمت میں
ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ	حاضر ہوجاتے اور پھر اللہ جلّ شانہٗ سے معافی
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ	چاہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کیلئے اللہ
لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ	تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ
تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ وَاِنِّیْ	کا قبول کرنے والا رحمت کرنے والا پاتے ۔ اور میں تیرے

قَدْ اَتَیْتُ نَبِیَّكَ	نبی کے پاس حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ
مُسْتَغْفِرًا فَاَسْئَلُكَ اَنْ	استغفار کرنیوالا ہوں۔ تجھ سے یہ مانگتا ہوں
تُوْجِبَ لِیَ الْمَغْفِرَةَ	کہ تو میرے لئے مغفرت کو واجب کردے جیسا
كَمَا اَوْجَبْتَهَا لِمَنْ	کہ تو نے مغفرت واجب کی تھی اُس شخص کے لئے
اَتَاهُ فِیْ حَیَاتِهٖ، اَللّٰهُمَّ	جو رسُول اللہ ﷺ کی خدمت میں انکی زندگی
اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ	میں آیا ہو۔ اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ	ہوں تیرے نبی ﷺ کے وسیلہ سے۔

(اس کے بعد اور لمبی چوڑی دعائیں ذکر کیں)

﴿۹﴾ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رض	حضرت اُبی بن کعب رض نے عرض کیا کہ یارسُول اللہ
قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ	میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں
اِنِّیْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ	تو اس کی مقدار اپنے اوقاتِ دعا میں سے
عَلَیْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ	کتنی مقرر کروں۔ حضورِ اقدس ﷺ نے
مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ	فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔ میں نے عرض کیا
مَا شِئْتَ. قُلْتُ الرُّبُعَ	یارسُول اللہ ایک چوتھائی۔ حضور ﷺ نے
قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ	فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھادے تو
زِدْتَّ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ	تیرے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ نصف
قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا	کردوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار
شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ	ہے اور اگر بڑھادے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے
فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ، قُلْتُ	میں نے عرض کیا تو دو تہائی کردوں۔ حضور

فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ	ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس
فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ	سے بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے میں نے
خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ	عرض کیا یا رسُولَ اللہ پھر میں اپنے سارے وقت
لَكَ صَلوٰتِيْ كُلَّهَا	کو آپ کے درود کیلئے مقرر کرتا ہوں حضورِ اقدس
قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ	ﷺ نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں
وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔	کی کفایت کیجائیگی اور تیرے گناہ بھی معاف کردیئے جائینگے۔

﴿رواه الترمذی زاد المنذری فی الترغیب احمد والحاکم وقال صحح، وبسط السخاوی فی تخریجہ﴾

﴿ف﴾ مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دُعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا یہ ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں تو اپنے اس معیّن وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں۔ مثلاً میں نے اپنے اَوراد وظائف کے لئے دو گھنٹے مقرر کر رکھے ہیں تو اِس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے تجویز کروں۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ! اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر کر دوں تو کیسا؟ حضور ﷺ نے فرمایا "ایسی صورت میں حق تعالیٰ شانہ، تیرے دُنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔" علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے، اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اِس قسم کی درخواستیں کی ہوں۔

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضورِ اقدس

ﷺ کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جلّ شانہٗ کا یہ اِرشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دُعا مانگنے میں مانع ہو (یعنی کثرتِ ذکر کی وجہ سے دُعا کا وقت نہ ملے) تو مَیں اُس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔

صاحبِ مظاہرِ حق نے لکھا ہے کہ:

"سبب اِس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سب مہمات کی مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اُس کو۔ جب شیخ بزرگوار عبدالوہّاب متقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِس مسکین کو یعنی شیخ عبدالحق کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کی رخصت کیا۔ فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے اِس راہ میں کوئی عبادت بعد ادائِ فرض کے مانند درود کے اُوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے۔ چاہیئے کہ تمام اوقات اپنے کو اِس میں صَرف کرنا اور چیز میں مشغول نہ ہونا۔ عرض کیا گیا کہ اِس کے لئے کچھ عدد معیّن ہو، فرمایا یہاں معیّن کرنا عدد کا شرط نہیں، اتنا پڑھو کہ ساتھ اس کے رطب اللسان ہو اور اُس کے رنگ میں رنگین ہو اور مستغرق ہو اس میں۔" اھ

اِس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اِس حدیثِ پاک سے یہ معلوم ہوا کہ درود شریف سب اوراد و وظائف کے بجائے پڑھنا زیادہ مفید ہے۔ اِس لئے کہ اوّل تو خود اِس حدیثِ پاک کے درمیان میں اشارہ ہے کہ انہوں نے یہ وقت

اپنی ذات کے لئے دُعاؤں کا مقرر کر رکھا تھا اُس میں سے درود شریف کیلئے مقرر کرنے کا ارادہ فرمارہے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ چیز لوگوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتی ہے جیسا کہ فضائلِ ذکر کے باب دوم حدیث نمبر ۲۰ کے ذیل میں گزرا ہے کہ بعض روایات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کو افضل الدّعاء کہا گیا ہے اور بعض روایات میں اِستغفار کو افضل الدّعاء کہا گیا ہے۔ اسی طرح سے اور اعمال کے درمیان میں بھی مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے یہ اختلاف لوگوں کے حالات کے اختلاف کے اعتبار سے اور اوقات کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے جیسا کہ ابھی مظاہرِ حق سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ کو اُن کے شیخ نے مدینۂ پاک کے سفر میں یہ وصیّت کی کہ تمام اَوقات درود شریف ہی میں خرچ کریں۔ اپنے اکابر کا بھی یہی معمول ہے کہ وہ مدینۂ پاک کے سفر میں درود شریف کی بہت تاکید کرتے ہیں۔

علامہ منذری نے ترغیب میں حضرت اُبَی رضی اللہ عنہ کی حدیثِ بالا میں اُن کے سوال سے پہلے ایک مضمون اور بھی نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے "اے لوگو اللہ کا ذکر کرو اے لوگو اللہ کا ذکر کرو (یعنی بار بار فرماتے) رَاجفہ آگئی اور رادفہ آرہی ہے، مَوت اُن سب چیزوں کے سَاتھ جو اُس کے سَاتھ لاحق ہیں آرہی ہے۔ مَوت اُن سب چیزوں کے سَاتھ جو اُس کے سَاتھ لاحق ہیں آرہی ہے"۔ اِس کو بھی دو مرتبہ فرماتے۔ رَاجفَہ اور رَادِفَہ قرآنِ پاک کی آیت جو سورۃ والنّازعات میں ہے، کی طرف اِشارہ ہے جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝

جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ اُوپر چند چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "قیامت ضرور آئے گی، جس دن ہلا دینے والی چیز سب کو ہلا ڈالیگی اِس سے مُراد پہلا صُور ہے۔ اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آئے گی، اِس سے مُراد دوسرا صُور ہے۔ بہت سے دل اُس روز کے خَوف کے مارے دَھڑک رہے ہوں گے، شرم کی وجہ سے اُن کی آنکھیں جُھک رہی ہوں گی"۔ (بیان القرآن مع زیادۃ)

﴿۱۰﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَّحِيْنَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت ابو الدرداء ؓ نے حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اُس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہیگی۔

﴿ رواہ الطبرانی باسنادین احدهما جید لکن فیہ انقطاع کذا فی القول البدیع ﴾

﴿ف﴾ علامہ سخاوی نے متعدد احادیث سے درود شریف پڑھنے والے کو حضور ﷺ کی شفاعت حاصل ہونے کا مژدہ نقل کیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر درود پڑھے قیامت کے دن مَیں اُس کا سفارشی بنوں گا۔ اِس حدیثِ پاک میں کسی مقدار کی بھی قید نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور حدیث سے درود نما ز

کے بعد بھی یہ لفظ نقل کیا ہے کہ مَیں قیامت کے دن اُس کی گواہی دوں گا اور اس کے لئے سفارش کروں گا۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضور ﷺ کا یہ اِرشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے مَیں اُس کو سُنتا ہوں، اور جو شخص دُور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ جلّ شانہٗ اُس کیلئے ایک فرشتہ مقرر کردیتے ہیں جو مجھ تک درود کو پہنچائے۔ اور اُس کے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت کردیجاتی ہے اور مَیں قیامت کے دن اُس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا۔ "یا" کا مطلب یہ ہے کہ بعض کیلئے سفارشی اور بعض کیلئے گواہ۔ مثلاً اہلِ مدینہ کیلئے گواہ اور دوسروں کیلئے سفارشی، یا فرمانبرداروں کے لئے گواہ اور گناہگاروں کیلئے سفارشی۔ وغیر ذلك کما قال السخاوی۔

﴿۱۱﴾ عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً اِلَّا عَرَجَ بِھَا مَلَكٌ حَتّٰی یُحَیِّیَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اُس دُرود کو لیجا کر اللہ جلّ شانہٗ کی

بِهَا وَجْهَ الرَّحْمٰنِ عَزَّ	پاک بارگاہ میں پیش کرتا ہے، وہاں سے
وَجَلَّ فَيَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ	ارشادِ عالی ہوتا ہے کہ اِس دُرود کو
وَتَعَالٰى اِذْهَبُوْا بِهَا اِلٰى	میرے بندہ کی قبر کے پاس لیجاؤ یہ
قَبْرِ عَبْدِي تَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِهَا	اُس کے لئے استغفار کریگا اور اِسکی
وَتَقَرُّ بِهَا عَيْنُهُ۔	وجہ سے اُس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔

﴿اخرجه ابو علی بن البناء والدیلمی فی مسند الفردوس وفی سنده عمر بن خبیب ضعفه النسائی وغیره کذا فی القول البدیع﴾

﴿ف﴾ زاد السعید میں مواہب لدنیہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مؤمن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سرِ انگشت کی برابر نکال کر میزان میں رکھدیں گے جس سے نیکیوں کا پلّہ وزنی ہو جائیگا۔ وہ مؤمن کہیگا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں، آپ کی صورت و سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے مَیں تیرا نبی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا، تیری حاجت کے وقت مَیں نے اس کو ادا کر دیا۔

اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ ایک پرچہ سرِ انگشت کی برابر میزان کے پلڑے کو کیسے جھکا دیگا۔ اِس لئے کہ اللہ جلّ شانہٗ کے یہاں اخلاص کی قدر ہے اور جتنا بھی اخلاص زیادہ ہوگا وتنا ہی وزن زیادہ ہوگا۔ حدیث البطاقہ یعنی ایک ٹکڑا کاغذ کا جس پر کلمۂ شہادت لکھا ہوا تھا وہ ننّانوے دفتروں کے مقابلہ میں اور ہر دفتر اتنا بڑا کہ منتہائے نظر تک ڈھیر لگا ہوا تھا غالب آگیا۔

یہ حدیث مفصّل اِس ناکارہ کے رسالہ فضائلِ ذکر باب دوم فصل سوم

کی ۱۴ پر گزر چکی ہے جس کا جی چاہے مفصّل وہاں دیکھے۔ اور اُس میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ اور بھی اُس رسالہ میں متعدد روایات اسی مضمون کی گزری ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے یہاں وزن اخلاص کا ہے۔ فصلِ پنجم حکایات کے ذیل میں حکایت نمبر ۲۰ پر بھی اس کے متعلق مختصر سا مضمون آرہا ہے۔

﴿۱۲﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّهَا زَكٰوةٌ وَقَالَ لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَيْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ۔	حضرت ابو سعید خدریؓ حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دُعا مانگا کرے (اللّٰھم صلّ سے اخیر تک) اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسُول ہیں، اور رحمت بھیج مؤمن مَرد اور مؤمن عورتوں پر اور مسلمان مَرد اور مسلمان عورتوں پر۔ پس یہ دعا اُس کیلئے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونیکے قائم مقام ہے اور مؤمن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔

﴿رواہ ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی تخریجہ وعزاہ السیوطی فی الدر الی الادب المفرد للبخاری﴾

فہرست

ف علامہ سخاویؒ نے لکھا ہے کہ حافظ ابن حبان نے اِس حدیث پہ یہ فصل باندھی ہے "اس چیز کا بیان کہ حضورِ اقدس ﷺ پر درود پڑھنا صدقہ نہ ہونے کی صورت میں صدقہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔"

علماء میں اِس بات میں اختلاف ہے کہ صدقہ افضل ہے یا حضورِ اقدس ﷺ پر درود۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور ﷺ پر درود صدقہ سے بھی افضل ہے، اِس لئے کہ صدقہ صرف ایک ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر ہے، اور درود شریف ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر فرض ہونیکے علاوہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اور اُس کے فرشتے بھی اِس عمل کو کرتے ہیں۔ اگرچہ علامہ سخاوی خود اِس کے موافق نہیں ہیں۔

علامہ سخاوی نے حضرت ابوہریرہؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اِس لئے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) کے حکم میں ہے ایک اور حدیث سے نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔

نیز حضرت علیؓ کی روایت سے حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہاری دُعاؤں کو محفوظ کرنیوالا ہے، تمہارے ربّ کی رضا کا سبب ہے، اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے (یعنی ان کو بڑھانے والا اور پاک کرنیوالا ہے)۔ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اِس لئے کہ مجھ پر درود تمہارے لئے (گناہوں کا) کفّارہ ہے اور زکوٰۃ (یعنی صدقہ) ہے۔ اور حدیث پاک کا آخری ٹکڑا کہ مؤمن کا پیٹ نہیں بھرتا اُس کو صاحبِ مشکوٰۃ نے فضائلِ علم میں نقل کیا ہے اور صاحبِ مرقات وغیرہ نے خیر سے علم

مراد لیا ہے۔ اگرچہ خیر کا لفظ عام ہے اور ہر خیر کی چیز اور ہر نیکی کو شامل ہے، اور مطلب ظاہر ہے کہ مؤمنِ کامل کا پیٹ نیکیاں کمانے سے کبھی نہیں بھرتا وہ ہر وقت اِس کوشش میں رہتا ہے کہ جو نیکی بھی جس طرح اس کو مل جائے وہ حاصل ہو جائے۔ اگر اس کے پاس مالی صدقہ نہیں ہے تو درود شریف ہی سے صدقہ کی فضیلت حاصل کرے۔

اِس ناکارہ کے نزدیک خیر کا لفظ علی العموم ہی زیادہ بہتر ہے کہ وہ علم اور دوسری چیزوں کو شامل ہے، لیکن صاحب مظاہرِ حق نے بھی صاحب ِ مرقات وغیرہ کے اتباع میں خیر سے علم ہی مراد لیا ہے، اِس لئے وہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"ہرگز نہیں سیر ہوتا مؤمن خیر سے یعنی علم سے۔ یعنی اخیر عمر تک طلبِ علم میں رہتا ہے اور اس کی برکت سے بہشت میں جاتا ہے۔ اِس حدیث میں خوشخبری ہے طالبِ علم کو کہ دنیا سے با ایمان جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اِس درجہ کو حاصل کرنے کیلئے بعض اہل اللہ اخیر عمر تک تحصیلِ علم میں مشغول رہے ہیں باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہے، جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کے، اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت میں ثواب طلبِ علم اور تکمیل اُس کی کا ہی ہے اُس کو۔" ﴿حق﴾

﴿تکملہ﴾

اِس فصل کو قرآنِ پاک کی دو آیتوں اور دس احادیثِ شریفہ پر اختصاراً ختم کرتا ہوں کہ فضائل کی روایات بہت کثرت سے ہیں ان کا احصار بھی اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے اور سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر ایک بھی فضیلت نہ ہوتی

تب بھی حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ واتباعہٖ وبارک وسلّم کے اُمّت پر اِس قدر احسانات ہیں کہ نہ ان کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ ان کی حق ادائیگی ہو سکتی ہے۔ اِس بنا پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی درودِ پاک میں رطب اللّسان رہتا وہ کم تھا۔ چہ جائیکہ اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے لطف وکرم سے اس حق ادائیگی کے اُوپر بھی سینکڑوں اَجر وثواب اور احسانات فرما دیئے۔

علّامہ سخاوی نے اوّل مجملًا ان انعامات کی طرف اشارہ کیا ہے جو درود شریف پر مرتّب ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"بابِ ثانی دُرود شریف کے ثواب میں: اللہ جلّ شانہٗ کا بندہ پر درود بھیجنا اُس کے فرشتوں کا درود بھیجنا اور حضورِ اقدس ﷺ کا خود اس پر درود بھیجنا، اور درود پڑھنے والوں کی خطاؤں کا کفّارہ ہونا، اور ان کے اعمال کو پاکیزہ بنا دینا اور ان کے درجات کا بلند ہونا اور گناہوں کا معاف ہونا، اور خود درود کا مغفرت طلب کرنا درود پڑھنے والے کے لئے، اور اُس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط کی برابر ثواب کا لکھا جانا، اور قیراط بھی وہ جو اُحد پہاڑ کے برابر ہو۔ اور اُس کے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تُلنا۔ اور جو شخص اپنی ساری دُعاؤں کو درود بنا دے اُس کے دُنیا وآخرت کے سارے کاموں کی کفایت (جیسا کہ قریب ہی ۹ پر حضرت اُبَیؓ کی حدیث میں گزر چکا)۔ اور خطاؤں کو مٹا دینا اور اُس کے ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا، اور اس کی وجہ سے خطرات سے نجات پانا، اور نبی کریم ﷺ کا قیامت کے دن اُس کے لئے شاہد وگواہ بننا اور آپ کی شفاعت کا واجب ہونا اور اللہ کی رضا اور اُس کی رحمت کا نازل ہونا۔ اور اُس کی ناراضگی سے امن کا حاصل ہونا۔ اور قیامت کے

دن عرش کے سایہ میں داخِل ہونا۔اور اعمال کے تُلنے کے وقت نیک اعمال کے پلڑے کا جُھکنا۔ اور حوضِ کوثر پر حاضری کا نصیب ہونا۔ اور قیامت کے دن کی پیاس سے اَمن نصیب ہونا۔ اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب ہونا۔اور پُل صراط پر سہولت سے گزر جانا۔اور مَرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانہ جنّت میں دیکھ لینا۔اور جنّت میں بہت ساری بیبیوں کا ملنا۔اور اس کے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا۔اور نادار کیلئے صَدقہ کے قائم مقام ہونا۔اور دُرود شریف زکوٰۃ ہے اور طہارت ہے۔اور اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے۔اور اِس کی برکت سے سَو حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پُوری ہوتی ہیں۔اور عبادت تو ہے ہی اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔اور مجالِس کیلئے زینت ہے۔اور فقر اور تنگیِ معیشت کو دور کرتا ہے۔اور اس کے ذریعہ سے اسبابِ خیر تلاش کئے جاتے ہیں اور یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضورِ اقدس ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔اور اس کی برکت سے خود درود پڑھنے والا اور اُس کے بیٹے اور پوتے منتفع ہوتے ہیں اور وہ بھی منتفع ہوتا ہے کہ جس کو درود شریف کا ایصالِ ثواب کیا جائے اور اللہ اور اُس کے رسُول کی بارگاہ میں تقرب حاصِل ہوتا ہے اور وہ بے شک نور ہے اور دشمنوں پر غلبہ حاصِل ہونے کا ذریعہ ہے،اور دلوں کو نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے۔اور لوگوں کے دلوں میں محبّت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔اور خواب میں حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت کا ذریعہ ہے۔اور اس کا پڑھنے والا اِس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔دُرود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے۔اور دین و دُنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے۔اور اس کے

علاوہ بہت سے ثواب جو سمجھدار کیلئے اس میں رغبت پیدا کرنے والے ہیں۔ ایسا سمجھدار جو اعمال کے ذخیروں کے جمع کرنے پر حریص ہو اور ذخائرِ اعمال کے ثمرات حَاصِل کرنا چاہتا ہو۔"

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے باب کے شروع میں یہ اجمالی مضمون ذکر کرنے کے بعد پھر اِن مضامین کی روایات کو تفصیل سے ذکر کیا، جن میں سے بعض فصلِ اوّل میں گزر چکی ہیں اور بعض فصلِ ثانی میں آرہی ہیں۔ اور ان روایات کو ذکر کرنیکے بعد لکھتے ہیں کہ:

"اِن احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر بیّن دلیل ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ کا دُرود، دُرود پڑھنے والے پر المضاعف (یعنی دس گُنا) ہوتا ہے اور اُسکی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، گُناہوں کا کفّارہ ہوتا ہے، درجات بلند ہوتے ہیں۔ پس جتنا بھی ہوسکتا ہو سیّد السّادات اور معدن السّعادات پر درود کی کثرت کیا کر۔ اِس لئے کہ وہ وسیلہ ہے مسرّات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہترین عطاؤں کا اور ذریعہ ہے مضرّات سے حفاظت کا اور تیرے لئے ہر اُس دُرود کے بدلہ میں جو تو پڑھے دس دُرود ہیں جبّار الارضین والسمٰوات کی طرف سے اور دُرود ہے اسکے ملائکہ کرام کی طرف سے۔" وغیرہ وغیرہ۔

ایک اور جگہ اقلیشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:

"کونسا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہوسکتا ہے اور کونسا عمل زیادہ نفع والا ہوسکتا ہے اُس ذاتِ اقدس پر دُرود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جلّ شانہٗ درود بھیجتے ہیں اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اور اللہ جلّ شانہٗ نے اس کو دنیا و آخرت میں اپنی قربت کے سَاتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا نہیں۔ یہ اولیاء کرام کا صبح و شام کا مستقل معمول

رہا ہے پس جہاں تک ہو سکے دُرود شریف پر جما رہا کر ، اِس سے اپنی گمراہی سے نکل آئیگا اور تیرے اعمال صَاف سُتھرے ہو جائیں گے ، تیری اُمیدیں بَر آئیں گی ، تیرا قلب منوّر ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی رضا حاصِل ہو گی ، قیامت کے سخت ترین دہشتناک دن میں امن نصیب ہو گا۔"

دوسری فصل

خاص خاص درود کے خاص خاص فضائل کے بیان میں

﴿١﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ بَلٰى فَاَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

حضرت عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعبؓ کی ملاقات ہوئی، وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمایئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضورِ اقدس ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر درود کن الفاظ سے پڑھا جائے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلا دیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو (اَللّٰھُمَّ صَلِّ سے اخیر تک۔ یعنی) اے اللہ درود بھیج محمد (ﷺ) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی آل (اولاد) پر، اے اللہ بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور ان کی آل

بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ	(اولاد) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آپ نے
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ	حضرت ابراہیمؑ پر اور اُن کی آل (اولاد) پر
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.	بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔

﴿ رواہ البخاری وبسط السخاوی فی تخریجہ واختلاف الفاظہ وقال ھکذا لفظ البخاری علی ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم فی الموضعین ﴾

﴿ف﴾ ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات کے ہاں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) مہمانوں اور دوستوں کے لئے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے حضورِ اقدس ﷺ کا ذکرِ شریف حضور ﷺ کی احادیث حضور ﷺ کے حالات تھے۔ اِن چیزوں کی قدر ان حضرات کے ہاں مادّی چیزوں سے کہیں زیادہ تھی جیسا کہ ان کے حالات اس کے شاہدِ عدل ہیں۔ اِسی بنا پر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اس کو ہدیہ سے تعبیر کیا۔ یہ حدیث شریف بہت مشہور حدیث ہے اور حدیث کی سب کتابوں میں بہت کثرت سے ذکر کی گئی ہے اور بہت سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مختصر اور مفصّل الفاظ میں نقل کی گئی ہے۔

علّامہ سخاوی نے قولِ بدیع میں اس کے بہت طرق اور مختلف الفاظ نقل کئے ہیں۔ وہ ایک حدیث میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں کہ جب آیتِ شریفہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ سلام تو ہم جانتے ہیں کہ وہ کس طرح ہوتا ہے آپ ہمیں درود شریف پڑھنے کا کس طرح حکم فرماتے ہیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَبَرَكَاتِكَ الخ پڑھا کرو۔

دوسری حدیث میں ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے کہ وہاں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ، اللہ جلّ شانہ، نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے، پس ارشاد فرمایئے کہ کس طرح آپ پر درود پڑھا کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا، یہاں تک کہ ہم تمنّا کرنے لگے کہ وہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ۔ یہ روایت مسلم و ابوداؤد وغیرہ میں ہے۔ اِس کا مطلب کہ "ہم اِس کی تمنّا کرنے لگے" یہ ہے کہ ان حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو غایت محبّت اور غایت احترام کی وجہ سے جس بات کے جواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تامّل ہوتا یا سکوت فرماتے تو اُن کو یہ خوف ہوتا کہ یہ سوال کہیں منشاء مبارک کے خلاف تو نہیں ہوگیا، یا یہ کہ اس کا جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں تھا جس کی وجہ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تامّل فرمانا پڑا۔ بعض روایات سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے طبری کی روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی۔

مسند احمد و ابن حبان وغیرہ میں ایک اور روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے، ہم لوگ مجلس میں حاضر تھے۔ ان صاحب نے سوال کیا یا رسولَ اللہ، سَلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہوگیا، جب ہم نماز پڑھا کریں تو اُس میں آپ پر درود کیسے پڑھا کریں؟

حضورﷺ نے اتنا سکوت فرمایا کہ ہم لوگوں کی یہ خواہش ہونے لگی کہ یہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ اس کے بعد حضورﷺ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھا کرو تو یہ درود پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ۔

ایک اور روایت میں عبدالرحمٰن بن بشیرؓ سے نقل کیا ہے، کسی نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ، اللہ جلّ شانہٗ نے ہمیں صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا ہے، سَلام تو ہمیں معلوم ہوگیا، آپ پر درود کیسے پڑھا کریں؟ تو حضورﷺ نے فرمایا یوں پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ۔

مسند احمد، ترمذی و بیہقی وغیرہ کی روایات میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب آیتِ شریفہ اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ نازل ہوئی تو ایک صاحب نے آکر عرض کیا یا رسُولَ اللہ، سَلام تو ہمیں معلوم ہے، آپ پر درود کیسے پڑھا کریں؟ تو حضورﷺ نے ان کو درود تلقین فرمایا۔

اور بھی بہت سی روایات میں اِس قسم کے مضمون ذکر کیے گئے ہیں اور درودوں کے الفاظ میں اختلاف بھی ہے، جو اختلاف روایات میں ہوا ہی کرتا ہے، جسکی مختلف وجوہ ہوتی ہیں۔ اس جگہ ظاہر یہ ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف صحابہ کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور سے واجب نہ بن جائے نفسِ درود شریف کا وجوب علیحدہ چیز ہے جیسا کہ فصلِ رابع میں آرہا ہے اور درود شریف کے کسی خاص لفظ کا وجوب علیحدہ چیز ہے کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔ یہ دُرود شریف جو اس فصل کے شروع میں اوپر لکھا گیا ہے یہ بخاری شریف کی روایت ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ کے نزدیک نماز میں اسی کا پڑھنا اَولیٰ ہے۔ جیسا کہ علّامہ شامی نے لکھا ہے کہ

حضرت امام محمدؒ سے سوال کیا گیا کہ حضور ﷺ پر درود کن الفاظ سے پڑھے، تو انہوں نے یہی درود شریف ارشاد فرمایا جو فصل کے شروع میں لکھا گیا اور یہ درود موافق ہے اس کے جو صحیحین (بخاری و مسلم) وغیرہ میں ہے، علامہ شامی نے یہ عبارت شرح منیہ سے نقل کی ہے۔ شرح منیہ کی عبارت یہ ہے کہ یہ درود موافق ہے اس کے جو صحیحین میں کعب بن عجرہؓ سے نقل کیا گیا ہے (انتہی) اور کعب بن عجرہؓ کی یہی روایت ہے جو اُوپر گزری۔

علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ حضرت کعبؓ وغیرہ کی حدیث سے ان الفاظ کی تعیین ہوتی ہے جو حضورﷺ نے اپنے صحابہؓ کو آیتِ شریفہ کے امتثالِ امر میں سکھلائے اور بھی بہت سے اکابر سے اس کا افضل ہونا نقل کیا گیا ہے۔ ایک جگہ علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ نے صحابہؓ کے اس سوال پر کہ ہم لوگوں کو اللہ جلّ شانہٗ نے صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا ہے تو کونسا درود پڑھیں، حضورﷺ نے یہ تعلیم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب سے افضل ہے۔ امام نووی نے اپنی کتاب روضہ میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی۔

حصن حصین کے حاشیہ پر حرز ثمین سے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح ہے اور سب سے زیادہ افضل ہے۔ نماز میں اور بغیر نماز کے اسی کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

یہاں ایک بات قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ زاد السعید کے بعض نسخوں میں

کاتب کی غلطی سے حرز ثمین کی یہ عبارت بجائے اِس درود شریف کے ایک دوسرے درود کے نمبر پر لکھدی گئی اس کا لحاظ رہے۔

اس کے بعد اس حدیث شریف میں چند فوائد قابلِ ذکر ہیں:

اوّل یہ کہ صحابۂ کرامؓ کا یہ عرض کرنا کہ سَلام ہم جان چکے ہیں، اس سے مراد التّحیّات کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ ہے۔ علّامہ سخاوی کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجر کے نزدیک یہی مطلب زیادہ ظاہر ہے۔ اوجز میں امام بیہقی سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے اور اس میں بھی متعدد علماء سے یہی مطلب نقل کیا گیا ہے۔

۲ ایک مشہور سوال کیا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے مثلاً یوں کہا جائے کہ فلاں شخص حاتم طائی جیسا سخی ہے تو سخاوت میں حاتم کا زیادہ سخی ہونا معلوم ہوتا ہے اس وجہ سے اس حدیثِ پاک میں حضرت ابراہیم علی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے درود کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بھی اوجز میں کئی جواب دیئے گئے ہیں۔ اور حافظ ابنِ حجر نے فتح الباری میں دسؔ جواب دیئے ہیں۔ کوئی عالِم ہو تو خود دیکھ لے، غیر عالم ہو تو کسی عالِم سے دل چاہے تو دریافت کرلے۔ سب سے آسان جواب یہ ہے کہ قاعدہ اکثریہ تو وہی ہے۔ جو اُوپر گزرا لیکن بسا اوقات بعض مصالح سے اس کا اُلٹا ہوتا ہے جیسے قرآنِ پاک کے درمیان میں اللہ جلّ شانہٗ کے نور کے متعلق ارشاد ہے مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ۔ الآیۃ۔ ترجمہ: "اس کے نور کی مثال اُس طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو۔" اخیر آیت تک۔ حالانکہ

اللہ جلّ شانہٗ کے نور کو چراغوں کے نور کے ساتھ کیا مناسبت۔

۳: یہ بھی مشہور اشکال ہے کہ سارے انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام ہی کے درود کو کیوں ذکر کیا۔ اس کے بھی اوجز میں کئی جواب دیئے گئے ہیں۔

حضرت اقدس تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ نے بھی زاد السّعید میں کئی جواب ارشاد فرمائے ہیں۔ بندے کے نزدیک تو زیادہ پسندیدہ جواب ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو اللہ جلّ شانہٗ نے اپنا خلیل قرار دیا چنانچہ ارشاد ہے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا۔ لہٰذا جو درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر ہوگا وہ محبّت کی لائن کا ہوگا، اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اُونچی ہوتی ہیں۔ لہٰذا جو درود محبّت کی لائن کا ہوگا وہ یقیناً سب سے زیادہ لذیذ اور اُونچا ہوگا۔ چنانچہ ہمارے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جلّ شانہٗ نے اپنا حبیب قرار دیا اور حبیب اللہ بنایا اور اسی لئے دونوں کا درود ایک دوسرے کے مشابہ ہوا۔

مشکوٰۃ میں حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہما کی روایت سے قصّہ نقل کیا گیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ کر رہی تھی کہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کی، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا کلمہ اور روح ہیں، اور حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے اپنا صفی قرار دیا۔ اِتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہاری گفتگو سنی، بیشک ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور موسیٰ نجی اللہ ہیں (یعنی کلیم اللہ) اور ایسے ہی عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور

آدم علیہ السلام اللہ کے صفی ہیں، لیکن بات یوں ہے، غور سے سُنو کہ مَیں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور قیامت کے دن حَمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور اس جھنڈے کے نیچے آدم علیہ السلام اور سارے انبیاء علیہم السلام ہوں گے، اور اس پر فخر نہیں کرتا۔ اور قیامت کے دن سب سے پہلے مَیں شفاعت کرنیوالا ہوں گا اور سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی وہ مَیں ہوں گا، اور اِس پر بھی مَیں کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھلوانے والا مَیں ہونگا اور سب سے پہلے جنّت میں مَیں اور میری اُمّت کے فقراء داخل ہوں گے اور اس پہ بھی کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور مَیں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرّم ہوں اوّلین اور آخرین میں اور کوئی فخر نہیں کرتا۔

اور بھی متعدد روایات سے حضور ﷺ کا حبیب اللہ ہونا معلوم ہوتا ہے، محبّت اور خلّت میں جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے اسی لئے ایک کے درود کو دوسرے کے درود کے ساتھ تشبیہ دی۔ اور چونکہ حضرت ابراہیم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام حضور اقدس ﷺ کے آباء میں ہیں اِس لئے بھی من اشبہ اباہ فما ظلم آباء و اجداد کے ساتھ مشابہت ممدوح ہے۔

مشکوٰۃ کے حاشیہ پر لمعات سے اس میں ایک نکتہ بھی لکھا ہے وہ یہ کہ حبیب اللہ کا لقب سب سے اُونچا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

"حبیب اللہ کا لفظ جامع ہے خلّت کو بھی اور کلیم اللہ ہونے کو بھی اور صفی اللہ ہونے کو بھی بلکہ اِن سے زائد چیزوں کو بھی جو دیگر انبیاءؑ کے لئے ثابت نہیں۔ اور وہ اللہ کا محبوب ہونا ہے ایک خاص محبت

کے ساتھ جو حضورِ اقدس ﷺ ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔"

﴿۲﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَهْلِ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.	حضرت ابو ہریرہؓ نے حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اُسکا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ اِن الفاظ سے درود پڑھا کرے (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سے اخیر تک) ترجمہ: اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر جو نبیِ اُمّی ہیں، اور آپکی بیویوں پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپکی آل اولاد پر اور آپکے گھرانے پر جیسا کہ درود بھیجا آپ نے ابراہیمؑ پر، بیشک آپ ہی سزاوارِ حمد ہیں بزرگ ہیں۔

﴿ رواہ ابوداؤد وذکرہ السخاوی بطرق عدیدۃ ﴾

﴿ ف ﴾ نبی اُمّی حضورِ اقدس ﷺ کا خاص لقب ہے، اور یہ لقب آپ کا تورات، انجیل اور تمام کتابوں میں جو آسمان سے اُتریں ذکر کیا گیا ہے (کذافی المظاہر)۔

آپ کو نبیِ اُمّی کیوں کہا جاتا ہے اِس میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں جن کو شروحِ حدیث مرقات وغیرہ میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ مشہور قول یہ ہے کہ اُمّی اَن پڑھ کو کہتے ہیں کہ جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو۔ اور یہ چونکہ اہم ترین معجزہ

ہے کہ جو شخص لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو وہ ایسا فصیح و بلیغ قرآنِ پاک لوگوں کو پڑھائے۔ غالباً اسی معجزہ کی وجہ سے کتبِ سابقہ میں اس لقب کو ذکر کیا گیا ہے

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست   کتب خانۂ چند ملّت بشست

﴿جو یتیم کہ اُس نے پڑھنا بھی نہ سیکھا ہو اُس نے کتنے ہی مذہبوں کے کتب خانے دھو دیئے یعنی منسوخ کر دیئے﴾

ے   نگارِ من کہ بمکتب نہ رفت و خط نہ نوشت
بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

﴿میرا محبوب جو کبھی مکتب میں بھی نہیں گیا، لکھنا بھی نہیں سیکھا وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مُدرّسوں کا مُعلّم بن گیا﴾

حضرتِ اقدس شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حرز ثمین[صـ ۱۳] پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھنے کا حکم کیا تھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ میں نے خواب میں اِس درود شریف کو حضورِ اقدس ﷺ کی خدمت میں پڑھا تو حضور ﷺ نے اس کو پسند فرمایا۔

اس کا مطلب کہ بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے یہ ہے کہ عرب میں کھجوریں غلّہ وغیرہ پیمانوں میں ناپ کر بیچا جاتا تھا جیسا کہ ہمارے شہروں میں یہ چیزیں وزن سے بکتی ہیں تو بہت بڑے پیمانہ کا مطلب گویا بہت بڑی ترازو ہوا، اور گویا حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اُس کے درود کا ثواب بہت بڑی ترازو میں تولا جائے، اور ظاہر ہے کہ بہت بڑی ترازو

میں وہی چیز تولی جائے گی جس کی مقدار بہت زیادہ ہوگی، تھوڑی مقدار بڑی ترازو میں تولی بھی نہیں جا سکتی۔ جن ترازوؤں میں حمّام کے لکڑ تولے جاتے ہوں ان میں تھوڑی چیز وزن میں بھی نہیں آسکتی پاسنگ میں رہجائیگی۔

ملّا علی قاری ؒ نے اور اس سے قبل علامہ سخاوی ؒ نے یہ لکھا ہے کہ جو چیزیں تھوڑی مقدار میں ہوا کرتی ہیں وہ ترازو میں تُلا کرتی ہیں اور جو بڑی مقداروں میں ہوا کرتی ہیں وہ عام طور سے پیمانوں ہی میں ناپی جاتی ہیں، ترازوؤں میں اُن کا آنا مشکل ہوتا ہے۔

علّامہ سخاوی ؒ نے حضرت ابو مسعود ؓ سے بھی حضور ﷺ کا یہی ارشاد نقل کیا ہے اور حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کی حدیث سے بھی یہی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اُس کا درُود بہت بڑے پیمانہ سے ناپا جائے جب وہ ہم اہلِ بیت پر درُود بھیجے تو یوں پڑھا کرے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِ ن النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اور حسن بصری ؒ سے یہ نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضورِ اقدس ﷺ کی حوض سے بھرپور پیالہ پیوے وہ یہ درُود پڑھا کرے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اس حدیث کو قاضی عیاض نے بھی شفاء میں نقل کیا ہے ؎

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

﴿۳﴾ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَىَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّنْ يُّصَلِّىَ عَلَىَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَىَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ.

حضرت ابو الدرداءؓ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اُوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اِس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اِس میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اُس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاءؑ کے بدنوں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

﴿رواہ ابن ماجۃ باسناد جید کذا فی الترغیب زاد السخاوی فی اٰخر الحدیث فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ وبسط فی تخریجہ واخرج معناہ عن عدۃ من الصحابۃ وقال القاری ولہ طرق کثیرۃ بالفاظ مختلفۃ﴾

﴿ف﴾ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ اللہ جلّ شانہٗ نے انبیاء علیہم السلام کے اجسا

کو زمین پر حرام کر دیا پس کوئی فرق نہیں ہے ان کیلئے دونوں حالتوں میں یعنی زندگی اور موت میں۔ اور اس حدیثِ پاک میں اِس طرف بھی اشارہ ہے کہ دُرود رُوحِ مبارک اور بدنِ مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے۔ اور حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے سے مراد حضورِ اقدس ﷺ کی پاک ذات ہوسکتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے، اس لئے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو بھی دیکھا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے۔ اور یہ حدیث کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے۔ اور رزق سے مراد رزقِ معنوی بھی ہوسکتا ہے اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزقِ حسّی مراد ہو، اور وہی ظاہر ہے اور متبادر۔ اھ

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بہت سے طُرق سے نقل کی ہے۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے تمہارے افضل ترین ایّام میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی۔ اسی دن میں نفخہ (پہلا صُور) اور اسی میں صعقہ (دوسرا صور) ہوگا۔ پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو، اِس لئے کہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسُولَ اللہ ہمارا دُرود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو (قبر میں) بوسیدہ ہوچکے ہوں گے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جلّ شانہ، نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء

علیہم السّلام کے بدنوں کو کھاوے۔

حضرت ابو اُمامہؓ کی حدیث سے بھی حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرے اُوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے دُرود بھیجا کرو، اِس لئے کہ میری اُمّت کا دُرود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو شخص میرے اُوپر دُرود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ یہ مضمون کہ کثرت سے دُرود پڑھنے والا قیامت کے دن حضورﷺ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا فصلِ اوّل کے نمبر ۵ میں گزر چکا ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاریؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اُوپر کثرت سے دُرود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اُوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو مَیں تمہارے لئے دُعاء اور استغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت ابن عمرؓ حضرت حسن بصریؒ حضرت خالد بن معدان وغیرہ سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

سلیمان بن سحیم کہتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ مَیں نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سَلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے

فہرست

حضور ﷺ نے فرمایا ہاں اور مَیں اُن کے سَلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ مَیں نے جب حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور مَیں نے قبرِ اطہر کی طرف بڑھ کر حضورِ اقدس ﷺ کی خدمت میں سَلام عرض کیا تو مَیں نے روضۂ اطہر سے وعلیک السّلام کی آواز سُنی۔

بلوغ المسرات میں حافظ ابن قیم سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن دُرود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور حضورِ اقدس ﷺ کی ذاتِ اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے اس لئے اس دن کو حضورِ اقدس ﷺ پر دُرود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اَور دنوں کو نہیں۔ اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تشریف لائے تھے۔

علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن دُرود شریف کی فضیلت حضرت ابوہریرہ، حضرت انس، اوس بن اوس، ابو اُمامہ، ابو الدرداء، ابو مسعود حضرت عمر، ان کے صاحبزادے عبداللہ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے جن کی روایات علامہ سخاوی نے نقل کی ہیں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

﴿۴﴾ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ	ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورِ اقدس
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ	ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر
اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی	درود پڑھنا پُلِ صراط پر گزرنے کے
الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ	وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے

يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِيْنَ مَرَّةً	دن اَسّی دفعہ مجھ پر درود بھیجے اُسکے
غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِيْنَ	اسّی سال کے گُناہ مَعاف
عَامًا.	کردیئے جائیں گے۔

﴿ذكره السخاوى من عدة روايات ضعيفة بالفاظ مختلفة﴾

﴿ف﴾ علامہ سخاوی نے قولِ بدیع میں اس حدیث کو متعدد روایات سے جن پر ضعف کا حکم بھی لگایا ہے نقل کیا ہے۔ اور صاحبِ اتحاف نے بھی شرح احیاء میں اس حدیث کو مختلف طرق سے نقل کیا ہے۔ اور محدّثین کا قاعدہ ہے کہ ضعیف روایت بالخصوص جبکہ وہ متعدد طرق سے نقل کی جائے فضائل میں معتبر ہوتی ہے۔ غالباً اِسی وجہ سے جامع الصغیر میں ابوہریرہؓ کی اس حدیث پر حسَن کی علامت لگائی ہے۔ ملا علی قاریؒ نے شرح شفاء میں جامع الصغیر کے حوالہ سے بروایت طبرانی و دارقطنی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

علّامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے بھی نقل کی جاتی ہے۔ اور حضرت ابوہریرہؓ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اَسّی مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

اُس کے اَسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اَسّی سال کی عبادت کا ثواب اُس کے لئے لکھا جائے گا۔

دار قطنی کی ایک روایت میں حضورؐ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اَسّی مرتبہ درود شریف پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ درُود کس طرح پڑھا جائے؟ حضورؐ نے اِرشاد فرمایا:

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ "

اور یہ پڑھکر ایک اُنگلی بند کر لے۔ اُنگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اُنگلیوں پر شمار کیا جائے۔

نبی کریم ﷺ سے اُنگلیوں پر گِننے کی ترغیب وارد ہوئی ہے اور ارشاد ہوا کہ اُنگلیوں پر گِنا کرو، اِس لئے کہ قیامت میں ان کو گویائی دی جائے گی اور ان سے پُوچھا جائے گا۔ جیسا کہ فضائلِ ذکر کی فصل دوم کی حدیث نمبر ۱۸ میں یہ مضمون تفصیل سے ذکر کیا جا چکا۔

ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے سینکڑوں گناہ کرتے ہیں، جب قیامت کے دن پیشی کے وقت میں ہاتھ اور اُنگلیاں وہ ہزاروں گناہ گنوائیں جو اُن سے زندگی میں کیے گئے ہیں تو اُن کے ساتھ کچھ نیکیاں بھی گنوائیں جو اُن سے کی گئی ہیں، یا اُن سے گِنی گئی ہیں۔ دار قطنی کی اس روایت کو حافظ عراقی نے حسَن بتلایا ہے۔

حضرت علیؓ سے حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سَو مرتبہ درُود پڑھے اُس کے ساتھ قیامت کے دن ایک ایسی روشنی آئیگی کہ اگر اس روشنی کو ساری مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔

حضرت سہل بن عبد اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد:

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ "

اَسّی دفعہ پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ معاف ہوں۔

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسری جگہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درُود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اُس کے اَسّی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

حضرت تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں بحوالہ درمختار اصبہانی سے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اِس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔ علّامہ شامی نے اس میں طویل بحث کی ہے کہ درود شریف میں بھی مقبول اور غیر مقبول ہوتے ہیں یا نہیں شیخ ابو سلیمان دارانی سے نقل کیا ہے کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا احتمال ہے لیکن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر تو درُود شریف قبول ہی ہوتا ہے۔ اور بھی بعض صوفیہ سے یہی نقل کیا ہے

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

﴿۵﴾ عَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص اس طرح کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ.

اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

﴿رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر والاوسط وبعض اسانید ھو حسن کذا فی الترغیب﴾

﴿ف﴾ درُود شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے:

''اے اللہ آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درُود بھیجئے اور اُن کو قیامت کے دن ایسے مبارک ٹھکانے پر پہنچائیے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو۔''

علماء کے 'مقعد مقرب' یعنی مقرب ٹھکانے میں مختلف اقوال ہیں۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ محتمل ہے کہ اس سے وسیلہ مراد ہو یا مقامِ محمود، یا آپ کا عرش پر تشریف رکھنا یا آپ کا وہ مقامِ عالی جو سب سے اعلیٰ و اَرفَع ہے۔ حرزِ ثمین میں لکھا ہے کہ مقعد کو مقرب کے ساتھ اس لئے موصوف کیا ہے کہ جو شخص اس میں ہوتا ہے وہ مقرب ہوتا ہے۔ اس وجہ سے گویا اس مکان ہی کو مقرب قرار دیا اور اس کے مصداق میں علاوہ ان اقوال کے جو سخاوی سے گزرے ہیں کرسی پر تشریف فرما ہونے کا اضافہ کیا ہے۔

ملّا علی قاری کہتے ہیں کہ مقعد مقرب سے مراد مقامِ محمود ہے اس لئے کہ روایت میں 'یوم القیٰمۃ' کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ اور بعض روایات میں 'المقرب عندک فی الجنّۃ' کا لفظ آیا ہے، یعنی وہ ٹھکانا جو جنّت میں مقرب ہو۔ اس بناء پر اس سے مراد وسیلہ ہوگا جو جنت کے درجات میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو مقام علیٰحدہ علیٰحدہ ہیں۔ ایک مقام تو وہ ہے جب کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کے میدان

میں عرشِ معلّٰی کے دائیں جانب ہوں گے جس پر اوّلین و آخرین سب کو رشک ہوگا۔ اور دوسرا آپ کا مقام جنّت میں جس کے اُوپر کوئی درجہ نہیں۔

بخاری شریف کی ایک بہت طویل حدیث میں جس میں نبی کریم ﷺ کا بہت طویل خواب جس میں حضورِ اقدس ﷺ نے دوزخ جنّت وغیرہ اور زناکار سُود خوار وغیرہ لوگوں کے ٹھکانے دیکھے اس کے اخیر میں ہے کہ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے ایک گھر میں لے گئے جس سے زیادہ حَسین اور بہتر مکان مَیں نے نہیں دیکھا تھا۔ اُس میں بہت سے بوڑھے اور جوان عورتیں اور بچّے تھے، اس کے بعد وہاں سے نکال کر مجھے وہ ایک درخت پر لے گئے، وہاں ایک مکان پہلے سے بھی بڑھیا تھا۔ میرے پُوچھنے پر اُنھوں نے بتایا کہ پہلا مکان عام مسلمانوں کا ہے اور یہ شہداء کا۔ اس کے بعد اُنھوں نے کہا ذرا اُوپر سر اُٹھائیے تو مَیں نے سَر اُٹھا کر دیکھا تو ایک اَبر سا نظر آیا۔ مَیں نے کہا مَیں اس کو بھی دیکھ لوں، ان دونوں فرشتوں نے کہا ابھی آپ کی عمر باقی ہے جب پوری ہو جائے گی جب آپ اس میں تشریف لے جائیں گے۔

درود شریف کی مختلف احادیث میں مختلف الفاظ پر شفاعت واجب ہونے کا وعدہ پہلے بھی گزر چکا آئندہ بھی آرہا ہے۔ کسی قیدی یا مجرم کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ حاکم کے یہاں فلاں شخص کا اثر ہے اور اس کی سفارش حاکم کے یہاں بڑی وقیع ہوتی ہے تو اس سفارشی کی خوشامد میں کتنی دَوڑ دھوپ کی جاتی ہے۔ ہم میں سے کونسا ایسا ہے جو بڑے سے بڑے گناہ کا مجرم نہیں۔ اور حضورِ اقدس ﷺ جیسا سفارشی جو اللہ کا حبیب سارے رسُولوں اور تمام مخلوق کا سَردار وہ کیسی

آسان چیز پر اپنی سفارش کا وعدہ اور وعدہ بھی ایسا مؤکد کہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اس کی سفارش واجب ہے۔ پھر بھی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اُٹھائے تو کِس قدر خسارہ کی بات ہے۔ لغویات میں اَوقات ضائع کرتے ہیں۔ فضول باتوں بلکہ غیبت وغیرہ گناہوں میں قیمتی اَوقات کو برَباد کرتے ہیں ان اَوقات کو دُرود شریف میں اگر خرچ کیا جائے تو کِتنے فوائد حاصل ہوں ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

﴿٦﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَالَ جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ اَتْعَبَ سَبْعِیْنَ کَاتِبًا اَلْفَ صَبَاحٍ.

حضرت ابن عباسؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص یہ دُعا کرے جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ (ترجمہ): اللہ جل شانہ، جزا دے محمد ﷺ کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق ہیں تو اسکا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالیگا۔

﴿رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی تخریجہ ولفظہ اتعب سبعین ملکا الف صباح﴾

﴿ف﴾ نزہۃ المجالس میں بروایت طبرانی حضرت جابرؓ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح و شام یہ دُرود پڑھا کرے اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا ﷺ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔ وہ اس کا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے رکھے گا۔ مشقت میں ڈالیگا کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن

تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ بعض علماء نے "جس بدلے کے وہ مستحق ہیں" کی جگہ "جو بدلہ اللہ کی شان کے مناسب ہے" لکھا ہے۔ یعنی جتنا بدلہ عطا کرنا تیری شایانِ شان ہو وہ عطا فرما اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب بالخصوص اپنے محبوب کے لئے ظاہر ہے کہ بے انتہا ہوگا۔

حضرت حسن بصری ؒ سے ایک طویل درود شریف کے ذیل میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنے درود شریف میں یہ الفاظ بھی پڑھا کرتے تھے:

"وَاجْزِہٖ عَنَّا خَیْرَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ (اے اللہ حضور ﷺ کو ہماری طرف سے اس سے زیادہ بہتر بدلہ عطا فرمائیے جتنا کسی نبی کو اس کی اُمّت کی طرف سے آپ نے عطا فرمایا)

ایک اور حدیث میں نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص یہ الفاظ پڑھے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس درود کو پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

ایک علّامہ جو ابن المشتہر کے نام سے مشہور ہیں یوں کہتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ جلّ شانہ کی ایسی حمد کرے جو اس سب سے زیادہ افضل ہو جو اَب تک اُس کی مخلوق میں سے کسی نے کی ہو اوّلین و آخرین اور ملائکہ

مقرّبین آسمان والوں اور زمین والوں سے بھی افضل ہو، اور اسی طرح یہ چاہیے کہ حضورِ اقدس ﷺ پر ایسا درود شریف پڑھے جو اس سب سے افضل ہو جتنے درود کسی نے پڑھے ہیں، اور اسی طرح یہ بھی چاہتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہٗ سے کوئی ایسی چیز مانگے جو اس سب سے افضل ہو جو کسی نے مانگی ہو تو وہ یہ پڑھا کرے:

"اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ۔" جس کا ترجمہ یہ ہے "اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے پس تو محمد ﷺ پر دُرود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہو۔ بیشک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت کرنے والا ہے"۔

ابوالفضل قومانی کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ مَیں مدینہ پاک میں تھا مَیں نے حضورِ اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو حضور ﷺ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا جب تو ہمدان جائے تو ابوالفضل بن زیرک کو میری طرف سے سلام کہدینا۔ مَیں نے عرض کیا یارسُولَ اللہ یہ کیا بات! تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سو مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ یہ دُرود پڑھا کرتا ہے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَّا

مَا هُوَ اَهْلُهٗ ۔ ابوالفضل کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضورِ اقدس ﷺ کے خواب میں بتلانے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔ ابوالفضل کہتے ہیں کہ مَیں نے اُس کو کچھ غلّہ دینا چاہا تو اُس نے یہ کہکر انکار کر دیا کہ مَیں حضورِ اقدس ﷺ کے پیام کو بیچتا نہیں (یعنی اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا)۔ ابوالفضل کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر مَیں نے اس شخص کو نہیں دیکھا۔ (بدیع)

اس نوع کا ایک دوسرا قصہ حکایات میں نمبر ۳۹ پر آرہا ہے ؎

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

﴿۷﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جب تم اذان سُنا کرو تو جو الفاظ مؤذّن کہے وہی تم کہا کرو، اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو اِس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جلّ شانہٗ اُس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔ پھر اللہ جلّ شانہٗ سے میرے لئے وسیلہ کی دُعا کیا کرو۔ وسیلہ جنّت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا، اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص مَیں ہی ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے

اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ	اللہ سے وسیلہ کی دُعا کرے گا اُس پر
الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ	میری شفاعت اُتر پڑے گی۔

﴿رواہ مسلم وابوداود والترمذی کذا فی الترغیب﴾

﴿ف﴾ "اُتر پڑیگی" کا مطلب یہ ہے کہ محقق ہو جائے گی۔ اس لئے کہ بعض روایات میں اس کی جگہ یہ ارشاد ہے کہ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

بخاری شریف کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ جو شخص اذان سُنے اور یہ دُعا پڑھے " اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ " اُس کے لئے میری شفاعت اُتر جاتی ہے۔

حضرت ابو الدرداءؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اذان سُنتے تو خود بھی یہ دُعا پڑھتے " اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰتِہٖ سُؤْلَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنی آواز سے پڑھا کرتے تھے کہ پاس والے اس کو سُنتے تھے۔

اور بھی متعدد احادیث سے علّامہ سخاوی نے یہ مضمون نقل کیا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم مجھ پر دُرود پڑھا کرو تو میرے لئے وسیلہ بھی مانگا کرو۔ کسی نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ وسیلہ کیا چیز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنّت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملیگا اور مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ شخص مَیں ہی ہوں گا۔

علّامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ وسیلہ کے اصل معنیٰ لغت میں تو وہ چیز ہے کہ جس کی وجہ سے کسی بادشاہ یا کسی بڑے آدمی کی بارگاہ میں تقرّب حاصل کیا جائے، لیکن اس جگہ ایک عالی درجہ مراد ہے، جیسا کہ خود حدیث میں وارد ہے کہ وہ جنّت کا ایک درجہ ہے۔ اور قرآنِ پاک کی آیت وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ میں ائمۂ تفسیر کے دو قول ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس سے وہی تقرّب مراد ہے جو اُوپر گزرا۔ حضرت ابنِ عبّاسؓ مجاہد عطاء وغیرہ سے یہی قول نقل کیا گیا ہے۔ قتادہؒ کہتے ہیں اللہ کی طرف ..... تقرب حاصل کرو اس چیز کے ساتھ جو اس کو راضی کردے۔

واحدی، بغوی، زمخشری سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ وسیلہ ہر وہ چیز ہے جس سے تقرب حاصل کیا جاتا ہو۔ قرابت ہو یا کوئی عمل اور اس قول میں نبی کریم ﷺ کے ذریعہ سے توسّل حاصل کرنا بھی داخل ہے۔ اھ

علّامہ جزریؒ نے حصن حصین میں آدابِ دُعا میں لکھا ہے:

"وَاَنْ یَّتَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِاَنْبِیَآئِہٖ (خ ومص) وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِہٖ (خ)" یعنی توسّل حاصل کرے اللہ جل شانہٗ کی طرف اُس کے انبیاء کے ساتھ" جیسا کہ بخاری، مسند بزار اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ اور "اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ" جیسا کہ بخاری سے معلوم ہوتا ہے۔

علّامہ سخاویؒ کہتے ہیں اور دوسرا قول آیتِ شریفہ میں یہ ہے کہ اس سے مُراد محبّت ہے۔ یعنی اللہ کے محبوب بنو، جیسا کہ ماوردی وغیرہ نے

ابوزید سے نقل کیا ہے۔ اور حدیثِ پاک میں فضیلت سے مراد وہ مرتبۂ عالیہ ہے جو ساری مخلوق سے اُونچا ہو اور احتمال ہے کوئی اور مرتبہ مراد ہو یا وسیلہ کی تفسیر ہو۔ اور مقامِ محمود وہی ہے جس کو اللہ جلّ شانہ، نے اپنے کلامِ پاک میں سُورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا:

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (ترجمہ) امید ہے کہ پہنچائیں گے آپ کو آپ کے رب مقامِ محمُود میں۔

مقامِ محمود کی تفسیر میں علماء کے چند اقوال ہیں، یہ کہ وہ حضورِ اقدس ﷺ کا اپنی اُمّت کے اُوپر گواہی دینا ہے اور کہا گیا ہے کہ حمد کا جھنڈا جو قیامت کے دن آپ کو دیا جائے گا مراد ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اللہ جلّ شانہ، نے آپ کو قیامت کے دن عرش پر اور بعض نے کہا کُرسی پر بٹھانے کو کہا ہے۔ ابن جوزی نے ان دونوں قولوں کو بڑی جماعت سے نقل کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس سے مراد شفاعت ہے اس لئے کہ وہ ایسا مقام ہے کہ اس میں اوّلین و آخرین سب ہی آپ کی تعریف کریں گے۔

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے اتباع میں کہتے ہیں:

"ان اقوال میں کوئی منافات نہیں اِس واسطے کہ احتمال ہے کہ عرش و کُرسی پر بٹھانا شفاعت کی اجازت کی علامت ہو اور جب حضور ﷺ وہاں تشریف فرما ہو جائیں تو اللہ جلّ شانہ، اُن کو حمد کا جھنڈا عطا فرمائے اور اس کے بعد حضورِ اقدس ﷺ اپنی اُمّت پر گواہی دیں۔"

ابن حبان کی ایک حدیث میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا ارشاد

نقل کیا گیا ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ قیامت کے دن لوگوں کو اُٹھائیں گے۔ پھر مجھے ایک سبز جوڑا پہنائیں گے، پھر میں وہ کہوں گا جو اللہ چاہیں۔ پس یہی مقامِ محمود ہے۔

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ "پھر میں کہوں گا" سے مراد وہ حمد و ثنا ہے جو حضورِ اقدس ﷺ شفاعت سے پہلے کہیں گے اور مقامِ محمود ان سب چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے جو اس وقت میں پیش آئیں گی۔ انتہی

حضورﷺ کے اِس ارشاد کا مطلب کہ "میں وہ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے" حدیث کی کتابوں بخاری مسلم شریف وغیرہ میں شفاعت کی طویل حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا گیا ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤنگا۔ اللہ جلّ شانہٗ مجھے سجدہ میں جب تک چاہیں گے پڑا رہنے دیں گے۔ اس کے بعد اللہ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہوگا محمدّ سر اُٹھاؤ اور کہو تمھاری بات سُنی جائے گی، سفارش کرو قبول کی جائے گی، مانگو تمھارا سوال پُورا کیا جائے گا۔ حضورِ اقدس ﷺ فرماتے ہیں اس پر میں سجدہ سے سر اُٹھاؤں گا، پھر اپنے رب کی وہ حمد و ثنا کروں گا جو اس وقت میرا رب مجھے الہام کریگا، پھر میں اُمّت کیلئے سفارش کروں گا۔ بہت لمبی حدیث سفارش کی ہے جو مشکوٰۃ میں بھی مذکور ہے ؎

آ آج عزّت ہے تجھے ****** ہاں ہاں اجازت ہے تجھے
بے شک یہ ہے حصّہ ترا ****** زیبا شفاعت ہے تجھے

یہاں ایک بات قابلِ لحاظ ہے کہ اُوپر کی دُعا میں اَلْوَسِیْلَۃَ وَ

اَلْفَضِيْلَةَ کے بعد وَ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ کا لفظ بھی مشہور ہے۔ محدثین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اس حدیث میں ثابت نہیں۔ البتہ بعض روایات میں جیسا کہ حصنِ حصین میں بھی ہے اس کے اخیر میں اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ کا اضافہ ہے ؎

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

﴿۸﴾ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ اَوْ اَبِيْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے تو نبی (کریم) صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے ’’اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ‘‘ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلا کرے تب بھی نبی (کریم) صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ اے اللہ میرے لئے اپنے فضل (یعنی روزی) کے دروازے کھول دے۔

﴿ اخرجہ ابو عوانۃ فی صحیحہ و ابو داؤد والنسائی وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحیہما کذا فی البدیع ﴾

﴿ف﴾ مسجد میں جانے کے وقت رحمت کے دروازے کھلنے کی

وجہ یہ ہے کہ جو مسجد میں جاتا ہے وہ اللہ کی عبادت میں مشغول ہونے کے لئے جاتا ہے، وہ اللہ کی رحمت کا زیادہ محتاج ہے کہ وہ اپنی رحمت سے عبادت کی توفیق عطا فرمائے، پھر اس کو قبول فرمائے۔

مظاہرِ حق میں لکھا ہے:

"دروازے رحمت کے کھول بسبب برکت اس مکان شریف کے یا بسبب توفیق دینے نماز کی اس میں، یا بسبب کھولنے حقائقِ نماز کے، اور مُراد فضل سے رزقِ حلال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اس کی طلب کو جاتا ہے۔" (اھ)

اس میں قرآنِ پاک کی اِس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سُورۂ جمعہ میں وارد ہے فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوا کرو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو۔ اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو دُرود و سَلام بھیجتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر (یعنی خود اپنے اُوپر) اور پھر یوں فرماتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی اپنے اُوپر دُرود و سَلام بھیجتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل

ہوتے تو پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور جب باہر تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دُعا سکھلائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوا کریں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجا کریں اور یہ دُعا پڑھا کریں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَافْتَحْ لَنَآ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلا کریں جب بھی یہی دُعا پڑھا کریں اور اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ کی جگہ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جایا کرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلا کرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا مَیں تجھے دو باتیں بتاتا ہوں انہیں بھولنا مت۔ ایک یہ کہ جب مسجد میں جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجے اور یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب باہر نکلے (مسجد سے) تو یہ دُعا پڑھا کر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

اور بھی بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے یہ دُعائیں نقل کی گئی ہیں۔

صاحبِ حصن حصین نے مسجد میں جانے کی اور مسجد سے نکلنے کی متعدد دُعائیں مختلف احادیث سے نقل کی ہیں۔ ابوداؤد شریف کی روایت سے

مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دُعا نقل کی ہے:
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ کے ذریعہ سے جو بڑی عظمت والا ہے اور اُس کی کریم ذات کے ذریعہ سے اور اُس کی قدیم بادشاہت کے ذریعہ سے شیطانِ مردود کے حملہ سے)

حِصن حصین میں تو اِتنا ہی ہے لیکن ابوداؤ میں اس کے بعد حضورِ اقدس ﷺ کا یہ پاک اِرشاد بھی نقل کیا ہے کہ جب آدمی یہ دُعا پڑھتا ہے تو شیطان یوں کہتا ہے کہ مجھ سے تو یہ شخص شام تک کے لئے محفوظ ہوگیا۔ اس کے بعد صاحب حِصن .... مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کہے۔ ایک اور حدیث میں وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ہے۔ اور ایک حدیث میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ ہے، اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ پڑھے اور جب مسجد سے نکلنے لگے جب بھی حضورِ اقدس ﷺ پر سلام پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اور ایک حدیث میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ؂

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

﴿۹﴾ حضورِ اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تمنّا کونسا

فہرست

مسلمان ایسا ہوگا جس کو نہ ہو لیکن عشق و محبّت کی بقدر اس کی تمنّائیں بڑھتی رہتی ہیں اور اکابر و مشائخ نے بہت سے اعمال اور بہت سے دُرودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کئے ہیں کہ ان پر عمل سے سیّد الکونین ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قولِ بدیع میں خود حضورِ اقدس ﷺ کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے "مَنْ صَلّٰى عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ" جو شخص روحِ محمدؐ (ﷺ) پر اَرواح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبرِ مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا، اور جو مجھے خواب میں دیکھیگا وہ قیامت میں دیکھے گا، اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اُس کی سفارش کروں گا، اور جس کی میں سفارش کروں گا وہ میرے حوض سے پانی پیئے گا۔ اور اللہ جلّ شانہٗ اُس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادیں گے۔ علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم بستی نے اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل کی ہے، مگر مجھے اب تک اس کی اصل نہیں ملی۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں جو شخص یہ ارادہ کرے کہ نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھے وہ یہ دُرود پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى"۔

جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا وہ حضورِ اقدس

ﷺ کی خواب میں زیارت کریگا اور اس پر اس کا اضافہ بھی کرنا چاہیئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔

حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہٗ زادالسّعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پُر نور ﷺ کی دولتِ زیارت میسّر ہوئی ہے بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السّعادات میں لکھا ہے کہ شبِ جمعہ میں دو۲ رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ..... اور بعد سلام سَو بار یہ دُرود شریف پڑھے، انشاءاللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔ وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو۲ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس۲۵ بار قل ھو اللہ اور بعد سلام کے یہ دُرود شریف ہزار مرتبہ پڑھے دولتِ زیارت نصیب ہو وہ یہ ہے "صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ"۔ دیگر۔ نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستّر بار اِس دُرود کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَآئِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ، اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ، الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَائِكَ، صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

دیگر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لئے شیخ نے لکھا ہے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ۔

مگر بڑی شرط اِس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔ (انتہی)

ہمارے حضرت شیخ المشائخ قطب الارشاد شاہ ولی اللہ صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخِ تصوّف اور ابدال کے ذریعہ سے حضرت خضر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے متعدد اعمال نقل کئے ہیں۔ اگرچہ محدّثانہ حیثیت سے ان پر کلام ہے لیکن کوئی فقہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل اور حُجّت کی ضرورت ہو مبشرات اور منامات ہیں۔ منجملہ ان کے لکھا ہے کہ ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے درخواست کی کہ مجھے کوئی عمل بتلائیے جو میں رات میں کیا کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ

مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر کسی شخص سے بات نہ کر۔ نفلوں کی دو دو رکعت پر سلام پھیرتا رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سُورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ قُل ھو اللہ پڑھتا رہا کر۔ عشاء کے بعد بھی بغیر بات کئے اپنے گھر چلا جا، اور وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھ، ہر رکعت میں ایک دفعہ سُورۂ فاتحہ اور سات مرتبہ قل ھو اللہ۔ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کر جس میں سات دفعہ استغفار، سات مرتبہ دُرود شریف اور سات دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دُعاء کیلئے ہاتھ اُٹھا اور یہ دُعاء پڑھ:

"يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اللّٰهُ"

پھر اسی حال میں ہاتھ اُٹھائے ہوئے کھڑا ہو اور کھڑے ہو کر پھر یہی دُعا پڑھ، پھر سجدہ میں جا کر یہی دُعا پڑھ، پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف مُنہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک دُرود شریف پڑھتا رہ، جو شخص یقین اور نیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداومت کریگا مرنے سے پہلے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور خواب میں دیکھیگا۔ بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا، اُنہوں نے دیکھا کہ وہ جنّت میں گئے وہاں انبیاءِ کرام علیہم السلام اور سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور ان سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس عمل کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے اختصاراً چھوڑ دیا۔ اور بھی متعدد عمل اس نوع کے حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ

سے نقل کئے ہیں۔

علامہ دمیری نے حیٰوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضوء ایک پرچہ پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ پینتیس ۳۵ مرتبہ لکھے اور اس کو اپنے ساتھ رکھے۔ اللہ جلّ شانہٗ اس کو طاعت پر قوّت عطا فرماتا ہے اور اُس کی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے۔ اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوعِ آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

﴿ تنبیہ ﴾ خواب میں حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے۔ لیکن دو اَمر قابلِ لحاظ ہیں۔ اوّل وہ جس کو حضرت تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ نے نشر الطیب میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں:

"جاننا چاہیئے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اُس کے لئے بجائے اِس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایۂ تسلّی اور فی نفسہٖ ایک نعمتِ عظمٰی دولتِ کبریٰ ہے۔ اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے۔ ولنعم ما قیل ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

(ترجمہ۔ کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے "یہ سعادت قوّتِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی ہے جب تک اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے عطا اور بخشش نہ ہو")

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں۔ البتّہ غالب یہ ہے کہ

کثرتِ درود شریف و کمال اتباعِ سنّت و غلبۂ محبّت پر اس کا ترتّب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کُلّی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم و محزون نہ ہونا چاہیئے کہ بعض کے لئے اسی میں حکمت و رحمت ہے۔ عاشق کو رضاءِ محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب، ہجر ہو تب۔ وللہ درمن قال ؎

اُرِیْدُ وِصَالَہٗ وَیُرِیْدُ ھَجْرِیْ　　فَاَتْرُکُ مَا اُرِیْدُ لِمَا یُرِیْدُ

(اور اللہ ہی کیلئے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ مَیں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے مَیں اپنی خوشی کو اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں) قال العارف الشیرازی ؎

فراق و وصل چہ باشد رضاءِ دوست طلب
کہ حیف باشد ازو غیر او تمنّائے

(ترجمہ: عارف شیرازی فرماتے ہیں "فراق و وصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے۔")

اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جاوے کہ اگر زیارت ہوگئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی۔ کیا خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں بہت سے صورۃً زائر معنًی مہجور اور بعضے صورۃً مہجور جیسے اویس قرنی۔ اویس قرنی معنًی قرب سے مسرور تھے۔ یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے جہنّمی رہے۔ اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مشہور تابعی ہیں، اکابر صوفیہ میں ہیں، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان

ہو چکے تھے، لیکن اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضورِ اقدس ﷺ کی خدمت حاضر نہ ہو سکے لیکن اس کے باوجود حضورِ اقدس ﷺ نے صحابہ سے ان کا ذکر فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے ان سے ملے وہ ان سے اپنے لئے دُعاءِ مغفرت کرائے۔

ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا کہ حضور ﷺ نے ان سے حضرت اویس کے متعلّق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اس کو ضرور پُورا کرے تم ان سے دُعاءِ مغفرت کرانا (اصابہ) ؎

گو تھے اویس دور مگر ہو گئے قریب
بوجہل تھا قریب مگر دُور ہو گیا

دوسرا امر قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اُس نے یقیناً اور قطعاً حضورِ اقدس ﷺ ہی کی زیارت کی۔ روایاتِ صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقّق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالےٰ نے یہ قدرت عطا نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آ کر کسی طرح اپنے آپ کو نبیِ کریم ﷺ ہونا ظاہر کرے۔ مثلاً یہ کہے کہ مَیں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ سمجھ بیٹھے۔ اِس لئے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن اس کے باوجود اگر نبی کریم ﷺ کو اپنی اصلی ہیئت میں نہ دیکھے، یعنی حضورِ اقدس ﷺ کو ایسی ہیئت اور حلیہ میں دیکھے جو شانِ اقدس کے مناسب نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کا قصور ہو گا۔ جیسا کہ کسی شخص کی آنکھ پر سُرخ یا سبز یا سیاہ عینک لگا دی جائے تو جس رنگ کی آنکھ پر عینک ہو گی اُسی رنگ کی سب چیزیں

نظر آئیں گی۔ اسی طرح بھینگے کو ایک کے دو نظر آتے ہیں۔ اگر نئے ٹائم پیس کی لمبائی میں کوئی شخص اپنا چہرہ دیکھے تو اتنا لمبا نظر آئے گا کہ حد نہیں۔ اور اگر اُس کی چوڑائی میں اپنا چہرہ دیکھے تو ایسا چوڑا نظر آئے گا کہ خود دیکھنے والے کو اپنے چہرہ پر ہنسی آجائے گی۔ اسی طرح سے اگر خواب میں حضورِ اقدس ﷺ کا کوئی ارشاد شریعتِ مطہرہ کے خلاف سُنے تو وہ محتاجِ تعبیر ہے۔ شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں۔ چاہے کتنے ہی بڑے شیخ اور مقتدیٰ کا خواب ہو۔ مثلاً کوئی شخص دیکھے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے کسی ناجائز کام کے کرنے کی اجازت یا حکم دیا تو وہ درحقیقت حکم نہیں بلکہ ڈانٹ ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو کسی بُرے کام سے روکے اور وہ مانتا نہ ہو تو اُس کو تنبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ "کر اور کر" یعنی اس کا مزہ چکھاؤں گا۔ اور اسی طرح سے کلام کے مطلب کا سمجھنا جس کو تعبیر کہا جاتا ہے یہ بھی ایک دقیق فن ہے۔

تعطیر الانام فی تعبیر المنام میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے خواب یہ دیکھا کہ اس سے ایک فرشتہ نے یہ کہا کہ تیری بیوی تیرے فلاں دوست کے ذریعہ تجھے زہر پلانا چاہتی ہے۔ ایک صاحب نے اس کی تعبیر یہ دی اور وہ صحیح تھی کہ تیری بیوی اس فلاں سے زنا کرتی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات اس قسم کے فنِ تعبیر کی کتابوں میں لکھے ہیں۔

مظاہر حق میں لکھا ہے کہ امام نووی نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ جس نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا اُس نے آنحضرت ﷺ ہی کو دیکھا، خواہ آپ کی صفتِ معروفہ پر دیکھا ہو یا اس کے علاوہ اور اختلاف اور تفاوت صورتوں کا باعتبارِ کمال ونقصان دیکھنے والے کے ہے۔ جس نے حضرت ﷺ کو اچھی صورت میں دیکھا

بسبب کمالِ دین اپنے کے دیکھا اور جس نے برخلاف اس کے دیکھا بسبب نقصان اپنے دین کے دیکھا۔ اسی طرح ایک نے بڈھا دیکھا، ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا۔ یہ تمام مبنی ہے اُوپر اختلافِ حال دیکھنے والے کے۔ پس دیکھنا آنحضرت ﷺ کا گویا کسوٹی ہے معرفت احوال دیکھنے والے کے اور اس میں ضابطہ مفیدہ ہے سالکوں کے لئے کہ اس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کے علاج اس کا کریں اور اسی قیاس پر بعض اربابِ تمکین نے کہا ہے کہ جو کلام آنحضرت ﷺ سے خواب میں سُنے تو اُس کو سُنّتِ قویمہ پر عرض کرے، اگر موافق ہے تو حق ہے اور اگر مخالف ہے تو بسببِ خللِ سامعہ اُس کی کے ہے۔ پس رؤیائے ذاتِ کریمہ اور اس چیز کا کہ دیکھی یا سُنی جاتی ہے حق ہے اور جو تفاوت اور اختلاف سے ہے تجھ سے ہے۔

حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقرائے مغرب سے آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اُس کو شراب پینے کے لئے فرماتے ہیں، اُس نے واسطے رفع اس اشکال کے علماء سے استفتاء کیا کہ حقیقتِ حال کیا ہے۔ ہر ایک عالم نے محمل اور تاویل اس کی بیان کی۔ ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سُنّت، ان کا نام شیخ محمد عرات تھا۔ جب وہ استفتاء ان کی نظر سے گزرا فرمایا یوں نہیں جس طرح اُس نے سُنا ہے، آنحضرت ﷺ نے اُس کو فرمایا کہ لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ یعنی شراب نہ پیا کر۔ اُس نے لَا تَشْرَبْ کو اِشْرَبْ سُنا۔ حضرت شیخ (عبدالحق) نے اِس مقام کو تفصیل سے لکھا ہے اور میں نے مختصراً (انتہیٰ مختصراً بتغیر)

جیسا کہ حضرت شیخ نے فرمایا کہ لَا تشرب کو اشرب سُن لیا محتمل ہے لیکن جیسا اس ناکارہ نے اُوپر لکھا اگر اشرب الخمر ہی فرمایا ہو، یعنی پی شراب تو یہ دھمکی بھی ہوسکتی ہے، جیسا کہ لہجے کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہوجایا کرتا ہے۔ سہارنپور سے دہلی جانے والی لائن پر آٹھواں اسٹیشن کھاتولی ہے، مجھے خوب یاد ہے کہ بچپن میں جب مَیں ابتدائی صَرف و نحو پڑھتا تھا اور اسٹیشن پر گزر ہوتا تھا تو اس کے مختلف معنٰی بہت دیر تک دل میں گھوما کرتے تھے۔ یہ مضمون مختصر طور پر رسالہ فضائلِ حج اور شمائلِ ترمذی کے ترجمہ خصائل میں بھی گزر چکا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

﴿۱۰﴾ حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں درود و سلام کی ایک چہل حدیث تحریر فرمائی ہے اور اسی سے نشر الطیب میں بھی حوالوں کے حذف کے سَاتھ نقل فرمائی ہے، اس کو اس رسالہ میں ترجمہ کے اضافہ کے سَاتھ نقل کیا جاتا ہے تاکہ وہ برکت حاصل ہو جو حضرت نے تحریر فرمائی ہے۔

زاد السعید میں حضرت نے تحریر فرمایا ہے کہ یوں تو مشائخِ کرام سے صَدہا صیغے اس کے منقول ہیں، دلائل الخیرات اس کا ایک نمونہ ہے۔ مگر اس مقام پر صرف جو صیغے صلوٰۃ و سَلام کے احادیثِ مرفوعہ حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں ان میں سے چالیس[۴۰] صیغے مرقوم ہوتے ہیں، جس میں پچیس[۲۵] صلوٰۃ اور پندرہ[۱۵] سلام کے ہیں گویا یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہے۔ جس کے باب میں بشارت آئی ہے کہ جو شخص امرِ دین کے متعلق چالیس[۴۰] حدیثیں میری

اُمّت کو پہنچا وے اس کو اللہ تعالیٰ زمرۂ علماء میں محشور فرمائیں گے اور مَیں اُس کا شفیع ہوں گا۔ درود شریف کا اَمرِ دین سے ہونا بوجہ اس کا مامور بہ ہونے کے ظاہر ہے تو ان احادیث شریفہ کے جمع کرنے سے مضاعف ثواب (اَجر درود و اَجرِ تبلیغِ چہل حدیث) کی توقع ہے۔ ان احادیث سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبرّکاً لکھے جاتے ہیں جو اپنے عمومِ لفظی سے صلوۃ نبویہ کو بھی شامِل ہیں۔ اگر کوئی شخص ان سب صیغوں کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو تمام فضائل و برکات جو جدا جدا ہر صیغے کے متعلّق ہیں بتمامہا اُس شخص کو حاصِل ہو جائیں۔

﴿صیغہ قرآنی﴾

﴿١﴾ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط

(ترجمہ) : سلام نازل ہو اللہ کے برگزیدہ بندوں پر۔

﴿٢﴾ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝

سلام ہو رسُولوں پر۔

چہل حدیث مشتمل بر صلوٰۃ وسلام (باضافہ ترجمہ)

﴿صیغ صلوٰۃ﴾

﴿حدیث اوّل﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ.

اے اللہ سیّدنا محمدﷺ اور آلِ محمدﷺ پر درود نازل فرما، اور آپ کو ایسے ٹھکانے پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔

﴿٢﴾ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّيْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا.

اے اللہ (قیامت تک) قائم رہنے والی اِس پکار اور نافع نماز کے مالک دُرود نازل فرما سیّدنا محمدﷺ پر اور مجھ سے اِس طرح راضی ہو جا کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو۔

﴿٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اے اللہ درود نازل فرما سیّدنا محمدﷺ پر جو

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اور درود نازل فرما سارے مؤمنین اور مؤمنات اور مسلمین و مسلمات پر۔

(٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر۔ اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پہ جیسا کہ تونے درود و برکت و رحمت سیدنا ابراہیمؑ و آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تونے درود نازل فرمایا آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تونے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر جیسا کہ تونے درود نازل فرمایا

عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ	آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر، بیشک تو ستودہ صفات
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰی	بزرگ ہے، اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا	آلِ سیدنا محمد ﷺ پر جیسا کہ تونے برکت نازل
بَارَكْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ	فرمائی سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر، بے شک
اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔	تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
﴿۷﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ	آلِ سیدنا محمد (ﷺ) پر جس طرح تونے درود
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ	نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ پر بے شک تو
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ	ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ	نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ	جس طرح تونے سیدنا ابراہیمؑ پر برکت نازل
اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔	فرمائی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
﴿۸﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ	سیدنا محمد ﷺ پر، جیسا کہ تونے درود نازل
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ	فرمایا سیدنا ابراہیمؑ اور آلِ سیدنا ابراہیمؑ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ	پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی	اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا

ع والفرق بین الخامس والسادس بلفظ اللّٰھم قبل بارك كما یظھر من السعایة ومنھا اخذ ھما فی زاد السعید۔

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.	محمد ﷺ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیمؑ پر۔ بیشک تو حمید وصفات والا بزرگ ہے۔
﴿۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.	اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
﴿۱۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.	اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر جیسا کہ تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
﴿۱۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ	اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا، اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

جس طرح تونے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی سارے جہانوں میں بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

﴿۱۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آپکی ازواجِ مطہراتؓ اور ذریاتؓ پر جس طرح تونے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا۔ اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آپکی ازواجِ مطہراتؓ اور ذریات پر جس طرح تونے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔ بیشک تو حمیدہ صفات والا بزرگ ہے۔

﴿۱۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آپ کی ازواجِ مطہراتؓ اور آپکی ذریات پر جیسا تونے درود نازل فرمایا آلِ ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آپ کی ازواجِ مطہراتؓ اور آپ کی ذریاتؓ پر جیسا کہ تونے آلِ ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

﴿۱۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِىِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ

اے اللہ درود نازل فرما نبی اکرم سیدنا محمد ﷺ اور آپ کی ازواجِ مطہراتؓ پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی ذریات اور آپ کے

بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی	اہلِ بیت پر جیسا تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر درود نازل
اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ	فرمایا۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
﴿۱۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدﷺ اور آلِ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ	سیدنا محمدﷺ پر جس طرح تونے درود نازل
عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ	فرمایا سیدنا ابراہیمؑ اور آلِ سیدنا ابراہیمؑ
اِبْرَاهِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ	پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدﷺ اور
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ	آلِ سیدنا محمدﷺ پر جس طرح تونے برکت
عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ، وَتَرَحَّمْ عَلٰی	نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور رحمت
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا	بھیج سیدنا محمدﷺ پر اور آلِ سیدنا محمدﷺ پر جس
تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی	طرح تونے رحمت بھیجی سیدنا ابراہیمؑ اور
اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ.	سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر۔
﴿۱۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	اے اللہ سیدنا محمدﷺ اور آلِ سیدنا محمدﷺ پر
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ	درود نازل فرما جس طرح تونے حضرت ابراہیمؑ
عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ	اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا
اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ	بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی	اے اللہ سیدنا محمدﷺ اور سیدنا محمدﷺ کی اولاد پر برکت
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی	نازل فرما جس طرح تونے سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا
اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ	ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔
اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰهُمَّ	بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ

تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ	رحمت بھیج سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی
مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى	اولاد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم ؑ
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ	اور سیدنا ابراہیم ؑ کی اولاد پر رحمت بھیجی،
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ	بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ
تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى	سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ	محبّت آمیز شفقت فرما جس طرح تو نے
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ	حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت ابراہیم ؑ کی اولاد
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ	پر محبت آمیز شفقت فرمائی۔ بیشک تو ستودہ
سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ	صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سلام بھیج سیدنا محمد ﷺ
مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى	اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ	ابراہیم ؑ اور حضرت ابراہیم ؑ کی اولاد پر سلام
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.	بھیجا۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
﴿١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ	اے اللہ درود نازل فرما سیّدنا محمد ﷺ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ	اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر اور برکت و سلام
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ	بھیج سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر
وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ	اور رحمت فرما سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی
كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ	اولاد پر جیسا تو نے درود و برکت اور رحمت
وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ	نازل فرمائی سیدنا ابراہیم ؑ اور آلِ سیدنا
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ	ابراہیم ؑ پر سارے جہانوں میں، بیشک

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.	تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
﴿۱۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ	اے اللہ سیّدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ	پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ	اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ	بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى	سیّدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر برکت
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى	نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ	سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.	بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

یہ نماز والا مشہور دُرود ہے فصلِ ثانی کی حدیث ۱ پر اس پر مفصل کلام گزر چکا ہے۔ زاد السّعید میں لکھا ہے کہ یہ سب صیغوں سے بڑھ کر صحیح ہے۔ ایک ضروری بات قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ زاد السّعید کے حوالوں میں کاتب کی غلطی سے تقدّم تأخّر ہو گیا اس کا لحاظ رہے۔

﴿۱۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ	اے اللہ اپنے بندے اور رسول سیّدنا محمد ﷺ پر
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ	درود نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى	کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور سیّدنا محمد ﷺ اور
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا	آلِ سیّدنا محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جس طرح
بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔ ع	تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔

ع زید فی نشر الطیب بعدہٗ انک حمید مجید ولیس ھو فی زاد السعید وھو الصحیح لانہ اخذہ من الحصن ولیست فیہ ھذہ الزیادۃ ۱۲

﴿۲۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔	اے اللہ درود نازل فرما نبیِ اُمّی سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما نبیِ اُمّی سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
﴿۲۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلَهٗ جَزَآءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَآءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ	اے اللہ اپنے (برگزیدہ) بندے اور اپنے رسُول نبی اُمّی سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر درود نازل فرما۔ اے اللہ سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر ایسا درود نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور حضور ﷺ کے لئے پُورا بدلہ ہو اور آپ کے حق کی ادائیگی ہو اور آپ کو وسیلہ اور فضیلت اور مقامِ محمود جس کا تو نے وعدہ کیا ہے عطا فرما (ان تینوں کا بیان فصلِ ثانی کی حدیث ۷ پر گزر گیا) اور حضور کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرما جو آپ کی شانِ عالی کے لائق ہو اور آپ کو اُن سب سے افضل بدلہ عطا فرما جو تو نے کسی نبی کو اُسکی قوم کی طرف سے اور کسی رسُول کو اُس کی اُمت کی طرف سے عطا فرمایا اور

وَالصّٰلِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔	حضور ﷺ کے تمام برادران انبیاء و صالحین پر، اے ارحم الراحمین درود نازل فرما۔
﴿۲۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔	اے اللہ درود نازل فرما نبیِ اُمّی سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر جیسا تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر اور برکت نازل فرما نبی اُمّی سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
﴿۲۳﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ	اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تو نے حضرت ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ	اے اللہ ہمارے اُوپر ان کے ساتھ درود نازل فرما
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ	اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ	اے اللہ ہمارے اُوپر ان کے ساتھ برکت نازل فرما۔
صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ	اللہ تعالیٰ کے بکثرت درود اور مؤمنین کے بکثرت

عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

درود نبی اُمّی سیدنا محمد ﷺ پر نازل ہوں۔

﴿۲۴﴾ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اے اللہ اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر نازل فرما جیسا تونے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر فرمایا۔ بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اور برکت فرما سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

﴿۲۵﴾ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.

اور اللہ تعالٰی درود نازل فرمائیں نبی اُمّی پر۔

صِيَغُ السَّلَام

﴿۲۶﴾ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

ساری عبادات قولیہ اور عبادات بدنیہ اور عبادات مالیہ اللہ تعالٰی کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں اس بات کی شہادت

الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

﴿۲۷﴾ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

ساری عباداتِ قولیہ، عباداتِ مالیہ، عباداتِ بدنیہ اللہ کیلئے ہیں۔ اے نبی ﷺ آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُسکے رسول ہیں۔

﴿۲۸﴾ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

تمام عباداتِ قولیہ، مالیہ، بدنیہ اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی ﷺ آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں نازل ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

﴿۲۹﴾ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ

ساری بابرکت عباداتِ قولیہ، عباداتِ بدنیہ

الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

عباداتِ مالیہ اللہ کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

﴿۳۰﴾ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی توفیق سے شروع کرتا ہوں ساری عباداتِ قولیہ عباداتِ بدنیہ، عباداتِ مالیہ اللہ کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو۔ مَیں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مَیں جنّت کی درخواست کرتا ہوں اور جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

﴿۳۱﴾ اَلتَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ

پاکیزہ عباداتِ قولیہ، عباداتِ مالیہ، عباداتِ بدنیہ اللہ کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی

السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .

اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں ہم
پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام
ہو، مَیں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ
تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت
دیتا ہوں کہ بیشک سیّدنا محمد ﷺ اللہ کے
بندے اور اُس کے رسول ہیں ۔

﴿۳۲﴾ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ
الْاَسْمَآءِ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ
الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا
وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ
اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ، اَللّٰهُمَّ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی ہی توفیق
سے جو سارے ناموں میں سب سے بہتر نام ہے۔ ساری
عباداتِ قولیہ، عباداتِ مالیہ، عباداتِ بدنیہ
اللہ کیلئے ہیں مَیں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اُس کا
کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک
سیّدنا محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُسکے رسُول ہیں آپکو
حق کیساتھ (فرمانبرداروں کیلئے) خوشخبری دینے والا
(نافرمانوں کیلئے) ڈرانیوالا بنا کر بھیجا۔ اور
اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنیوالی
ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ سلام ہو آپ پر
اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں
سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، اے

اغْفِرْلِیْ وَاهْدِنِیْ.

اللہ میری مغفرت فرما اور مجھکو ہدایت دے۔

﴿۳۳﴾ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

ساری عباداتِ قولیہ، عباداتِ مالیہ اور عباداتِ بدنیہ اور مُلک اللہ کے لئے ہے سَلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں۔

﴿۳۴﴾ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ شَهِدْتُّ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ساری عباداتِ قولیہ اللہ کیلئے ہیں۔ ساری عباداتِ بدنیہ اللہ کیلئے ہیں۔ ساری پاکیزہ عبادات اللہ کیلئے ہیں سَلام ہو نبی پر اور اللہ کی رحمت اور اُنکی برکتیں ہوں۔ سَلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ مَیں نے اِس بات کی گواہی دی کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مَیں نے گواہی دی کہ بلاشک سیّدنا محمد ﷺ اللہ کے رسُول ہیں۔

﴿۳۵﴾ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ

ساری عباداتِ قولیہ، عباداتِ مالیہ، عباداتِ بدنیہ (اور) ساری پاکیزگیاں اللہ کیلئے ہیں مَیں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک سیّدنا محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسُول ہیں۔ سَلام

وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ	ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ	برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے
الصّٰلِحِیْنَ۔	نیک بندوں پر۔
﴿۳۶﴾ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ	ساری عباداتِ قولیہ، مالیہ اور عباداتِ
الصَّلَوَاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ	بدنیہ اور ساری پاکیزگیاں اللہ کیلئے ہیں
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	مَیں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰہِ	معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ
وَرَسُوْلُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ	اللہ کے بندے اور اُس کے رسُول ہیں۔ سلام
اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ	ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اُسکی
وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا	برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔	کے نیک بندوں پر۔
﴿۳۷﴾ اَلتَّحِیَّاتُ الصَّلَوَاتُ	تمام عباداتِ قولیہ، بدنیہ اللہ کے لئے ہیں۔
لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ	سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ	اور اُس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور
عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔	اللہ کے نیک بندوں پر۔
﴿۳۸﴾ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ	تمام عباداتِ قولیہ، بدنیہ، مالیہ اللہ کے
الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ	لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ	کی رحمت ہو۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا	نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں

وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ	کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ	نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیّدنا
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ	محمد ﷺ بے شبہ اللہ کے بندے اور
وَرَسُوْلُہٗ۔	اُس کے رسُول ہیں۔
﴿۳۹﴾ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ	ساری بابرکت عبادات ِقولیہ، عباداتِ
الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ	بدنیہ، عباداتِ مالیہ اللہ کیلئے ہیں سلام
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ	ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ	اُس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ
عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ	کے نیک بندوں پر، مَیں شہادت دیتا
الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ	ہوں کہ بے شبہ اللہ کے سوا کوئی معبود
لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ	نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بے شک
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔	سیدنا محمد ﷺ اللہ کے رسُول ہیں۔
﴿۴۰﴾ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ	اللہ کے نام سے شُروع کرتا ہوں
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔	اور سلام ہو اللہ کے رسُول پر۔
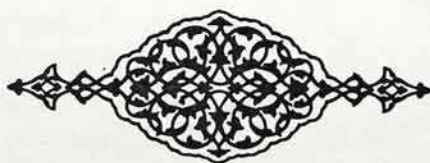
تکملہ

علّامہ سخاوی نے قولِ بدیع میں مستقل ایک باب اِن درودوں کے بارے میں تحریر فرمایا ہے جو اَوقاتِ مخصوصہ میں پڑھے جاتے ہیں اور اس میں یہ مواقع گِنوائے ہیں :

وضوء اور تیمّم سے فراغت پر اور غسلِ جنابت اور غسلِ حیض سے فراغت پر، نیز نماز کے اندر اور نماز سے فراغ پر اور نماز قائم ہونے کے وقت۔ اور اس کا مؤکّد ہونا صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کے بعد اور التحیّات کے بعد اور قنوت میں، اور تہجّد کے لئے کھڑے ہونے کے وقت اور اس کے بعد۔ اور مساجد پر گزرنے کے وقت۔ اور مسَاجد کو دیکھ کر۔ اور مسَاجد میں داخل ہونے کے وقت اور مسَاجد سے باہر آنے کے وقت۔ اور اذان کے جواب کے بعد۔ اور جمعہ کے دن میں اور جمعہ کی رات میں۔ اور شنبہ کو، اتوار کو، پیر کو منگل کو، اور خطبہ میں جمعہ کے۔ اور دونوں عیدوں کے خطبہ میں اور استسقاء کی نماز کے اور کسوف کے اور خسوف کے خطبوں میں۔ اور عیدین اور جنازہ کی تکبیرات کے درمیان میں۔ اور میّت کے قبر میں داخل کرنے کے وقت۔ اور شعبان کے مہینہ میں۔ اور کعبہ شریف پر نظر پڑنے کے وقت اور حج میں صفا مروہ پر چڑھنے کے وقت۔ اور لبیک سے فراغت

پر۔ اور حجرِ اسود کے بوسہ کے وقت اور ملتزم سے چمٹنے کے وقت اور عرفہ کی شام کو۔ اور منیٰ کی مسجد میں۔ اور مدینہ منوّرہ پر نگاہ پڑنے کے وقت۔ اور حضورِ اقدس ﷺ کی قبرِ اطہر کی زیارت کے وقت اور رخصت کے وقت اور حضورِ اقدس ﷺ کے آثارِ شریفہ اور گزرگاہوں اور قیامگاہوں، جیسے بدر وغیرہ پر گزرنے کے وقت۔ اور جانور کو ذبح کرنے کے وقت۔ اور تجارت کے وقت۔ اور وصیّت کے لکھنے کے وقت۔ نکاح کے خطبہ میں۔ دن کے اوّل آخر میں۔ سونے کے وقت اور سفر کے وقت اور سواری پر سوار ہونے کے وقت۔ اور جس کو نیند کم آتی ہو اُس کے لئے۔ اور بازار جانے کے وقت۔ دعوت میں جانے کے وقت۔ اور گھر میں داخل ہونے کے وقت۔ اور رسالے شروع کرنے کے وقت اور بسم اللہ کے بعد۔ اور غم کے وقت، بے چینی کے وقت سختیوں کے وقت۔ اور فقر کی حالت میں۔ اور ڈوبنے کے موقع پر۔ اور طاعون کے زمانہ میں۔ اور دُعا کے اوّل اور آخر اور درمیان میں کان بجنے کے وقت۔ پاؤں سونے کے وقت۔ چھینک آنے کے وقت۔ اور کسی چیز کو رکھ کر بھُول جانے کے وقت۔ اور کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت۔ اور مولی کھانے کے وقت۔ اور گدھے کے بولنے کے وقت۔ اور گُناہ سے توبہ کے وقت۔ اور جب ضرورتیں پیش آویں۔ اور ہر حال میں۔ اور اُس شخص کے لئے جس کو کچھ

تہمت لگائی گئی ہو اور وہ اس سے بَری ہو۔ اور دوستوں سے ملاقات کے وقت۔ اور مجمع کے اجتماع کے وقت۔ اور ان کے علیحدہ ہونے کے وقت۔ اور قرآنِ پاک کے ختم کے وقت۔ اور قرآنِ پاک کے حفظ کرنے کی دُعا میں۔ اور مجلس سے اُٹھنے کے وقت۔ اور ہر اُس جگہ میں جہاں اللہ کے ذکر کیلئے اجتماع کیا جاتا ہو۔ اور ہر کلام کے افتتاح میں۔ اور جب حضورِ اقدس ﷺ کا ذکرِ مبارک ہو۔ علم کی اشاعت کے وقت۔ حدیثِ پاک کی قراءت کے وقت۔ فتوٰی اور وعظ کے وقت۔ اور جب حضورِ اقدس ﷺ کا نامِ مبارک لکھا جائے۔

علّامہ سخاوی نے اوقاتِ مخصُوصہ کے باب میں یہ مواقع ذکر کئے ہیں اور پھر ان کی تائید میں روایات اور آثار ذکر کئے ہیں۔ اختصاراً صرف مواقع کے ذکر پر اکتفاء کیا گیا۔ البتہ ان میں سے بعض کی روایات اس فصل میں ذکر کی جا چکی ہیں۔ البتہ ایک بات قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ علّامہ سخاوی شافعی المذہب ہیں اور یہ سب مواقع شافعیہ کے یہاں مستحب ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک بعض مواقع میں مستحب نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

علّامہ شامی لکھتے ہیں کہ درود شریف نماز کے قعدۂ اخیرہ میں مطلقاً اور سنتوں کے علاوہ بقیہ نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی اور نمازِ جنازہ میں بھی سنّت ہے۔ اور جن اَوقات میں بھی پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے، بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو۔ اور علماء نے تصریح کی ہے اس کے استحباب کی جمعہ کے

دن میں اور اُس کی رات میں۔ اور شنبہ کو اور اتوار کو، جمعرات کو۔ اور صبح شام اور مسجد کے داخل ہونے میں اور نکلنے میں۔ اور حضورِ اقدس ﷺ کی قبرِ اطہر کی زیارت کے وقت اور صفا مروہ پر۔ جمعہ وغیرہ کے خطبہ میں۔ اذان کے جواب کے بعد اور تکبیر کے وقت۔ اور دُعاء مانگنے کے شروع میں، بیچ میں اور اخیر میں۔ اور دُعاءِ قنوت کے بعد۔ اور لبیک سے فراغت کے بعد۔ اور اجتماع اور افتراق کے وقت۔ وضوء کے وقت۔ کان کے بجنے کے وقت۔ اور کسی چیز کے بھُول جانے کے وقت۔ وعظ کے وقت۔ علوم کی اشاعت کے وقت۔ حدیث کی قراءت کے ابتداء میں اور انتہاء میں۔ استفتاء اور فتوٰی کی کتابت کے وقت۔ اور ہر مصنّف اور پڑھنے پڑھانے والے کیلئے۔ اور خطیب کیلئے اور منگنی کرنے والے کیلئے۔ اپنا نکاح کرنے والے کیلئے۔ دُوسرے کا نکاح کرانے والے کیلئے۔ اور رسالوں میں اور اہم امور کے شروع کے وقت۔ اور حضورِ اقدس ﷺ کا پاک نام لینے یا سُننے یا لکھنے کے وقت۔ اور سات اَوقات میں دُرود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ صحبت کے وقت۔ پیشاب یا پاخانہ کے وقت بیچنے کی چیز کی تشہیر کے لئے۔ ٹھوکر کھانے کے وقت۔ تعجّب کے وقت۔ جانور کے ذبح کرنیکے وقت، چھینک کے وقت۔ اِسی طرح قرآنِ پاک کی قراءت کے درمیان میں اگر حضورِ اقدس ﷺ کا پاک نام آئے تو درمیان میں درود شریف نہ پڑھے۔ اھ

چوتھی فصل کے آدابِ متفرقہ کے نمبر ۵ پر بھی اس کے متعلق بعض مسائل آرہے ہیں۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

﴿تیسری فصل﴾

ان احادیث کے بیان میں جن میں نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھنے کی وعیدیں وارد ہوئی ہیں

﴿١﴾ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهٗ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بُعْدًا مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ قُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ

حضرت کعبؓ بن عجرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہوجاؤ، ہم لوگ حاضر ہوگئے۔ جب حضورؐ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدمِ مبارک رکھا تو فرمایا آمین جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپؐ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سُنی جو پہلے کبھی نہیں سُنی۔ آپؐ نے اِرشاد فرمایا کہ اُس وقت جبرئیلؑ علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر مَیں نے قدم رکھا تو) اُنھوں نے کہا ہلاک ہوجیو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی مَیں

بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ	نے کہا آمین. پھر جب مَیں دوسرے درجہ پر چڑھا
يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ	تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جیو وہ شخص جس کے سامنے آپکا
فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ	ذکرِ مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے مَیں نے کہا
بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ	آمین. جب مَیں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے
الْكِبَرُ عِنْدَهٗ اَوْ اَحَدَهُمَا	کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اُسکے والدین
فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ	یا اُن میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ
قُلْتُ اٰمِيْنَ.	اُس کو جنّت میں داخل نہ کرائیں مَیں نے کہا آمین.

﴿رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد والبخاری فی برالوالدین وابن حبان فی صحیحہ وغیرہم وذکرہم السخاوی﴾

﴿ف﴾ یہ روایت فضائلِ رمضان میں گزر چکی ہے۔ اس میں یہ لکھا تھا کہ اس حدیث میں حضرت جبریل علیہ السلام نے تین بد دُعائیں دی ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں پر آمین فرمائی۔ اوّل حضرت جبرئیل علیہ السّلام جیسے مقرب فرشتہ کی بد دعا ہی کیا کم تھی اور پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین نے تو جتنی سخت بد دعا بنادی وہ ظاہر ہے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے ہم لوگوں کو ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرماویں اور ان بُرائیوں سے محفوظ رکھیں، ورنہ ہلاکت میں کیا تردد ہے۔ درمنثور کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حضرت جبریل علیہ السّلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آمین کہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین فرمایا، جس سے اور بھی زیادہ اہتمام معلوم ہوتا ہے۔

علّامہ سخاوی نے اس مضمون کی متعدد روایتیں ذکر کی ہیں۔ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم

ﷺ ایک مرتبہ منبر پر چڑھے ، جب پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین ۔ پھر دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین ۔ پھر تیسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین ۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے تھے ، انہوں نے کہا اے محمّد (ﷺ) جو شخص رمضان کو پاوے اور اس کی مغفرت نہ کی جائے اللہ اُس کو ہلاک کرے ، میں نے کہا آمین ۔ اور وہ شخص کہ جس نے ماں باپ یا اُن میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو پھر بھی جہنم میں داخل ہو گیا ہو (یعنی ان کی ناراضی کی وجہ سے) اللہ اُس کو ہلاک کرے ۔ مَیں نے کہا آمین ۔ اور جس کے سامنے آپ کا ذکرِ مبارک آوے اور وہ دُرود نہ پڑھے اللہ اُس کو ہلاک کرے ۔ مَیں نے کہا آمین ۔

حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے ۔ وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ منبر کے ایک درجہ پر چڑھے اور فرمایا آمین ۔ پھر دوسرے درجہ پر چڑھ کر فرمایا آمین ۔ پھر تیسرے درجہ پر چڑھ کر فرمایا آمین ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ آپ نے آمین کس بات پر فرمائی تھی ۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے تھے اور انہوں نے کہا (زمین پر) ناک رگڑے وہ شخص جس نے اپنے والدین یا اُن میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو اور انہوں نے اُس کو جنت میں داخل نہ کرایا ہو ، مَیں نے کہا آمین ۔ اور ناک رگڑے وہ شخص (یعنی ذلیل ہو) جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اُس کی مغفرت نہ کی گئی ہو ۔ مَیں نے کہا آمین ۔ اور ناک رگڑے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے ۔ مَیں نے کہا آمین ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ قصّہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں بھی منبر پر تین مرتبہ

آمین آمین کے بعد صحابہؓ کے سوال پر حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں پہلے درجہ پر چڑھا تو میرے پاس جبریلؑ آئے اور اُنہوں نے کہا بدبخت ہو جیو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور وہ مبارک مہینہ ختم ہو گیا اور اُس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین ۔ پھر اُنہوں نے کہا بدبخت ہو جیو وہ شخص جس نے اپنے والدین کو یا اُن میں سے کسی ایک کو پایا ہو اور انہوں نے اُس کو جنّت میں داخل نہ کرایا ہو ۔ مَیں نے کہا آمین ۔ پھر کہا بدبخت ہو جیو وہ شخص جس کے سَامنے آپ کا ذکرِ مبارک ہو اور اُس نے آپ پر درود نہ بھیجا ہو مَیں نے کہا آمین ۔

حضرتِ عمار بن یاسرؓ سے بھی یہ قصّہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں حضرت جبریلؑ کی ہر بد دعا کے بعد یہ اضافہ ہے کہ جبریلؑ نے مجھ سے کہا آمین کہو حضرت ابن مسعودؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے ۔

حضرت ابن عبّاسؓ سے بھی یہ منبر والا قصّہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں اور سخت الفاظ ہیں ۔ حضورﷺ نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے یوں کہا کہ جس شخص کے سَامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے وہ جہنم میں داخل ہو گا ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو ہلاک کرے اور اُس کا ملیامیٹ کر دے ، مَیں نے کہا آمین ۔ اسی طرح والدین اور رمضان کے قصّہ میں بھی نقل کیا ۔ حضرت ابو ذر و حضرت بریدہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی ان مضامین کی روایتیں ذکر کی گئی ہیں ۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں بھی یہ اضافہ ہے کہ ہر مرتبہ میں مجھ سے حضرت جبریلؑ نے کہا کہ کہو آمین ، جس پر

میں نے آمین کہا۔ حضرت جابر بن سمرہؓ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ نیز عبد اللہ بن الحارث سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے، اس میں بد دُعا دو دفعہ ہے اس میں ارشاد ہے کہ جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا ہو اور اُس نے دُرود نہ پڑھا ہو اللہ تعالیٰ اُس کو ہلاک کرے پھر ہلاک کرے۔ حضرت جابرؓ نے ایک دوسری حدیث میں حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بدبخت ہے۔ اور بھی اس قسم کی وعیدیں کثرت سے ذکر کی گئی ہیں۔

علّامہ سخاوی نے ان وعیدوں کو جو نبی کریم ﷺ کے ذکرِ مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی ہیں مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بد دعا ہے اور شقاوت کے حاصل ہونے کی خبر ہے، نیز جنّت کا راستہ بھول جانے کی اور جہنّم میں داخل ہونے کی۔ اور یہ کہ وہ شخص ظالم ہے، اور یہ کہ وہ سب سے زیادہ بخیل ہے۔ اور کسی مجلس میں حضورِ اقدس ﷺ پر دُرود شریف نہ پڑھا جائے اُس کے بارے میں کئی طرح کی وعیدیں ذکر کی ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص حضورِ اقدس ﷺ پر درود نہ پڑھے اُس کا دین (سالم) نہیں۔ اور یہ کہ وہ حضورِ اقدس ﷺ کے چہرۂ انور کی زیارت نہ کر سکے گا۔ اس کے بعد علّامہ سخاوی نے اِن سب مضامین کی روایات ذکر کی ہیں ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا	عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

﴿۲﴾ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضورِ اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ.	صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

﴿رواہ النسائی والبخاری فی تاریخہ والترمذی وغیرھم بسط طرقہ السخاوی﴾

﴿ف﴾ علّامہ سخاوی نے کیا ہی اچھا شعر نقل کیا ہے ؎

مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ اِنْ ذُكِرَ اسْمُهٗ ۔۔۔ فَهُوَ الْبَخِيْلُ وَزِدْهُ وَصْفَ جَبَانٖ

ترجمہ: جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے جس وقت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام ذکر کیا جا رہا ہو، پس وہ پکّا بخیل ہے۔ اور اتنا اضافہ کر اس پر کہ وہ بزدل نامرد بھی ہے۔

حدیثِ بالا کا مضمون بھی بہت سی احادیث میں بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے نقل کیا گیا ہے۔ علّامہ سخاوی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ میرا ذکر اس کے سامنے کیا جائے اور وہ مجھ پر دُرود نہ بھیجے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ بخیل اور پُورا بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ وہ شخص بخیل ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور ایک حدیث میں یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ میں تم کو سب بخیلوں سے زیادہ بخیل بتاؤں، میں تمہیں

لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز بتاؤں، وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا ہو پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک قصّہ نقل کیا گیا ہے جس کے اخیر میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ ہلاکت ہے اُس شخص کے لئے جو مجھے قیامت میں نہ دیکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہے جو آپ کی زیارت نہ کرے۔ حضور ﷺ نے فرمایا بخیل۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، بخیل کون؟ حضور ﷺ نے فرمایا جو میرا نام سُنے اور دُرود نہ بھیجے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ جب میرا ذکر اُس کے پاس کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آدمی کے بخل کیلئے یہ کافی ہے کہ مَیں اُس کے سامنے ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر دُرود نہ بھیجے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں ایک مرتبہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا، تم کو سب سے زیادہ بخیل آدمی بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ضرور۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر دُرود نہ بھیجے وہ شخص سب سے زیادہ بخیل ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

﴿۳﴾ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ ﷺ۔

حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ بات ظلم سے ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

﴿اخرجہ النمیری ورواتہ ثقات قالہ السخاوی﴾

﴿ف﴾ یقیناً اُس شخص کے ظلم میں کیا تردّد ہے جو نبی کریم ﷺ کے اتنے احسانات پر بھی نبیِ کریم ﷺ پر درود نہ پڑھے۔ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کی سوانح عمری "تذکرۃ الرشید" میں لکھا ہے کہ حضرت عموماً متوسّلین کو درود شریف پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے کہ کم سے کم تین سو مرتبہ روزانہ پڑھا جائے، اور اتنا نہ ہو سکے تو ایک تسبیح میں تو کمی نہ ہونی چاہئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا بہت بڑا احسان ہے پھر آپ پر درود بھیجنے میں بھی بخل ہو تو بڑی بے مروتی کی بات ہے۔ درود شریف میں زیادہ تر پسند وہ تھا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ الفاظ صلوٰۃ و سلام جو احادیث میں منقول ہیں۔ باقی دوسروں کے مؤلفہ درودِ تاج لکّھی وغیرہ عموماً آپ کو پسند نہ تھے۔ بلکہ بعض الفاظ کو دوسرے معنیٰ کا موہم ہونے کے سبب خلافِ شرع فرما دیتے تھے۔

علّامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ جفاء سے مراد بِرّ و صِلَہ کا چھوڑنا ہے اور طبیعت کی سختی اور نبی کریم ﷺ سے دُوری پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

﴿۴﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ تَعَالٰى فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ مِنَ اللهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں، جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اُس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ ہو تو یہ مجلس اُن پر قیامت کے دن ایک وبال ہوگی. پھر اللہ کو اختیار ہے کہ اُن کو معاف کردے یا عذاب دے۔

﴿رواہ احمد وابوداؤد وغیرہما بسط السخاوی﴾

﴿ف﴾ ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے، پھر وہ اللہ کے ذکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود سے پہلے مجلس برخاست کردیں تو ان پر قیامت تک حسرت رہے گی۔

ایک اور حدیث میں ان الفاظ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اُس مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود نہ ہو تو وہ مجلس اُن پر وبال ہوتی ہے۔

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں پھر اللہ کے ذکر اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے پہلے اُٹھ کھڑے ہوں تو وہ مجلس قیامت کے دن وبال ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود سے پہلے

مجلس برخاست کریں تو ان کو حسرت ہوگی چاہے وہ جنّت ہی میں (اپنے اعمال کی وجہ سے) داخل ہو جائیں. بوجہ اُس ثواب کے جس کو وہ دیکھیں گے. یعنی اگر وہ اپنے دوسرے اعمال کی وجہ سے جنّت میں داخل ہو بھی جائیں تب بھی ان کو درود شریف کا ثواب دیکھ کر اس کی حسرت ہوگی کہ ہم نے اس مجلس میں درود کیوں نہ پڑھا تھا۔

حضرت جابرؓ سے حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب لوگ کسی مجلس سے بغیر اللہ کے ذکر اور حضور ﷺ پر درود کے اُٹھیں تو ایسا ہی جیسے کسی سڑے ہوئے مردار جانور پر سے اُٹھے ہوں. یعنی ایسی گندگی محسوس ہوگی جیسے کسی سڑے ہوئے جانور کے پاس بیٹھ کر دماغ سڑ جاتا ہے ؎

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

﴿۵﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍؓ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ فَاِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهٗ قَالَ

حضرت فضالہؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضورِ اقدس ﷺ تشریف فرما تھے ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی، پھر اللھم اغفرلی وارحمنی کے ساتھ دُعا کی حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا او نمازی جلدی کر دی جب تو نماز پڑھے تو اول تو اللہ جلّ شانہٗ کی حمد کر جیسا کہ اُس کی شان کے مناسب ہے، پھر مجھ پر درود پڑھ، پھر دعا مانگ. حضرت فضالہؓ کہتے ہیں پھر ایک اور صاحب آئے اُنہوں نے

ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ.	اوّل اللہ جلّ شانہٗ کی حمد کی اور حضورِ اقدس ﷺ پر درود بھیجا حضور ﷺ نے اُن صاحب سے یہ اِرشاد فرمایا اے نمازی اب دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔

﴿رواہ الترمذی وروی ابوداؤد والنسائی نحوہ کذا فی المشکوٰۃ﴾

﴿ف﴾ یہ مضمون بھی بکثرت روایات میں ذکر کیا گیا ہے۔ علّامہ سخاوی کہتے ہیں کہ درود شریف دُعا کے اوّل میں، درمیان میں اور اخیر میں ہونا چاہئے۔ علماء نے اس کے استحباب پر اتفاق نقل کیا ہے کہ دُعا کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی شان کی حمد وثنا، پھر حضورِ اقدس ﷺ پر درود سے ہونی چاہئے اور اسی طرح اسی پر ختم ہونا چاہئیے۔

اقلیشی کہتے ہیں کہ جب تو اللہ سے دُعاء کرے تو پہلے حمد کے ساتھ ابتدا کر، پھر حضور ﷺ پر درود بھیج اور درود شریف کو دُعاء کے اوّل میں، دُعاء کے بیچ میں، دُعا کے اخیر میں کر، اور درود کے وقت میں حضورِ اقدس ﷺ کے اعلیٰ فضائل کو ذکر کیا کر، اس کی وجہ سے تو مستجاب الدعوات بنے گا اور تیرے اور اس کے درمیان سے حجاب اُٹھ جائے گا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ کو سوار کے پیالے کی طرح سے نہ بناؤ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسُولَ اللہ سوار کے پیالے سے کیا مطلب؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مسافر اپنی حاجت سے فراغت پر برتن میں پانی ڈالتا ہے، اس کے بعد اس کو اگر پینے کی یا وضو کی ضرورت ہوتی ہے تو

پیتا ہے یا وضو کرتا ہے ورنہ پھینک دیتا ہے۔ مجھے اپنی دُعا کے اوّل میں بھی یاد کیا کرو، وسط میں بھی، آخر میں بھی۔

علّامہ سخاوی کہتے ہیں کہ مسافر کے پیالے سے مراد یہ ہے کہ مسافر اپنا پیالہ سواری کے پیچھے لٹکایا کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مجھے دُعا میں سب سے اخیر میں نہ رکھو۔ یہی مطلب صاحبِ اتحاف نے شرح احیاء میں بھی لکھا ہے کہ سوار اپنے پیالہ کو پیچھے لٹکا دیتا ہے یعنی مجھے اپنی دُعا میں سب سے اخیر میں نہ ڈال دو۔

حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ سے کوئی چیز مانگنے کا ارادہ کرے تو اُس کو چاہیئے کہ اوّلاً اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے ساتھ ابتدا کرے، ایسی حمد وثنا جو اُس کی شایانِ شان ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے اور اس کے بعد دُعا مانگے۔ پس اقرب یہ ہے کہ وہ کامیاب ہوگا اور مقصد کو پہنچے گا۔

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دُعائیں ساری کی ساری رُکی رہتی ہیں، یہاں تک کہ اس کی ابتدا اللہ کی تعریف اور حضور ﷺ پر دُرود سے نہ ہو۔ اگر ان دونوں کے بعد دُعا کریگا تو اُس کی دُعا قبول کی جائیگی۔

حضرتِ انسؓ سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر دُعا رُکی رہتی ہے، یہاں تک کہ حضورِ اقدس ﷺ پر درود بھیجے۔

حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دُعاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے، تمہارے ربّ کی رضا کا سبب ہے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلّق رہتی ہے اُوپر نہیں چڑھتی، یہاں تک کہ حضورِ اقدس ﷺ پر درود پڑھے۔

ایک دوسری حدیث میں یہ مضمون ان الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے کہ دُعا آسمان پر پہنچنے سے رُکی رہتی ہے اور کوئی دُعا آسمان تک اُس وقت تک نہیں پہنچتی جب تک حضور ﷺ پر دُرود نہ بھیجا جائے جب حضور ﷺ پر دُرود بھیجا جاتا ہے تب وہ آسمان پر پہنچتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا ہے جب تو دُعا مانگا کرے تو اپنی دُعا میں حضور ﷺ پر درود بھی شامل کیا کر، اس لئے کہ حضورِ اقدس ﷺ پر درود تو مقبول ہے ہی، اور اللہ جلّ شانہ، کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کچھ کو قبول کرے اور کچھ کو رد کر دے۔

حضرت علیؓ حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں، کوئی دُعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو، یہاں تک کہ حضورِ اقدس ﷺ پر درود بھیجے۔ پس جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور وہ دُعا محلِ اجابت میں داخل ہو جاتی ہے، ورنہ لوٹا دی جاتی ہے۔

ابنِ عطاء کہتے ہیں کہ دُعا کیلئے کچھ ارکان ہیں اور کچھ پَر ہیں اور کچھ اسباب ہیں، اور کچھ اَوقات ہیں۔ اگر ارکان کے موافق ہوتی ہے تو دُعا قوی ہوتی ہے اور پَروں کے موافق ہوتی ہے تو آسمان پر اُڑ جاتی ہے۔ اَور اگر اپنے اَوقات کے موافق ہوتی ہے تو فائز ہوتی ہے، اور اسباب کے موافق ہوتی ہے تو کامیاب ہوتی ہے۔ دُعا کے ارکان حضورِ قلب، رِقّت، عاجزی خشوع اور اللہ کے ساتھ قلبی تعلّق اور اس کے پَر صدق ہے اور اس کے اَوقات رات کا آخری حصّہ، اور اس کے اسباب نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا۔ اور بھی متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے

کہ دُعا رُکی رہتی ہے جبتک کہ حضورؐ پر درود نہ بھیجے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورؐ باہر تشریف لائے اور یوں ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ شانہ سے یا کسی بندے سے پیش آجائے تو اُس کو چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ جل شانہ پر حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ	نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے جو بڑے حلم
الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ	والا ہے، ہر عیب سے پاک ہے، اللہ جو رب ہے
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ	عرشِ عظیم کا۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْاَلُكَ	جو رب ہے سارے جہانوں کا۔ اے اللہ میں تجھ سے
مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ	سوال کرتا ہوں اُن چیزوں کا جو تیری رحمت کو
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ	واجب کرنیوالی ہوں اور مانگتا ہوں تیری
كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ	مغفرت کی موکدات کو (یعنی ایسے اعمال کو
ذَنْبٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا	جن سے تیری مغفرت ضروری ہو جائے) اور مانگتا
غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ	ہوں حصہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے
وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا	میرے لئے کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑیئے جس کی آپ
قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔	مغفرت نہ کر دیں۔ اور نہ کوئی ایسا فکر و غم جس کو

تو زائل نہ کرے اور نہ کوئی ایسی حاجت جو تیری مرضی کے موافق ہو اور تو اُس کو پورا نہ کر دے اے ارحم الراحمین۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

چوتھی فصل
فوائدِ متفرقہ کے بیان میں

اوّل فصلِ اوّل میں اللہ جلّ شانہ کا حکم درود کے بارے میں گزر چکا اور حکم کا تقاضا وجوب ہے اس لئے جمہور علماء کے نزدیک درود شریف کا کم سے کم عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے۔ بعض علماء نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے، لیکن تیسری فصل میں جو وعیدیں اس مضمون کی گزری ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ کے پاک نام آنے پر درود نہ پڑھنے والا بخیل ہے، ظالم ہے، بدبخت ہے۔ اس پر حضور ﷺ کی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف سے ہلاکت کی بددعائیں ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ ان کی بناء پر بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ جب بھی نبی کریم ﷺ کا نامِ نامی آئے اُس وقت ہر مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے۔

حافظ ابنِ حجر نے فتح الباری میں اس میں دس مذہب نقل کئے ہیں۔ اور اوجز المسالک میں زیادہ بحث تفصیلی اس پر کی گئی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ بعض علماء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ ہر مسلمان پر عمر بھر میں کم سے کم ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے اور اس کے بعد میں اختلاف ہے۔ خود حنفیہ کے ہاں بھی اس میں دو قول ہیں۔ امام طحاوی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ جب بھی نبی کریم ﷺ کا نامِ نامی آئے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ ان روایات کی بناء پر جو تیسری فصل میں گزریں امام کرخی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ فرض کا درجہ ایک ہی مرتبہ ہے اور ہر مرتبہ استحباب کا درجہ ہے۔

﴿دوم﴾ نبی کریم ﷺ کے نامِ نامی کے ساتھ شروع میں سیّدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ درِ مختار میں لکھا ہے کہ سیّدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو وہ عین ادب ہے جیسا کہ رملی شافعی نے کہا ہے۔ اھ

یعنی نبی کریم ﷺ کا سیّد ہونا ایک امرِ واقعی ہے، لہٰذا اس کے بڑھانے میں کوئی اشکال کی بات نہیں، بلکہ ادب یہی ہے۔ لیکن بعض لوگ اس سے منع کرتے ہیں۔ غالباً ان کو ابوداؤد شریف کی ایک حدیث سے اشتباہ ہو رہا ہے۔ ابوداؤد شریف میں ایک صحابی ابومطرف سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ میں ایک وفد کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے حضور ﷺ سے عرض کیا اَنْتَ سَیِّدُنَا آپ ہمارے سردار ہیں۔ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا اَلسَّیِّدُ اللّٰہُ یعنی حقیقی سیّد تو اللہ ہی ہے۔ اور یہ ارشادِ عالی بالکل صحیح ہے۔ یقیناً حقیقی سیادت اور کمالِ سیادت اللہ ہی کے لئے ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضور ﷺ کے نام پر سیّدنا کا بڑھانا ناجائز ہے۔ بالخصوص جبکہ خود حضورِ اقدس ﷺ کا پاک ارشاد جیسا کہ مشکوٰۃ میں بروایۃ شیخین (بخاری و مسلم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الحدیث کہ میں لوگوں کا سردار ہوں گا قیامت کے دن۔ اور دوسری حدیث میں مسلم کی روایت سے نقل کیا ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔ نیز بروایت ترمذی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ

کہ مَیں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سَردار ہوں گا اور کوئی فخر کی بات نہیں حضورﷺ کے اس پاک ارشاد کا مطلب جو ابو داؤد شریف کی روایت میں گزرا وہ کمال سیادت مراد ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک ایک دو دو لقمے در بدر پھراتے ہوں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس نہ وسعت ہو نہ لوگوں سے سوال کرے۔

اسی طرح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم پچھاڑنے والا کس کو سمجھتے ہو (یعنی وہ پہلوان جو دوسرے کو زیر کر دے) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ اُس کو سمجھتے ہیں جس کو کوئی دوسرا پچھاڑ نہ سکے۔ حضورﷺ نے فرمایا، یہ پہلوان نہیں، بلکہ پچھاڑنے والا (یعنی پہلوان) وہ ہے جو غصّہ کے وقت میں اپنے نفس پر قابو پائے۔

اسی حدیثِ پاک میں حضورﷺ کا یہ سَوال بھی نقل کیا گیا کہ تم رقوب (یعنی لاولد) کس کو کہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ جس کے اولاد نہ ہو۔ حضورﷺ نے فرمایا یہ لاولد نہیں، بلکہ لاولد وہ ہے جس نے کسی چھوٹی اولاد کو ذخیرۂ آخرت نہ بنایا ہو (یعنی اس کے کسی معصوم بچّہ کی مَوت نہ ہوئی ہو)۔

اب ظاہر ہے کہ جو مسکین بھیک مانگتا ہو اُس کو مسکین کہنا کون ناجائز کہدیگا۔ اسی طرح جو پہلوان لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہو لیکن اپنے غصّہ پر اُس کو قابو نہ ہو وہ تو بہرحال پہلوان ہی کہلائے گا۔ اسی طرح سے ابو داؤد شریف میں ایک صحابی کا قصّہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضورِ اقدس ﷺ کی پُشتِ مبارک پر مُہرِ نبوّت دیکھکر یہ درخواست کی تھی کہ آپ کی پُشتِ مبارک پر (جو اُبھرا ہوا گوشت ہے)

مجھے دکھلائیے کہ مَیں اس کا علاج کروں کیوں کہ مَیں طبیب ہوں حضورﷺ نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ شانہٗ ہی ہیں جس نے اس کو پیدا کیا (الیٰ آخر القصہ) اب ظاہر ہے کہ اس حدیثِ پاک سے معالجوں کو طبیب کہنا کون حرام کہدیگا۔ بلکہ صاحبِ مجمع نے تو یہ کہا ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے طبیب نہیں ہے۔ اور اسی طرح سے احادیث میں بہت کثرت سے یہ مضمون ملے گا کہ حضورِ اقدس ﷺ نے ایسے مواقع میں کمال کے اعتبار سے نفی فرمائی ہے، حقیقت کی نفی نہیں۔

علّامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ علّامہ مجدالدین (صاحبِ قاموس) نے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتے ہیں۔ اور اس میں بحث ہے۔ وہ یوں کہتے ہیں کہ نماز میں تو ظاہر ہے کہ نہ کہنا چاہئے نماز کے علاوہ میں حضورِ اقدس ﷺ نے اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے آپ کو سیّدنا سے خطاب کیا تھا جیسا کہ حدیثِ مشہور میں ہے (وہی حدیثِ ابوداؤد جو اُوپر گزری) لیکن حضورﷺ کا انکار احتمال رکھتا ہے کہ تواضع ہو یا مُنہ پر تعریف کرنے کو پسند نہ کیا ہو، یا اِس وجہ سے کہ یہ زمانۂ جاہلیت کا دستور تھا، یا اِس وجہ سے کہ انھوں نے مبالغہ بہت کیا۔ چنانچہ انہوں نے کہا تھا کہ آپ ہمارے سردار ہیں، اور آپ ہمارے باپ ہیں، آپ ہم سے فضیلت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں۔ آپ ہم پر بخشش کرنے میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں، اور آپ جفنۃ الغراء ہیں۔ یہ بھی زمانۂ جاہلیت کا ایک مشہور مقولہ ہے کہ وہ اپنے اس سردار کو جو بڑا کھلانے والا ہو، اور بڑے بڑے پیالوں میں لوگوں کو دنبوں کی چکتی اور گھی سے لبریز پیالوں میں کِھلاتا ہو، اور آپ ایسے ہیں، اور آپ ایسے ہیں۔ تو اِن سب باتوں کے مجموعہ پر

حضور ﷺ نے انکار فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ شیطان تم کو مبالغہ میں نہ ڈال دے حالانکہ صحیح حدیث میں حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد ثابت ہے "اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ" کہ مَیں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ نیز حضور ﷺ کا قول ثابت ہے اپنے نواسہ حسنؓ کے لئے "اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ" میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اسی طرح سے حضورِ اقدس ﷺ کا حضرتِ سعدؓ کے بارے میں اُن کی قوم کو یہ کہنا "قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ" کہ کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کے لئے۔ اور امام نسائی کی کتاب "عمل الیوم واللیلۃ" میں حضرت سہل بن حنیف کا حضورِ اقدس ﷺ کو "یا سیّدی" کے ساتھ خطاب کرنا وارد ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے دُرود میں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ" کا لفظ وارد ہے۔ ان سب اُمور میں دلالت واضحہ ہے اور رَوشن دلائل ہیں اس لفظ کے جواز میں اور جو اس کا انکار کرے وہ محتاج ہے اِس بات کا کہ کوئی دلیل قائم کرے علاوہ اس حدیث کے جو اُوپر گزری، اس میں احتمالات مذکورہ ہونے کی وجہ سے اس کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ الیٰ آخر ما ذکر۔ یہ تو ظاہر ہے جیسا کہ اُوپر بھی ذکر کیا گیا کہ کمالِ سیادت اللہ ہی کے لئے ہے لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کا اطلاق غیر اللہ پر ناجائز معلوم ہوتا ہو۔ قرآنِ پاک میں حضرت یحییٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے بارے میں "سَیِّدًا وَّحَصُوْرًا" کا لفظ وارد ہے۔

بخاری شریف میں حضرتِ عمرؓ کا ارشاد منقول ہے وہ فرمایا کرتے تھے "اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا یعنی بِلَالًا"۔ ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار یعنی بلالؓ کو آزاد کیا۔

علّامہ عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انصار کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ یعنی "اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ" کہا۔ تو اس سے استدلال کیا جاتا ہے اس بات پر کہ اگر کوئی شخص سَیِّدی اور مولائی کہے تو اُس کو نہیں روکا جائے گا اِس لئے کہ سیادت کا مرجع اور مآل اپنے ماتحتوں پر بڑائی ہے اور ان کے لئے حُسنِ تدبیر۔ اسی لئے خاوند کو سیّد کہا جاتا ہے۔ جب قرآنِ پاک میں وَ اَلْفَیَا سَیِّدَھَا فرمایا۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے پُوچھا تھا کہ کیا کوئی شخص مدینہ منورہ میں اس کو مکروہ سمجھتا ہے کہ اپنے سردار کو یا سیّدی کہے۔ اُنہوں نے فرمایا کوئی نہیں الخ۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس کے جواز پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مَنْ سَیِّدُکُمْ سے بھی استدلال کیا ہے، جو ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو خود امام بخاری نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلمہ سے پُوچھا مَنْ سَیِّدُکُمْ کہ تمہارا سردار کون ہے۔ انہوں نے عرض کیا جد بن قیس۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بل سَیِّدُکم عمرو بن جموح بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔ نیز اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَیِّدَہٗ مشہور حدیث ہے جو متعدّد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث کی اکثر کتابوں بخاری شریف وغیرہ میں مذکور ہے۔ نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بخاری شریف میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اَطْعِمْ رَبَّکَ وَضِّئْ رَبَّکَ نہ کہے۔ یعنی اپنے آقا کو ربّ کے لفظ سے تعبیر نہ کرے وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ بلکہ یوں کہے کہ میرا سیّد اور میرا مولیٰ۔ یہ تو سیّد اور مولیٰ کہنے کا حکم صاف ہے۔

﴿سوم﴾ اسی طرح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر مولانا کا لفظ

بھی بعض لوگ پسند نہیں کرتے۔ ممانعت کی کوئی دلیل باوجود تلاش کے اس ناکارہ کو اب تک نہیں ملی، البتہ غزوۂ احد کے قصہ میں ابوسفیان کو جواب دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد "اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ" وارد ہے۔ اور قرآنِ پاک میں سورۂ محمد میں "ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ○" وارد ہوا ہے۔ لیکن اس سے غیر اللہ پر لفظِ 'مولیٰ' کے اطلاق کی ممانعت معلوم نہیں ہوتی۔ یہاں بھی کمال ولایت مُراد ہے کہ حقیقی مولیٰ وہی پاک ذات ہے۔ جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ نے اِرشاد فرمایا:

مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ط کہ تمہارے لئے اللہ کے سِوا نہ کوئی ولی ہے نہ کوئی مددگار۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے "وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ○" اور بخاری شریف میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے "مَنْ تَرَكَ كَلًّا اَوْ ضِيَاعًا فَاَنَا وَلِيُّهٗ" یہاں حضورِ اقدس ﷺ نے اپنے آپ کو ولی بتایا ہے۔ ابھی بخاری شریف کی حدیث سے حضورِ اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ولیقل سیّدی ومولای گزر ہی چکا ہے کہ اپنے آقا کو سیّدی ومَولائی کہا کرے۔ حضور ﷺ کا پاک ارشاد مولی القوم من انفسھم مشہور ہے۔ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے "وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ" الآیۃ۔ اور حدیث وفقہ کی کتاب النکاح تو کتاب الاولیاء سے پُر ہے۔ اور مشکوٰۃ شریف میں بروایت شیخین حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے متعلق اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا وارد ہے۔ نیز بروایت مسند احمد وترمذی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے حضورِ اقدس ﷺ

کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے " مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ " یعنی جس کا مَیں مَولیٰ ہوں علی اُس کے مَولیٰ ہیں۔ یہ حَدیث مشہور[ع] ہے متعدد صحابہ کرام سے نقل کی گئی ہے۔ مُلّا علی قاری اِس حدیث کی شرح میں نہایہ سے لکھتے ہیں کہ مَولیٰ کا اطلاق بہت سے معنٰی پر آتا ہے۔ جیسے ربّ اور مالک اور سیّد اور منعم یعنی احسان کرنے والا۔ اور معتق یعنی غلام آزاد کرنے والا اور ناصر (مددگار) اور محب اور تابع اور پڑوسی اور چچازاد بھائی اور حلیف وغیرہ وغیرہ بہت سے معنی گنوائے ہیں، اسلئے ہر ایک کے مناسب معنٰی مراد ہوں گے۔ جہاں اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ وارد ہوا ہے وہاں ربّ کے معنٰی میں ہے۔ اور حضور ﷺ کے نامِ مبارک پر آیا ہے جیسا کہ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وہاں ناصر اور مددگار کے معنٰی میں ہے۔

ملا علی قاری نے اس حدیث کا شانِ ورود یہ لکھا ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ کہدیا تھا کہ تم میرے مَولا نہیں ہو میرے مولا حضورِ اقدس ﷺ ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ مَیں جس کا مَولیٰ ہوں علی اُس کے مولیٰ ہیں۔

علّامہ سخاوی نے قولِ بدیع میں اور علّامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں حضورِ اقدس ﷺ کے اسماءِ مبارکہ میں بھی لفظِ مَولیٰ کا شمار کرایا ہے۔

ع قال صاحب تحفة الاحوذی لحدیث الترمذی اخرجه احمد و النسائی والضیاء وفی الباب عن بریدة اخرجه احمد وعن البراء بن عازب اخرجه احمد و ابن ماجة وعن سعد بن ابی وقاص اخرجه ابن ماجة وعن علی اخرجه احمد اھ وقال القاری بعد ذکر تخریجه والحاصل ان هذا حدیث صحیح۔ لا مریة فیه بل بعض الحفاظ عده متواترًا اِذ فی روایة لاحمد انه سمعه من النبی ﷺ ثلاثون صحابیًا وشهدوا به لعلی لما نوزع فی خلافته اھ۔

علّامہ زرقانی لکھتے ہیں مولیٰ یعنی سیّد، منعم، مددگار، محب اور یہ اللہ تعالیٰ شانہ، کے ناموں میں سے ہے۔ اور عنقریب مصنف یعنی علّامہ قسطلانی کا استدلال اس نام پر آنا اولی بکل مؤمن سے آرہا ہے۔ اس کے بعد علامہؒ زرقانی علّامہ قسطلانی کے کلام کی شرح کرتے ہوئے حضورﷺ کے ناموں کی شرح میں کہتے ہیں کہ ولی اور مولیٰ یہ دونوں اللہ کے ناموں میں سے ہیں، اور ان دونوں کے معنیٰ مددگار کے ہیں۔ اور حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے، جیسا کہ بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے آنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ۔ اور بخاری ہی میں حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ مَیں اس کے ساتھ دنیا و آخرت میں اولیٰ نہ ہوں۔ پس جس نے مال چھوڑا ہو وہ اس کے ورثاء کو دیا جائے اور جس نے قرضہ یا ضائع ہونے والی چیزیں چھوڑی ہوں وہ میرے پاس آئے مَیں اس کا مَولیٰ ہوں۔ نیز حضورﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کا مَیں مَولیٰ ہوں علی اُس کا مَولیٰ ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو حسن بتایا ہے۔ انتہی

علّامہ رازی سُورۂ محمّد کی آیتِ شریفہ وَاَنَّ الْکَافِرِیْنَ لَامَوْلٰی لَھُمْ کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر یہ اشکال کیا جائے کہ آیتِ بالا اور دوسری آیتِ شریفہ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ میں کس طرح جمع کیا جائے تو یہ کہا جائے گا کہ مولیٰ کے کئی معنیٰ آتے ہیں۔ سردار کے، ربّ کے، مددگار کے۔ پس جس جگہ یہ کہا گیا ہے کہ کوئی مَولیٰ نہیں ہے وہاں یہ مراد ہے کہ کوئی مددگار نہیں۔ اور جس جگہ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ کہا گیا ہے وہاں اُن کا ربّ اور مالک مراد ہے۔ انتہی

صاحبِ جلالین نے سُورۂ انعام کی آیت مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ کی تفسیر مالک

کے ساتھ کی ہے۔ اس پر صاحبِ جمل لکھتے ہیں کہ مالک کے ساتھ تفسیر اس واسطے کی گئی ہے کہ آیتِ شریفہ مؤمن اور کافر دونوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے اور دوسری آیت یعنی سُورہ محمدؐ میں اَنَّ الْکَافِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ وارد ہوا ہے۔ ان دونوں میں جمع اِس طرح پر ہے کہ مَولیٰ سے مراد پہلی آیت میں مالک خالق اور معبود ہے، اور دوسری آیت میں مددگار۔ لہٰذا کوئی تعارض نہیں رہا۔ اس کے علاوہ بہت سی وجوہ اس بات پر دال ہیں کہ مولا جب کہ ربّ اور مالک کے معنی میں استعمال ہو تو وہ مخصوص ہے اللہ جلّ شانہ، کے ساتھ لیکن جب سردار اور اس جیسے دوسرے معنیٰ میں مستعمل ہو تو اس کا نہ صرف نبی کریم ﷺ پر بلکہ ہر بڑے پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے نمبر میں حضورؐ کا ارشاد غلاموں کے بارے میں گزر چکا ہے کہ وہ اپنے آقا کو سیّدی و مَولائیؔ کے لفظ سے پُکارا کریں۔

مُلّا علی قاری نے بروایت احمد حضرت رباح سے نقل کیا ہے کہ ایک جماعت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوفہ میں آئی، انہوں نے آکر عرض کیا "السَّلام علیک یا مولانا" حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "مَیں تمہارا مولا کیسے ہوں تم عرب ہو"۔ انہوں نے عرض کیا "ہم نے حضورِ اقدس ﷺ سے سُنا ہے مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ مَیں جس کا مَولا ہوں علی اُس کے مَولا ہیں"۔ جب وہ جماعت جانے لگی تو مَیں اُن کے پیچھے لگا اور مَیں نے پُوچھا یہ کون لوگ ہیں، تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انصار کی جماعت ہے جس میں حضرت ابو ایوبؓ انصاری بھی ہیں۔

حافظ ابن حجر فتح الباری میں اس سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق سیّد کے بنسبت اقرب الٰی عدم الکراہتہ ہے۔ اس لئے کہ سیّد

کا لفظ تو اعلیٰ ہی پر بولا جاتا ہے لیکن لفظ مَولیٰ تو اعلیٰ اور اَسفل دونوں پر بولا جاتا ہے ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

﴿چہارم﴾ آداب میں سے یہ ہے کہ اگر کسی تحریر میں نبی کریم ﷺ کا پاک نام گزرے تو وہاں بھی درود شریف لکھنا چاہیئے ۔ محدّثین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے یہاں اس مسئلہ میں انتہائی تشدّد ہے کہ حدیثِ پاک لکھتے ہوئے کوئی ایسا لفظ نہ لکھا جائے جو استاذ سے نہ سُنا ہو حتّٰی کہ اگر کوئی لفظ استاذ سے غلط سُنا ہو تو اُس کو بھی یہ حضرات نقل میں بعینہٖ اسی طرح لکھنا ضروری سمجھتے ہیں جس طرح استاذ سے سُنا ہے ۔ اس کو صحیح کر کے لکھنے کی اجازت نہیں دیتے ۔ اسی طرح اگر توضیح کے طور پر کسی لفظ کے اضافہ کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اس کو اُستاذ کے کلام سے ممتاز کر کے لکھنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ یہ شبہ نہ ہو کہ یہ لفظ بھی استاذ نے کہا تھا ۔ اس سب کے باوجود جملہ حضرات محدّثین اس کی تصریح فرماتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس ﷺ کا نامِ نامی آئے تو دُرود شریف لکھنا چاہیئے اگرچہ اُستاذ کی کتاب میں نہ ہو ۔ جیسا کہ امام نووی نے شرح مسلم شریف کے مقدمہ میں اس کی تصریح کی ہے ۔ اسی طرح امام نووی تقریب میں اور علّامہ سیوطی اس کی شرح میں لکھتے ہیں :

”ضروری ہے یہ بات کہ حضورِ اقدس ﷺ کے ذکرِ مبارک کے وقت زبان کو اور اُنگلیوں کو دُرود شریف کے ساتھ جمع کرے ، یعنی زبان سے دُرود شریف پڑھے اور اُنگلیوں سے لکھے بھی ، اور اس میں اصل کتاب کا اتباع نہ کرے اگرچہ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ اصل کا اتباع کرے ۔“ انتھی

بہت سی روایاتِ حدیث بھی اِس میں وارد ہوئیں اگرچہ وہ متکلّم فیہ بلکہ بعض کے اُوپر موضوع ہونے کا بھی حکم لگایا گیا ہے، لیکن کئی روایات اس قسم کے مضمون کی وارد ہونے پر اور جملہ علماء کا اس پر اتفاق اور اس پر عمل اس بات کی دلیل ہے کہ ان احادیث کی کچھ اصل ضرور ہے۔

علامہ سخاوی قولِ بدیع میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ تو حضورِ اقدس ﷺ کا نامِ نامی لیتے ہوئے زبان سے دُرود پڑھتا ہے اسی طرح نامِ مبارک لکھتے ہوئے اپنی اُنگلیوں سے بھی درود شریف لکھا کر کہ تیرے لئے اس میں بہت بڑا ثواب ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کی ساتھ علمِ حدیث لکھنے والے کامیاب ہوتے ہیں۔ علماء نے اِس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار نبی کریم ﷺ کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پُورا درود لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح سے 'صلعم' وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے۔ اس کے بعد علامہ سخاوی نے اس سلسلہ میں چند حدیثیں بھی نقل کی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد نقل کیا گیا کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھے فرشتے اُس وقت تک لکھنے والے پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ سے کوئی علمی چیز لکھے اور اس کے ساتھ درود شریف بھی لکھے اُس کا ثواب اُس وقت تک ملتا رہے گا جب تک وہ کتاب پڑھی جائے۔ حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہما سے بھی حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے

کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے اُس وقت تک اُس کو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

علّامہ سخاوی نے متعدد روایات سے یہ مضمون بھی نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن علماء حدیث حاضر ہوں گے اور اُن کے ہاتھوں میں دَواتیں ہوں گی (جن سے وہ حدیث لکھتے تھے) اللہ جلّ شانہٗ حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ ان سے پوچھو یہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم حدیث لکھنے پڑھنے والے ہیں۔ وہاں سے ارشاد ہوگا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ تم میرے نبی پر کثرت سے درود بھیجتے تھے۔

علّامہ نووی تقریب میں اور علّامہ سیوطی اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ درود شریف کی کتابت کا بھی اہتمام کیا جاوے جب بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام گزرے۔ اور اس کے بار بار لکھنے سے اکتاوے نہیں اس واسطے کہ اس میں بہت ہی زیادہ فوائد ہیں، اور جس نے اس میں تساہل کیا بہت بڑی خیر سے محروم رہ گیا۔

علماء کہتے ہیں کہ حدیثِ پاک اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (یہ فصلِ اوّل میں گزری ہے) اس کے مصداق محدّثین ہی ہیں کہ وہ بہت کثرت سے درود شریف پڑھنے والے ہیں۔ اور علماء نے اس سلسلہ میں اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ جو شخص میرے اُوپر کسی کتاب میں درود بھیجے ملائکہ اُس کے لئے اُس وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس جگہ اس کا ذکر کرنا مناسب ہے، اور اس کی طرف التفات نہ کیا جائے کہ ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کر دیا ہے۔ اس لئے کہ اس کے بہت سے طُرق ہیں جو اس کو موضوع ہونے سے خارج کر دیتے ہیں، اور اس کے مقتضی ہیں کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے اس لئے کہ طبرانی نے اس کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیا ہے، اور ابن عدی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور اصبہانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے اور ابونعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے نقل کیا ہے۔ انتہی

صاحبِ اتحاف نے شرح احیاء میں بھی اس کے طُرق پر کلام کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حافظ سخاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث جعفر صادق کے کلام سے موقوفًا نقل کی گئی ہے۔ ابن قیم کہتے ہیں کہ یہ زیادہ اقرب ہے۔ صاحبِ اتحاف کہتے ہیں کہ طلبۂ حدیث کو عجلت اور جلد بازی کی وجہ سے درود شریف کو چھوڑنا نہ چاہیئے ہم نے اس میں بہت مبارک خواب دیکھے ہیں۔ اس کے بعد پھر اُنہوں نے کئی خواب اس کے بارے میں نقل کئے ہیں۔

حضرت سفیان بن عیینہ سے نقل کیا ہے کہ میرا ایک دوست تھا وہ مر گیا تو مَیں نے اُس کو خواب میں دیکھا۔ مَیں نے اُس سے پُوچھا کہ کیا معاملہ گزرا؟ اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی۔ مَیں نے کہا کہ کس عمل پر؟ اس نے کہا کہ مَیں حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آتا تھا تو مَیں اُس پر صلّی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا، اسی پر میری مغفرت ہو گئی۔

ابوالحسن میمونی کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے استاذ ابوعلی کو خواب میں دیکھا

اُن کی اُنگلیوں کے اُوپر کوئی چیز سونے یا زعفران کے رنگ سے لکھی ہوئی تھی مَیں نے اُن سے پُوچھا یہ کیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مَیں حدیثِ پاک کے اُوپر صلّی اللہ علیہ وسلّم لکھا کرتا تھا۔

حسن بن محمّد کہتے ہیں کہ مَیں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا، اُنہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کاش تو یہ دیکھتا کہ ہمارا نبی کریم ﷺ پر کتابوں میں درود لکھنا کیسا ہمارے سامنے روشن اور منوّر ہو رہا ہے (بدیع)

اور بھی متعدد خوابات اِس قسم کے ذکر کئے ہیں فصلِ حکایات میں اس قسم کی چیزیں کثرت سے آئیں گی ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

﴿پنجم﴾ حضرت تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ نے زاد السّعید میں ایک مستقل فصل آدابِ متفرقہ میں لکھی ہے اگرچہ اس کے متفرق مضامین پہلے گزر چکے ہیں، اہمیت کی وجہ سے ان کو یکجا ہی ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ ارشاد فرماتے ہیں:

① جب اسمِ مبارک لکھے صلوٰۃ و سَلام بھی لکھے یعنی صلّی اللہ علیہ وسلّم پُورا لکھے اس میں کوتاہی نہ کرے، صرف 'ص' یا 'صلعم' پر اکتفا نہ کرے۔

② ایک شخص حَدیث شریف لکھتا تھا اور بسبب بخل نامِ مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا، اُس کے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلہ عارض ہوا یعنی اُس کا ہاتھ گل گیا۔

③ شیخ ابن حجر مکّی نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف 'صلّی اللہ علیہ' پر

اکتفا کرتا تھا ’وسلّم‘ نہ لکھتا تھا حضورِ انور ﷺ نے اُس کو خواب میں ارشاد فرمایا تو اپنے کو چالیسؔ نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے، یعنی ’وسلّم‘ میں چار حرف ہیں، ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دسؔ گنا ثواب۔ لہٰذا ’وسلّم‘ میں چالیسؔ نیکیاں ہوئیں۔ مفصل حکایات میں ۲۶ پر بھی اس نوع کا ایک قصّہ آرہا ہے۔

④ درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن و کپڑے پاک وصاف رکھے۔

⑤ آپ کے نامِ مبارک سے پہلے لفظِ سیّدنا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔ انتہی

اس اکلہ والے قصّہ کو اور چالیسؔ نیکیوں والے قصّہ کو علّامہ سخاوی نے بھی قولِ بدیع میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح حضرت تھانوی نوّر اللہ مرقدہ نے درود شریف کے متعلّق ایک مستقل فصل مسائل کے بارے میں تحریر فرمائی ہے اس کا اضافہ بھی اس جگہ مناسب ہے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں:۔

مسئلہ ① عمر بھر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے بوجہ حکمِ صَلُّوا کے جو شعبان سنہ ۲ھ میں نازل ہوا۔

② اگر ایک مجلس میں کئی بار آپ کا نامِ پاک ذکر کیا جائے تو طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنے والے اور سُننے والے پر دُرود پڑھنا واجب ہے مگر مفتیٰ بہ یہ ہے کہ ایک بار پڑھنا واجب ہے پھر

مستحب ہے۔

③ نماز میں بجز تشہّدِ اخیر کے دوسرے ارکان میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

④ جب خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک آوے یا خطیب یہ آیت پڑھے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اپنے دل میں بِلا جنبشِ زبان کے صلّی اللہ علیہ وسلّم کہہ لے۔ (درمختار)

⑤ بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے اور باوضو نورٌ علیٰ نور ہے۔

⑥ بجز حضرات انبیاء، حضراتِ ملائکہ علی جمیعھم السّلام کے کسی اور پر استقلالًا درود شریف نہ پڑھے، البتّہ تبعًا مضائقہ نہیں، مثلًا یوں نہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ بلکہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ (درمختار)

⑦ دُرِّ مختار میں ہے کہ اسبابِ تجارت کھولنے کے وقت یا ایسے ہی کسی موقع پر یعنی جہاں درود شریف پڑھنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی دنیوی غرض کا اس کو ذریعہ بنایا جائے درود شریف پڑھنا ممنوع ہے۔

⑧ درِمختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور بلند آواز کرنا جہل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلّا چلّا کر درود شریف پڑھتے ہیں قابلِ ترک ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

پانچویں فصل

دُرود شریف کے متعلِّق حکایات میں

دُرود شریف کے بارے میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کے حکم اور حضورِ اقدس ﷺ کے پاک ارشادات کے بعد حکایات کی کچھ زیادہ اہمیّت نہیں رہتی لیکن لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہے کہ بزرگوں کے حالات سے ترغیب زیادہ ہوتی ہے، اسی لئے اکابر کا دستور اس ذیل میں کچھ حکایات لکھنے کا بھی چلا آرہا ہے۔ حضرت تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ نے ایک فصل زاد السّعید میں مستقل حکایات میں لکھی ہے جس کو بعینہٖ لکھتا ہوں، اس کے بعد چند دوسری حکایات بھی نقل کی جائیں گی اور اس سلسلہ کی بہت سی حکایات اِس ناکارہ کے رسالہ فضائلِ حج میں بھی گزر چکی ہیں۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں:

فصل پنجم حکایات و اخبارِ متعلّقہ دُرود شریف کے بیان میں

(۱) مواہب لدنیہ میں تفسیر قُشَیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مؤمن کی نیکیاں کم وزن ہوجائیں گی تو رسُولُ اللہ ﷺ ایک پرچہ سرِ انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھدیں گے جس سے نیکیوں کا پلّہ وزنی ہوجائے گا وہ مؤمن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں آپ کون ہیں، آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے۔ آپ فرمائیں گے مَیں تیرا نبی ہوں اور یہ دُرود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا مَیں نے تیری حاجت کے وقت اس کو

ادا کر دیا (حاشیہ حصن) یہ قصہ فصلِ اوّل کی حدیث ۱۱ پر بھی گزرا اور اس جگہ اس کے متعلّق ایک کلام اور بھی گزرا۔

(۲) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کہ جلیل القدر تابعی ہیں اور خلیفۂ راشد ہیں شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضۂ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے (حاشیہ حصن از فتح القدیر)

(۳) روضۃ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنی سے جو امام شافعی رحمہ اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعی کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا۔ وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک درُود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کونسا درود ہے۔ فرمایا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ (حاشیہ حصن)

(۴) مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسٰی ضریر[1] تھے۔ انہوں نے اپنا گزرا ہوا قصّہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اُس میں موجود تھا۔ اُس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ درُود تعلیم فرما کر اِرشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں۔ ہنوز تین سو بار نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی۔ اور "بَعْدَ الْمَمَاتِ" کے بعد" اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے۔ وہ درُود یہ ہے:

[1] نابینا ۱۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ

اور شیخ مجد الدین صاحبِ قاموس نے بھی اِس حکایت کو بسندِ خود ذکر کیا ہے (فض)

⑤ بعض[1] رسائل میں عبید اللہ بن عمر قواریری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مرگیا، مَیں نے اُس کو خواب میں دیکھا اور پُوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کہا مجھے بخش دیا۔ مَیں نے سبب پُوچھا کہا میری عادت تھی جب نامِ پاک رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلّی اللہ علیہ وسلّم بھی بڑھاتا، خدائے تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی دل پر گزرا (گلشن جنّت)

⑥ دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسّی کے نہ ہونے سے پریشان تھے۔ ایک لڑکی نے یہ حال دیکھکر دریافت کیا اور کنوئیں کے اندر تھوک دیا، پانی کنارے تک اُبل آیا۔ مؤلف نے حیران ہوکر وجہ پُوچھی۔ اُس نے کہا یہ برکت ہے درود شریف کی۔ جسکے

ع‌ ف اس درود شریف کا بکثرت پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپاں کرنا تمام امراض وبائیہ ہیضہ وطاعون وغیرہ سے حفاظت کیلئے مفید اور مجرب ہے اور قلب کو عجیب و غریب اطمینان بخشتا ہے اور تَرْفَعُنَا بِھَا کے بعد بعض لوگ لفظ عِنْدَکَ بھی پڑھتے ہیں۔ حضرت مولانا مدظلہ نے ایک والا نامہ میں احقر کو اسی طرح تحریر فرمایا تھا۔ حررہ محمد انعام اللہ غفرلہ اللہ ۱۲

[1] ذکرہ السخاوی مختصراً ص ۱۹۱

بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی ۔

⑦ شیخ زروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک و عنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے ۔

⑧ ایک معتمد دوست نے راقم سے ایک خوشنویسِ لکھنؤ کی حکایت بیان کی ، اُن کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اوّل ایکبار دُرود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اس کے بعد کام شروع کرتے ۔ جب ان کے انتقال کا وقت آیا تو غلبۂ فکرِ آخرت سے خوفزدہ ہوکر کہنے لگے کہ دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے ۔ ایک مجذوب آنکلے اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے ، وہ بیاض سرکار ﷺ میں پیش ہے اور اُس پر صاد بن رہے ہیں ۔

⑨ مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینہ تک خوشبو عطر کی آتی رہی حضرت مولانا محمدؐ قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا ۔ فرمایا یہ برکت درود شریف کی ہے ۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شبِ جمعہ کو بیدار رہ کر درود شریف کا شغل فرماتے ۔

⑩ ابو زرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے ۔ اُس سے سببِ حصول اِس درجہ کا پوچھا ، اُس نے کہا مَیں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں ، جب نامِ مبارک آنحضرت ﷺ کا آتا مَیں دُرود لکھتا تھا ، اِس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا (فض) زاد السّعید میں یہ قصّہ اسی طرح نقل کیا ہے ۔ بندہ کے خیال میں کاتب سے غلطی ہوئی ، صحیح یہ ہے کہ

ابو زرعہ کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا جیسا کہ حکایات میں نمبر ۲۹ پر آرہا ہے۔

⑪ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور حکایت ہے کہ ان کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پُوچھی، اُنہوں نے فرمایا یہ پانچ دُرود شریف جمعہ کی رات کو مَیں پڑھا کرتا تھا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ.

اس دُرود کو دُرودِ خمسہ کہتے ہیں (فض) امام شافعی کے متعلق اور بھی حکایات نقل کی گئی ہیں جو نمبر ۳۰ پر آرہی ہیں۔

⑫ شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا اُس سے حال پُوچھا، اُس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔ سبب پُوچھا گیا تو اُس نے کہا فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے دُرود کو شمار کیا، سو دُرود کا شمار زیادہ نکلا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اتنا بس ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ (فض) یہ قصہ نمبر ۱۹ پر قولِ بدیع سے بھی آرہا ہے۔

⑬ شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک مردِ صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت دُرود بعددِ معیّن پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جنابِ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اُسکا

رُوشن ہوگیا۔ آپ نے فرمایا وہ مُنھ لاؤ جو دُرود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں۔ اُس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسارہ سامنے کر دیا۔ آپ نے اس رخسارہ پر بوسہ دیا۔ بعد اسکے وہ بیدار ہوگیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی (فض) یہ واقعہ ۳۸ پر تفصیل سے آرہا ہے۔

⑭ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مَدارج النبوّۃ میں لکھا ہے کہ جب حضرتِ حوّاء علیہا السّلام پَیدا ہوئیں، حضرت آدم علیہ السلام نے اُن پر ہاتھ بڑھانا چاہا، ملائکہ نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے اور مہر ادا نہ کر دو۔ انہوں نے پُوچھا مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود شریف پڑھنا۔ اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے۔ فقط

یہ واقعات زادالسّعید میں نقل کئے ہیں، ان میں سے بعض کو دوسرے حضرات نے بھی نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی بہت سے واقعات اور بہت سے خواب دُرود شریف کے سلسلہ میں مشائخ نے لکھے ہیں جن میں سے بعض کا ذکر اس رسالہ میں کیا جاتا ہے جو زادالسّعید کے قصّوں پر اضافہ ہے ؎

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

⑮ علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابوسعید خیاط تھا، وہ بہت یکسو رہتے تھے۔ لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے۔ اس کے بعد اُنہوں نے ابنِ رشیق کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے۔ لوگوں کو اس پر بہت تعجّب ہوا۔ لوگوں نے اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ اُنہوں نے

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور کہا کہ حضور ﷺ نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کی مجلس میں جایا کر اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

(۱۶) ابو العبّاس احمد بن منصور کا جب انتقال ہوگیا تو اہلِ شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور اُن پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لَدا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے اُن سے پُوچھا اُنہوں نے کہا اللہ جلّ شانہ، نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا۔ اور مجھے تاج عطا فرمایا۔ اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرتِ دُرود کی وجہ سے۔ (قول بدیع) ھ

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

(۱۷) صوفیا میں سے ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ مَیں نے ایک شخص کو کہ جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بیباک تھا (یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا) مرنے کے بعد خواب میں دیکھا، مَیں نے اُس سے پُوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔ اُس نے کہا اللہ تعالیٰ شانہ، نے میری مغفرت فرمادی۔ مَیں نے پُوچھا کہ یہ کس عمل سے ہوئی اُس نے کہا کہ مَیں ایک محدّث کی خدمت میں حدیث نقل کر رہا تھا، استاذ نے درود شریف پڑھا مَیں نے بھی ان کے ساتھ بہت آواز سے درود پڑھا۔ میری آواز سُن کر سب مجلس والوں نے دُرود پڑھا، حق تعالیٰ شانہ، نے اس وقت

سَاری مجلِس والوں کی مغفرت فرمادی (قول بدیع)

نزہۃ المجالس میں بھی اسی قسم کا ایک اور قصّہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا، بہت گناہگار تھا، مَیں اُس کو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا مگر وہ نہیں کرتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو مَیں نے اُس کو جنّت میں دیکھا مَیں نے اُس سے پُوچھا کہ تو اس مرتبہ پر کیسے پہنچ گیا۔ اُس نے کہا مَیں ایک محدّث کی مجلِس میں تھا، اُنہوں نے یہ کہا کہ جو شخص نبی کریم ﷺ پر زور سے دُرود پڑھے اُس کیلئے جنّت واجب ہے۔ مَیں نے آواز سے درود پڑھا اور اس پر اور لوگوں نے بھی پڑھا اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہو گئی۔

اِس قِصّہ کو رَوض الفائق میں بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ صوفیا میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ میرا ایک پڑوسی تھا بہت گناہگار ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا۔ اُس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی۔ مَیں اُس کو نصیحت کرتا تو سُنتا نہیں تھا، مَیں توبہ کو کہتا تو وہ مانتا نہ تھا جب وہ مر گیا تو مَیں نے اُس کو خواب میں بہت اُونچے مقام پر اور جنّت کے لباسِ فاخرہ میں دیکھا بڑے اعزاز و اکرام میں تھا۔ مَیں نے اس کا سبب پُوچھا تو اُس نے اُوپر والا قصّہ محدّث کا ذکر کیا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

⑱ ابو الحسن بغدادی دارمی کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو عبداللہ بن حامد کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا، اُن سے پُوچھا کہ کیا گزری۔ اُنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور مجھ پر رحم فرمایا۔ اُنہوں نے اُن سے

یہ پُوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے مَیں سیدھا جنّت میں داخل ہوجاؤں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھ، اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قُل ہُوَاللّٰہ۔ اُنہوں نے کہاکہ یہ تو بہت مشکل عمل ہے۔ تو اُنہوں نے کہاکہ پھر تو ہر شب میں ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھا کر۔ دَارمی کہتے ہیں کہ یہ مَیں نے اپنا معمول بنالیا (بدیع) ہے

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمٖ

⑲ ایک صَاحب نے ابوحفص کاغذی کوان کے مَرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ اُن سے پُوچھاکہ کیا معاملہ گزرا اُنہوں نے کہاکہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے مجھ پر رحم فرمایا میری مغفرت فرمادی مجھے جنّت میں داخل کرنے کا حکم دیدیا۔ انہوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ اُنہوں نے بتایاکہ جبؔ میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا اُنہوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو میرا دُرود شریف گُناہوں پر بڑھ گیا تو میرے مولٰی جلّ جَلالہٗ نے ارشاد فرمایاکہ اے فرشتو بس بس آگے حسَاب نہ کرو اور اس کو میری جنّت میں لے جاؤ۔ (بدیع)۔ یہ قصہ نمبر ۱۲ پر ابن حجر مکّی رحمۃ اللہ علیہ سے مختصر گزر چکا ہے

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمٖ

⑳ علّامہ سخاوی بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ بَنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گناہگار تھا۔ جبؔ وہ مرگیا تو لوگوں نے اُس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسٰی علی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دیکر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں مَیں نے اس شخص کی مغفرت کردی۔ حضرت موسٰی علیہ السلام

نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہوگیا۔ اللہ جلّ شانہ، نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ تورات کو کھولا تھا اُس میں محمّد (ﷺ) کا نام دیکھا تھا تو اس نے ان پر دُرود پڑھا تھا تو مَیں نے اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی۔ (بدیع)

اس قسم کے واقعات میں کوئی اشکال کی بات نہیں، نہ تو ان کا یہ مطلب ہے کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھ لینے سے سارے گناہِ کبیرہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں اور نہ اس قسم کے واقعات میں کوئی مبالغہ یا جھُوٹ وغیرہ ہے، یہ مالک کے قبول کر لینے پر ہے، وہ کسی شخص کی معمولی سی عبادت ایک دفعہ کا کلمہ طیّبہ قبول کرلے جیسا کہ فصلِ اوّل کی حدیث نمبر ۱۱ میں حدیث البطاقہ میں گزرچکا ہے تو اس کی برکت سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَادُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ۔ اللہ تعالیٰ کا قرآنِ پاک میں ارشاد ہے ترجمہ:- بیشک اللہ تعالیٰ شانہ، اس کی تو مغفرت نہیں فرماتے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے (یعنی مشرک و کافر کی تو مغفرت ہے نہیں) اس کے علاوہ جس کو چاہیں گے بخش دیں گے۔ اِس لئے ان قصّوں میں اور اس قسم کے دوسرے قصّوں میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ، کو کسی کا ایک دفعہ کا درود پڑھنا پسند آجائے وہ اس کی وجہ سے سارے گناہ معاف کردے بااختیار ہے۔ ایک شخص کے کسی کے ذمّہ ہزاروں روپے قرض ہیں وہ قرضدار کی کسی بات پر جو قرض دینے والے کو پسند آگئی ہو یا بغیر ہی کسی بات کے اپنا سارا قرضہ معاف کر دے تو کِسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اللہ جلّ شانہ، اگر کسی کو محض اپنے لُطف و کرم سے بخش دے تو اس میں کیا اشکال کی بات ہے۔

اِن قصّوں سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے، اِس لئے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیئے۔ نہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہوا اور کِس محبّت کا پڑھا ہوا پسند آجائے۔ ایک دفعہ کا بھی پسند آجائے تو بیڑا پار ہے ؎

بس ہے اپنا ایک ہی نالہ اگر پہنچے وہاں
گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۲۱) ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری بدہیئت صورت دیکھی اُنہوں نے اس سے پُوچھا تو کیا بَلا ہے۔ اُس نے کہا مَیں تیرے بُرے عمل ہوں۔ اُنہوں نے پُوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے۔ اُس نے کہا حضرتِ مصطفٰے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت۔ (بدیع)

ہم میں سے کونسا شخص ایسا ہے جو دن رات بداعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے اس کے بدرقہ کے لئے دُرود شریف بہترین چیز ہے، چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے جتنا بھی پڑھا جاسکے دریغ نہ کیا جائے کہ اکسیرِ اعظم ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۲۲) شیخ المشائخ حضرت شبلی نوّر اللہ مرقدہٗ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مر گیا۔ مَیں نے اُس کو خواب میں دیکھا، مَیں نے اُس سے پُوچھا کیا گزری۔ اُس نے کہا شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گزریں اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی، مَیں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ

یہ مصیبت کہاں سے آرہی۔ کیا میں اسلام پر نہیں مَرا۔ مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فورًا ایک نہایت حسین شخص میرے اور اُن کے درمیان حائل ہوگیا۔ اُس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آرہی تھی۔ اُس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتادیئے۔ مَیں نے فورًا کہدیئے۔ مَیں نے اُن سے پُوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون صاحب ہیں۔ اُنہوں نے کہا مَیں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ دُرود سے پَیدا کیا گیا ہوں، مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ مَیں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔ (بدیع)

نیک اعمال بہترین صورتوں میں اور بُرے اعمال قبیح صُورتوں میں آخرت میں ممثل ہوتے ہیں۔ فضائلِ صدقات حصّہ دوم میں مُردہ کے جو احوال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں۔ اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میّت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اس کی دائیں طرف، روزہ بائیں طرف اور قرآنِ پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف وغیرہ وغیرہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ مدافعت کرتے ہیں۔ اسی طرح سے بُرے اعمال خبیث صورتوں میں۔ زکٰوۃ کا مال ادا نہ کرنے کی صورت میں تو قرآنِ پاک اور احادیث میں کثرت سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اژدہا بن کر اس کے گلے کا طوق ہو جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۲۳) حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ مَیں نے رات ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک شخص ہے وہ پُلِ صراط کے اُوپر کبھی تو گھسٹ کر چلتا ہے کبھی گھٹنوں کے بَل چلتا ہے کبھی کسی چیز میں اٹک جاتا ہے۔ اتنے میں مجھ پر درُود پڑھنا اُس شخص کا پہنچا اور اُس نے اُس شخص کو کھڑا کر دیا یہاں تک کہ وہ پُلِ صراط سے گزر گیا۔ (بدیع عن الطبرانی وغیرہ) ھ

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۲۴) حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خلف سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا۔ اُس کا انتقال ہوگیا۔ مَیں نے اُس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دَوڑتا پھر رہا ہے۔ مَیں نے اُس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا پھر یہ اعزاز و اکرام تیرا کس بات پر ہو رہا ہے۔ اُس نے کہا حدیثیں تو مَیں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام حدیث میں آتا مَیں اس کے نیچے صلّی اللہ علیہ وسلّم لکھ دیتا تھا، اللہ جلّ شانہٗ نے اس کے بدلے میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۲۵) ابو سلیمان محمد بن الحسین حرانی کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جن کا نام فضل تھا، بہت کثرت سے نماز و روزہ میں مشغول رہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ مَیں حدیث لکھا کرتا تھا لیکن اس میں درُود شریف نہیں لکھتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو دُرُود شریف کیوں نہیں پڑھتا (اس کے بعد اُنہوں نے دُرُود کا اہتمام شروع کر دیا) اس کے کچھ دنوں بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا دُرُود میرے پاس پہنچ رہا ہے جب میرا نام لیا کرے تو صلّی اللہ علیہ وسلّم کہا کر (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۲۶) اِنہیں ابو سلیمان حرانی کا خود اپنا ایک قصّہ نقل کیا گیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ابو سلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اُس پر دُرُود بھی پڑھتا ہے تو پھر وَسَلَّمَ کیوں نہیں کہا کرتا، یہ چار حروف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں مِلتی ہیں تو تُو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔ (بدیع)

فصلِ چہارم کے اخیر میں آداب کے سلسلہ میں زاد السّعید سے بھی اس نوع کا ایک قصّہ گزر چکا ہے

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۲۷) ابراہیم نسفی کہتے ہیں مَیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو مَیں نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ اپنے سے منقبض پایا تو مَیں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسُولَ اللہ مَیں تو حدیث کے خدمت گاروں میں ہوں، اہلِ سُنّت سے ہوں، مسافر ہوں۔ حضور ﷺ نے تبسّم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر دُرُود بھیجتا ہے تو سَلام کیوں نہیں بھیجتا۔ اس کے بعد سے میرا معمول ہو گیا کہ مَیں صلّی اللہ علیہ وسلّم لکھنے لگا۔ (بدیع)

یارب صل وسلم دائما ابدا   علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(۲۸) ابن ابی سلیمان کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا۔ مَیں نے اُن سے پُوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ مَیں نے پوچھا کس عمل پر؟ اُنہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث میں مَیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود لکھا کرتا تھا (بدیع)

یارب صل وسلم دائما ابدا   علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(۲۹) جعفر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مَیں نے (مشہور محدّث) حضرت ابو زرعہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی امامت نماز میں کر رہے ہیں۔ مَیں نے پُوچھا کہ یہ عالی مرتبہ کس چیز سے مِلا۔ اُنہوں نے کہا کہ مَیں نے اپنے اِس ہاتھ سے دَس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک لِکھتا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ نامی پر صلوٰۃ و سَلام لکھتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دَس دفعہ دُرود (رحمت) بھیجتے ہیں (بدیع)۔ اس حساب سے حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ایک کروڑ دُرود ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی تو ایک ہی رحمت سب کچھ ہے پھر چہ جائیکہ ایک کروڑ۔

یارب صل وسلم دائما ابدا   علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(۳۰) حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے متعلّق ایک دو قصّے زاد السعید سے بھی گزر چکے ہیں۔ حضرتِ موصوف کے متعلّق اس نوع کے کئی

خواب منقول ہیں۔ علّامہ سخاوی قول بدیع میں عبداللہ بن عبدالحکم سے نقل کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا، مَیں نے اُن سے پُوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انھوں نے کہا اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی اور میرے لئے جنّت ایسی مزیّن کی گئی جیسا کہ دولہن کو مزیّن کیا جاتا ہے اور میرے اُوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسا دولہن پر بکھیر کی جاتی ہے (شادی میں دولہا اور دلہنوں پر روپے پیسے وغیرہ نچھاور کئے جاتے ہیں) مَیں نے پُوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے پہنچا؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یُوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو دُرود لکھا ہے اُس کی وجہ سے۔ مَیں نے پُوچھا وہ کیا ہے، مجھ سے بتایا گیا کہ وہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ" ہے۔ جب مَیں صبح کو اُٹھا تو مَیں نے امام صاحب کی کتاب الرسالہ میں یہ دُرود اسی طرح پایا۔

نمیری وغیرہ نے امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے ان کے خواب کا قصّہ اِس طرح نقل کیا ہے کہ مَیں نے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا، مَیں نے پُوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ اُنھوں نے کہا میری مغفرت فرمادی ایک دُرود کی وجہ سے۔ جو مَیں نے اپنی کتاب رسالہ میں لکھا تھا وہ یہ ہے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔"

بیہقی نے ابوالحسن شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کا اپنا خواب نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت

کیا کہ یارسُولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنے رسالہ میں دُرود لکھا ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ. آپ کی طرف سے ان کو اس کا کیا بدلہ دیا گیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کیلئے نہیں روکے جائیں گے۔

ابن بنان اصبہانی کہتے ہیں کہ مَیں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، مَیں نے پُوچھا یارسُولَ اللہ! محمد بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے چچا کی اَولاد ہیں (یہ چچا کی اولاد اِس وجہ سے کہا کہ آپ کے دادے ہاشم پر جاکر ان کا نسب مِل جاتا ہے وہ عبد یزید ابن ھاشم کی اولاد میں ہیں) آپ نے کوئی خصوصی اکرام ان کے لئے فرمایا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ھاں مَیں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دُعاء کی ہے کہ قیامت میں اس کا حساب نہ لیا جائے۔ مَیں نے عرض کیا یارسُولَ اللہ یہ اکرام ان پر کِس عمل کی وجہ سے ہوا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے اُوپر دُرود ایسے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کے ساتھ کسی اَور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کیا یارسُولَ اللہ وہ کیا الفاظ ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ (بدیع) ھ

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۳۱) ابو القاسم مروزی کہتے ہیں کہ مَیں اور میرے والد رحمہ اللہ تعالیٰ رات میں حدیث کی کتاب کا مقابلہ کیا کرتے تھے۔ خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے اُس جگہ ایک نور کا ستون ہے جو اتنا اُونچا ہے کہ آسمان تک

پہنچ گیا۔ کسی نے پُوچھا یہ ستون کیسا ہے تو یہ بتایا گیا کہ وہ دُرود شریف ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَکَرَّمَ (بدیع) ھ

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(٣٢) ابو اسحٰق نہشل کہتے ہیں کہ مَیں حدیث کی کتاب لکھا کرتا تھا اور اس میں حضور ﷺ کا پاک نام اس طرح لکھا کرتا تھا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا۔ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے میری لکھی ہوئی کتاب ملاحظہ فرمائی اور ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ عمدہ ہے (بظاہر لفظ تسلیمًا کے اضافہ کی طرف اشارہ ہے)۔

علّامہ سخاوی نے اور بھی بہت سے حضرات کے خواب اِس قسم کے لِکھے ہیں کہ ان کو مرنے کے بعد جب بہت اچھّی حالت میں دیکھا گیا اور اُن سے پُوچھا گیا کہ یہ اعزاز کِس وجہ سے ہے تو انہوں نے بتایا کہ ہر حدیث میں حضورِ اقدس ﷺ کے پاک نام پر دُرود شریف لِکھنے کی وجہ سے (بدیع) ھ

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(٣٣) حسن بن موسٰی الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ جو ابن عجینہ کے نام سے مشہور ہیں کہتے ہیں کہ مَیں حدیثِ پاک نقل کیا کرتا تھا اور جلدی کے خیال سے حضورِ اقدس ﷺ کے پاک نام پر دُرود لکھنے میں چُوک ہو جاتی تھی۔ مَیں نے حضورِ اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر دُرود کیوں نہیں لکھتا جیسا کہ ابو عمر و طبری لکھتے ہیں۔ میری آنکھ کھلی

فہرست

تو مجھ پر بڑی گھبراہٹ سوار تھی۔ مَیں نے اسی وقت عہد کرلیا کہ اب سے جب کوئی حدیث لکھوں گا تو صلّی اللہ علیہ وسلّم ضرور لکھوں گا۔ (بدیع) ؂

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۴) ابو علی حسن بن علی عطّار کہتے ہیں کہ مجھے ابو طاہر نے حدیثِ پاک کے چند اجزا ء لکھ کر دیئے، مَیں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آیا وہ حضور ﷺ کے پاک نام کے بعد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا لکھا کرتے تھے۔ مَیں نے پُوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو، انھوں نے کہا کہ مَیں اپنی نوعمری میں حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر دُرود نہیں لکھا کرتا تھا۔ مَیں نے ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ مَیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مَیں نے سلام عرض کیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مُنہ پھیر لیا۔ مَیں نے دوسری جانب حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور ﷺ نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا۔ مَیں تیسری دفعہ چہرۂ انور کی طرف حاضر ہوا۔ مَیں نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ آپ مجھ سے رُوگردانی کیوں فرما رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر دُرود نہیں بھیجتا۔ اُس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب مَیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لکھتا ہوں تو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا لکھتا ہوں۔ (بدیع) ؂

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۵) ابو حفص سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں کہ

بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا۔ اُس کا انتقال ہوا، اُس کے دو بیٹے تھے۔ میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہوگیا لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا تیسرے بال کے متعلّق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا آدھا کرلیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا ہرگز نہیں، خدا کی قسم حضورؐ کا موئے مبارک نہیں کاٹا جاسکتا۔ بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ مال سارا میرے حصّے میں لگادے۔ چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہوگیا۔ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لئے، وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا اُن کی زیارت کرتا اور دُرود شریف پڑھتا۔ تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہوگیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہوگیا جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحاء میں سے بعض نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اُس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ شانہٗ سے دُعا کیا کرے۔ (بدیع)۔

نزہتہ المجالس میں بھی یہ قصّہ مختصر نقل کیا ہے لیکن اتنا اس میں اضافہ ہے کہ بڑا بھائی جس نے سارا مال لے لیا تھا بعد میں فقیر ہوگیا تو اُس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور حضورؐ سے اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ حضورؐ نے خواب میں فرمایا او محروم تو نے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے بھائی نے اُن کو لے لیا اور وہ جب اُن کو دیکھتا ہے

مجھ پر دُرود بھیجتا ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ نے اُس کو دنیا اور آخرت میں سعید بنادیا۔ جب اُس کی آنکھ کھلی تو آکر چھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہوگیا۔ فقط

یارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

(۳۶) ایک عورت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہوگیا، میری یہ تمنّا ہے کہ مَیں اُس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد الہٰکم التکاثر پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پڑھتی رہ۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے۔ تارکول کا لباس اُس پر ہے، دونوں ہاتھ اُس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اُس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ مَیں صبح کو اُٹھ کر پھر حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس گئی۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اُس کی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ جلّ شانہٗ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرمادے۔ اگلے دن حضرت حسن رحمہ اللہ نے خواب میں دیکھا کہ جنّت کا ایک باغ ہے اور اُس میں ایک بہت اُونچا تخت ہے اور اُس پر ایک بہت نہایت حسین جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے، اُس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے۔ وہ کہنے لگی حسن تم نے مجھے بھی پہچانا۔ مَیں نے کہا نہیں مَیں نے تو نہیں پہچانا۔ کہنے لگی مَیں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے دُرود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا (یعنی عشاء کے بعد سونے تک)۔ حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے

بالکل برعکس بتایا تھا جو مَیں دیکھ رہا ہوں۔ اُس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ مَیں نے پُوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا۔ اُس نے کہا کہ ہم ستّر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا، صلحاء میں سے ایک بزرگ کا گزر ہمارے قبرستان پر ہوا، انہوں نے ایک دفعہ دُرود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا۔ ان کا دُرود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور اُن بزرگ کی برکت سے یہ رُتبہ نصیب ہوا (بدیع)۔

رَوض الفائق میں اسی نوع کا ایک دوسرا قصّہ لکھا ہے کہ ایک عورت تھی اُس کا لڑکا بہت ہی گناہگار تھا، اُس کی ماں اُس کو بار بار نصیحت کرتی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا، اسی حال میں وہ مر گیا۔ اُس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا۔ اُس کو بڑی تمنّا تھی کہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے اُس کو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا۔ اس کی وجہ سے اس کی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔ ایک زمانہ کے بعد اُس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت اچھّی حالت میں تھا، نہایت خوش وخرم۔ ماں نے پُوچھا کہ یہ کیا ہو گیا۔ اُس نے کہا کہ ایک بہت بڑا گناہگار شخص اس قبرستان پر کو گزرا۔ قبروں کو دیکھ کر اُس کو کچھ عبرت ہوئی، وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچّے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن شریف اور بیس مرتبہ دُرود شریف پڑھ کر اِس قبرستان والوں کو بخشا جس میں مَیں تھا اُس میں سے جو حصّہ مجھے ملا اُس کا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ میری امّاں حضور ﷺ پر دُرود دلوں کا نور ہے، گناہوں کا کفّارہ ہے اور زندہ اور مُردہ دونوں کیلئے

رحمت ہے ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۳۷) حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ جو توراۃ کے بہت بڑے عالِم ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ جلّ شانہٗ نے حضرتِ موسیٰ علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اگر دُنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد وثنا کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اُگاؤں۔ اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ مَیں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہوجاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اُس کے خطرات اور تیرے بدن سے اُس کی رُوح اور تیری آنکھ سے اُس کی روشنی۔ حضرت موسیٰ علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور بتائیں، ارشاد ہوا کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے دُرود پڑھا کر (بدیع)۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۳۸) محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار معیّن دُرود شریف کی پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو مَیں بالاخانہ پر اپنا معمول پُورا کرکے سوگیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ مَیں نے دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے بالاخانہ سارا ایک دَم رَوشن ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ لا اس منہ کو لا جس سے تو کثرت سے

مجھ پر دُرود پڑھتا ہے مَیں اس کو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ مَیں دہنِ مبارک کی طرف مُنہ کروں تو مَیں نے اُدھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو حضورِ اقدس ﷺ نے میرے رخسارے پر پیار کیا۔ میری گھبرا کر ایک دَم آنکھ کھُل گئی۔ میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس پڑی ہوئی تھی اُس کی بھی ایک دَم آنکھ کھُل گئی تو سارا بالاخانہ مُشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مُشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی۔ (بدیع) ہ

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۴۹) محمد بن مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مَیں بغداد گیا تاکہ قاری ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کچھ پڑھوں۔ ہم لوگوں کی ایک جماعت ان کی خدمت میں حاضر تھی اور قرارت ہو رہی تھی اتنے میں ایک بڑے میاں ان کی مجلس میں آئے جن کے سر پر بہت ہی پُرانا عمامہ تھا، ایک پُرانا کُرتا تھا، ایک پُرانی سی چادر تھی۔ ابوبکر اُن کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور اُن کو اپنی جگہ بٹھایا اور اُن سے اُن کے گھر والوں کی اہل وعیال کی خیریت پُوچھی۔ ان بڑے میاں نے کہا رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا، گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد کی فرمائش کی۔ شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مَیں اُن کا حال سُن کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اسی رنج وغم کی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو مَیں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اتنا رنج کیوں ہے، علی بن عیسٰی وزیر کے پاس جا اور اُس کو میری طرف سے سَلام کہنا اور یہ علامت بتانا کہ تو ہر جمعہ کی رات کو اُس وقت تک نہیں سوتا جبَ تک کہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ دُرود نہ پڑھ لے۔ اور اِس جمعہ کی رات میں

تونے سَات سَومرتبہ پڑھا تھا کہ تیرے پاس بادشاہ کا آدمی بُلانے آگیا تو وہاں چلا گیا اور وہاں سے آنے کے بعد تونے اس مقدار کو پُورا کیا۔ یہ علامت بتلانے کے بعد اُس سے کہنا کہ اس نَومولود کے والد کو سَو دینار (اشرفیاں) دیدے تاکہ یہ اپنی ضروریات میں خرچ کرلے۔ قاری ابوبکر اُٹھے اور اُن بڑے میاں نَومولود کے والد کو سَاتھ لیا اور دونوں وزیر کے پاس پہنچے۔ قاری ابوبکر نے وزیر سے کہا اِن بڑے میاں کو حضورﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وزیر کھڑے ہوگئے اور اُن کو اپنی جگہ بٹھایا اور اُن سے قصّہ پُوچھا۔ شیخ ابوبکر نے سَارا قصہ سُنایا جس سے وزیر کو بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم کیا کہ ایک توڑا نکال کر لائے (توڑا ہمیانی تھیلی جس میں دسؔ ہزار کی مقدار ہوتی ہے) اس میں سے سَو دینار اُس نومولود کے والد کو دیئے، اس کے بعد سَو اور نکالے تاکہ شیخ ابوبکر کو دے، شیخ نے ان کے لینے سے انکار کیا۔ وزیر نے اصرار کیا کہ ان کو لے لیجئے اِس لئے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلّق سُنائی، اِس لئے کہ یہ واقعہ یعنی ایک ہزار دُرود والا ایک راز ہے جس کو میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر سَو دینار اور نکالے اور یہ کہا کہ یہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سُنائی کہ نبی کریم ﷺ کو میرے درود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے۔ اور پھر سَو اشرفیاں اور نکالیں اور یہ کہا کہ یہ اُس مشقت کے بدلہ میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی۔ اور اسی طرح سَو سَو اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں مگر اُنھوں نے یہ کہکر انکار کردیا کہ ہم اُس مقدار یعنی سَو دینار سے زائد نہیں لیں گے جن کا حضورِ اقدس ﷺ نے

حکم فرمایا (بدیع) ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

(۴۰) عبد الرحیم بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی، اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہوگیا۔ میں نے رات بہت بے چینی میں گزاری۔ میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے کثرتِ درود نے مجھے گھبرادیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا۔ (بدیع) ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

(۴۱) علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن رسلان رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع (جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہی کے بیان میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تالیف ہے اور اس رسالہ کے اکثر مضامین اسی سے لئے گئے ہیں۔) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔ بہت طویل خواب ہے جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی۔ اور میں اللہ کے اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کی قبولیت کی اُمید رکھتا ہوں اور ان شاء اللہ دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا اُمیدوار ہوں۔ پس تو بھی او مخاطب اپنے پاک نبی کا ذکر خوبیوں کے ساتھ کرتا رہا کر اور دل و زبان سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت

سے دُرود بھیجتا رہا کر، اس لئے کہ تیرا دُرود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضور ﷺ کی قبرِ اطہر میں پہنچتا ہے اور تیرا نام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے (بدیع)
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ o

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۴۲) علّامہ سخاویؒ ابوبکر بن محمد سے نقل کرتے ہیں کہ مَیں حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے۔ اُن کو دیکھکر ابوبکر بن مجاہدؒ کھڑے ہوگئے، ان سے معانقہ کیا، ان کی پیشانی کو بوسہ دیا مَیں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماءِ بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔ پھر اُنہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور ﷺ کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ آخر سورت تک پڑھتا ہے اور اِس کے بعد مجھ پر دُرود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اُس کے بعد یہ آیت شریفہ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو مَیں نے اُن سے پوچھا کہ نماز کے بعد

کیا دُرود پڑھتے ہو تو اُنہوں نے یہی بتایا۔

ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصّہ نقل کیا گیا ہے۔ ابو القاسم خفاف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ ابو بکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں گئے۔ ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ ان کو دیکھکر کھڑے ہوگئے۔ ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا۔ اُنہوں نے اُستاد سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیرِ اعظم آئے اُن کیلئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں شبلی کیلئے آپ کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مَیں ایسے شخص کیلئے کیوں نہ کھڑا ہوں جسکی تعظیم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود کرتے ہوں اسکے بعد استاد نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا کہ رات مَیں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تھی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل تیرے پاس ایک جنتی شخص آئیگا جب وہ آئے تو اسکا اکرام کرنا۔ ابو بکرؒ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابو بکر اللہ تعالیٰ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا۔ مَیں نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ شبلی کا یہ اعزاز آپکے یہاں کس وجہ سے ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ الاٰیۃ اور اَسّی برس سے اس کا یہ معمول ہے (بدیع) ۵

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۳) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیائے علوم میں عبد الواحد بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ مَیں حج کو جا رہا تھا، ایک شخص میرا رفیقِ سفر ہوگیا۔ وہ ہر وقت چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجا کرتا تھا مَیں نے اُس سے اِس کثرتِ دُرود کا سبب پُوچھا۔ اُس نے کہا کہ جب مَیں سب سے پہلے حج کیلئے حاضر ہوا تو میرے باپ بھی ساتھ تھے۔ جب ہم لَوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سوگئے

مَیں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اُٹھ تیرا باپ مر گیا اور اُس کا منہ کالا ہو گیا۔ مَیں گھبرایا ہوا اُٹھا تو اپنے باپ کے مُنہ پر سے کپڑا اُٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اُس کا مُنہ کالا ہو رہا تھا۔ مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ مَیں اس کی وجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی، مَیں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بڑے ڈنڈے تھے مسلّط ہیں۔ اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین چہرہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دستِ مبارک کو میرے باپ کے مُنہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اُٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کے چہرے کو سفید کر دیا۔ مَیں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا میرا نام محمّد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ اس کے بعد سے مَیں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود کبھی نہیں چھوڑا۔

نزھۃ المجالس میں ایک اور قصّہ اسی نوع کا ابو حامد قزوینی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص اور اُس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور اُس کا سَر (منہ وغیرہ) سور جیسا ہو گیا۔ وہ بیٹا بہت رویا اور اللہ جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں دُعا اور عاجزی کی۔ اتنے میں اُس کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تیرا باپ سود کھایا کرتا تھا اس لئے یہ صورت بدل گئی لیکن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے اس لئے کہ جب یہ آپ کا ذکرِ مبارک سُنتا تو دُرود بھیجا کرتا تھا۔ آپ کی سفارش

سے اُس کو اُس کی اپنی صورت پر لوٹا دیا گیا۔

رَوض الفائق میں اِسی نوع کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے۔ وہ حضرت سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ مَیں طواف کر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر دُرود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا مَیں نے اس سے پُوچھا اس کی کیا وجہ۔ اس نے پُوچھا تو کون ہے۔ مَیں نے کہا کہ مَیں سفیان ثوری ہوں۔ اُس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانے کا یکتا نہ ہوتا تو مَیں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اس نے کہا کہ مَیں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا۔ مَیں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دَم اُن کا انتقال ہو گیا اور مُنہ کالا ہو گیا۔ مَیں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اِنّا لِلّٰہ پڑھی اور کپڑے سے اُن کا مُنہ ڈھک دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حَسین مَیں نے کسی کو نہیں دیکھا اور اُن سے زیادہ صَاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور اُن سے زیادہ بہترین خوشبو مَیں نے کہیں نہیں دیکھی تیزی سے قدم بڑھائے چلے آرہے ہیں۔ اُنھوں نے میرے باپ کے مُنہ پر سے کپڑا ہٹایا اور اُس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اُس کا چہرہ سفید ہو گیا۔ وہ واپس جانے لگے تو مَیں نے جلدی سے اُن کا کپڑا پکڑ لیا اور مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا، مَیں محمّد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجتا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو

مَیں اس کی فریاد کو پہنچا اور مَیں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجے۔

يَا مَنْ يُّجِيْبُ دُعَا الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ ۞ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى مَعَ السَّقَمِ ①

شَفِّعْ نَبِيَّكَ فِي ذُلِّي وَمَسْكَنَتِي ۞ وَاسْتُرْ فَإِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ وَّ ذُوْ كَرَمِ ②

وَاغْفِرْ ذُنُوْبِي وَسَامِحْنِي بِهَا كَرَمًا ۞ تَفَضُّلًا مِّنْكَ يَا ذَا الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ ③

إِنْ لَّمْ تُغِثْنِي بِعَفْوٍ مِّنْكَ يَا أَمَلِي ۞ وَاخَجْلَتِي وَاحَيَائِي مِنْكَ وَانَدَمِي ④

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى الْهَادِي الْبَشِيْرِ وَمَنْ ۞ لَهُ الشَّفَاعَةُ فِي الْعَاصِي أَخِي النَّدَمِ ⑤

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ مُّضَرٍ ۞ أَزْكَى الْخَلَائِقِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمِ ⑥

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ وَمَنْ ۞ سَادَ الْقَبَائِلَ فِي الْأَنْسَابِ وَالشِّيَمِ ⑦

صَلَّى عَلَيْهِ الَّذِي أَعْطَاهُ مَنْزِلَةً ۞ عَلْيَاءَ إِذْ كَانَ حَقًّا أَفْضَلَ الْأُمَمِ ⑧

صَلَّى عَلَيْهِ الَّذِي أَعْلَاهُ مَرْتَبَةً ۞ ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ ⑨

صَلَّى عَلَيْهِ صَلٰوةً لَا انْقِطَاعَ لَهَا ۞ مَوْلَاهُ ثُمَّ عَلَى صَحْبٍ وَّ ذِي رَحِمِ ⑩

﴿ترجمہ﴾

① اے وہ پاک ذات جو مضطر کی اندھیریوں کی دُعائیں قبول کرتا ہے۔ اے وہ پاک ذات جو مضرتوں کو بَلاؤں کو بیماریوں کو زائل کرنے والا ہے۔

② اپنے نبی ﷺ کی شفاعت میری ذلّت اور عاجزی میں قبول فرمالے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما۔ بے شک تو احسان اور کرم والا ہے۔

③ میرے گناہوں کو معاف فرما اور اُن سے مسامحت فرما اپنے کرم اور احسان کی وجہ سے اے احسان والے اور اے نعمتوں والے۔

④ اے میری امید گاہ اگر تو اپنے عفو سے میری مدد نہیں فرمائے گا تو مجھے کتنی خجالت ہو گی، کتنی تجھ سے شرم آئے گی اور کتنی ندامت ہو گی۔

⑤ اے میرے ربّ دُرود بھیج ہادی بشیر پر اور اُس ذات پر جس کے لئے شفاعت کا حق ہے گناہگار اور ندامت والے کے حق میں۔

⑥ اے ربّ دُرود بھیج اُس شخص پر جو قبیلہ مضر میں سب سے زیادہ برگزیدہ ہے اور جو ساری مخلوق میں عرب کی ہو یا عجم کی سب سے افضل ہے۔

⑦ اے ربّ دُرود بھیجئے اُس شخص پر جو ساری دُنیا سے افضل ہے اور اس شخص پر جو تمام قبائل کا سَردار بن گیا ہے۔ نسب کے اعتبار سے بھی اور اخلاق کے اعتبار سے بھی۔

⑧ جس پاک ذات نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا ہے وہی اُس پر دُرود بھی بھیجے۔ بیشک وہ اس درجے کا مستحق بھی ہے اور ساری مخلوق سے افضل۔

⑨ وہی پاک ذات اُس پر دُرود بھیجے جس نے اُس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا پھر اُس کو اپنا محبوب بنانے کے لئے چھانٹا وہ پاک ذات جو مخلوق کو پیدا کرنے والی ہے۔

⑩ اس کا مولیٰ اُس پر ایسا درود بھیجے جو کبھی ختم ہونے والا نہ ہو، اس کے بعد اس کے صحابہ پر دُرود بھیجے اور اُس کے رشتہ داروں پر۔ (رَوض الفائق) ؎

یاربِّ صلِّ وسلِّم دائمًا ابدًا علیٰ حبیبک خیرِ الخلقِ کلّھِم

㊹ نزھۃ المجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے (اُن کی نزع کی حالت تھی) اُن سے پُوچھا کہ مَوت کی کڑواہٹ کیسی مِل رہی ہے۔ اُنہوں نے کہا مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا ہے اِس لئے کہ مَیں نے علماء سے سُنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ مَوت کی تلخی سے

محفوظ رہتا ہے ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۴۵) نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحاء میں سے ایک صاحب کو حبسِ بول ہوگیا۔ اُنہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین ابن رسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی انہوں نے فرمایا تو تریاقِ مجرّب سے کہاں غافل ہے یہ دُرود پڑھا کر اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ۔ خواب سے اُٹھنے کے بعد ان صاحب نے اس دُرود کو کثرت سے پڑھا اور اُن کا مرض زائل ہوگیا ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۴۶) حافظ ابو نعیم حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اُٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ میں نے اُس سے پُوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے (یا محض اپنی رائے سے) اُس نے پُوچھا تم کون ہو۔ مَیں نے کہا سفیان ثوری۔ اس نے کہا کیا عراق والے سفیان۔ مَیں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے۔ مَیں نے کہا ہاں ہے۔ اُس نے پُوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے۔ مَیں نے کہا رات سے

دن نکالتا ہے دن سے رات نِکالتا ہے، ماں کے پیٹ میں بچّے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ کچھ نہیں پہچانا۔ مَیں نے کہا پھر تو کِس طرح پہچانتا ہے۔ اُس نے کہا کِسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اُس کو فسخ کرنا پڑتا ہے، اور کِسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا۔ اس سے مَیں نے پہچان لیا کہ کوئی دُوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتا ہے۔ مَیں نے پُوچھا یہ تیرا دُرود کیا چیز ہے۔ اُس نے کہا مَیں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مر گئی) اُس کا مُنھ کالا ہو گیا اور اُس کا پیٹ پھُول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے اُس سے۔ مَیں نے اللہ جلّ شانہٗ کی طرف دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے تو مَیں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اُس سے ایک آدمی ظاہر ہوا۔ اُس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منھ پر پھیرا جس سے وہ بالکل رَوشن ہو گیا، اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ مَیں نے اُن سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دُور کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ مَیں تیرا نبی محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں مَیں نے عرض کیا مجھے کوئی وصیّت کیجئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اُٹھایا کرے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کر (نزہتہ)۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

(۴۷) صاحبِ احیاء نے لکھا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ رو رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ یا رسُولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ایک کھجور کا تنہ جس پر سہارا لگا کر آپ منبر بننے

سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے، پھر جب منبر بن گیا اور آپ اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنہ آپ کے فراق سے رونے لگا، یہاں تک کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک اُس پر رکھا جس سے اُس کو سکون ہوا (یہ حدیث کا مشہور قصہ ہے) یارسُولَ اللہ آپ کی اُمّت آپ کے فراق سے رونے کی زیادہ مستحق ہے بنسبت اس تنے کے (یعنی اُمّت اپنے سکون کے لئے توجّہ کی زیادہ محتاج ہے)

یارسُولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا عالی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر اُونچا ہوا کہ اُس نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ جس نے رسُول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔ یارسُولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اتنی اُونچی ہوئی کہ آپ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرمادی چنانچہ ارشاد فرمایا عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔ تم نے ان منافقوں کو جانے کی اجازت دی ہی کیوں۔ یارسولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کا عُلوِّ شان اللہ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپ اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں آئے لیکن انبیاء کی میثاق میں آپ کو سب سے پہلے ذکر کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرَاھِیْمَ الآیۃ۔ یارسُولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی فضیلت کا اللہ کے یہاں یہ حال ہے کہ کافر جہنّم میں پڑے ہوئے اس کی تمنّا کریں گے کہ کاش آپ کی اطاعت کرتے اور کہیں گے یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۔ یارسُولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان

اگر حضرت موسٰی (علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام) کو اللہ جلّ شانہٗ نے یہ معجزہ عطا فرمایا ہے کہ پتّھر سے نہریں نکال دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالٰی نے آپ کی اُنگلیوں سے پانی جاری کر دیا (کہ حضور ﷺ کا یہ معجزہ مشہور ہے) یارسُولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت سلیمان (علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام) کہ ہَوا اُن کو صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرادے اور شام کے وقت میں ایک مہینہ کا طے کرادے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ آپ کا براق رات کے وقت میں آپ کو ساتویں آسمان سے بھی پرے لے جائے اور صبح کے وقت آپ مکّہ مکرّمہ واپس آجائیں صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ اللہ تعالٰی ہی آپ پر دُرود بھیجے۔ یارسُولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت عیسٰی (علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام) کو اللہ تعالٰی نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ وہ مُردوں کو زندہ فرمادیں تو یہ اُس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جس کے گوشت کے ٹکڑے آگ میں بھُون دیئے گئے ہوں وہ آپ سے یہ درخواست کرے کہ آپ مجھے نہ کھائیں اِس لئے کہ مجھ میں زہر ملادیا گیا ہے۔ یارسُولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان حضرت نوح (علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام) نے اپنی قوم کے لئے یہ ارشاد فرمایا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا اے ربّ کافروں میں سے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ۔ اگر آپ بھی ہمارے لئے بددُعا کردیتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا، بے شک کافروں نے آپ کی پُشتِ مبارک کو رَوندا (کہ جب آپ نماز میں سجدہ میں تھے آپ کی پُشتِ مبارک پر اُونٹ کا بچہ دان رکھدیا تھا) اور غزوۂ اُحد میں آپ کے

چہرۂ مبارک کو خون آلودہ کیا، آپ کے دندانِ مبارک کو شہید کیا اور آپ نے بجائے بددُعا کے یوں اِرشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اے اللہ میری قوم کو معاف فرما کہ یہ لوگ جانتے نہیں (جاہل ہیں)۔ یارسُولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی عمر کے بہت تھوڑے سے حصّے میں (کہ نبوّت کے بعد تیئیس ہی سال ملے) اتنا بڑا مجمع آپ پر ایمان لایا کہ حضرت نوح علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی طویل عمر (ایک ہزار برس) میں اتنے آدمی مسلمان نہ ہوئے (کہ حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تو صحابہ رضی اللہ عنہم تھے اور جو لوگ غائبانہ مسلمان ہوئے حاضر نہ ہوسکے ان کی تعداد تو اللہ ہی کو معلوم ہے) آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت زیادہ سے زیادہ ہے (بخاری کی مشہور حدیث عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ میں ہے رَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا اسَدَّ الْاُفُقَ کہ حضور ﷺ نے اپنی اُمّت کو اتنی کثیر مقدار میں دیکھا کہ جس نے سارے جہان کو گھیر رکھا تھا) اور حضرت نوح علیہ السّلام پر ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں (قرآنِ پاک میں ہے وَمَآ اٰمَنَ مَعَہٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ) یارسُولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ اپنے ہمجنسوں ہی کے ساتھ نشست و برخواست فرماتے تو آپ ہمارے پاس کبھی نہ بیٹھتے۔ اور اگر آپ نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں سے کسی کے ساتھ بھی آپ کا نکاح نہ ہوسکتا تھا۔ اور اگر آپ اپنی ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے ہی ہمسروں کو تو ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے۔ بیشک آپ نے ہمیں اپنے پاس بٹھایا، ہماری عورتوں سے نکاح کیا، ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا، بالوں کے کپڑے پہنے۔ (عربی) گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے دوسرے کو بٹھایا۔

اور زمین پر (دستر خوان بچھا کر) کھانا کھایا اور کھانے کے بعد اپنی اُنگلیوں کو (زبان سے) چاٹا اور یہ سب امور آپ نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ پر دُرود و سَلام بھیجے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۴۸ نزھۃ البساتین میں حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو سفر میں پیاس معلوم ہوئی اور شدّتِ پیاس سے بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ کسی نے میرے منہ پر پانی چھڑکا۔ مَیں نے آنکھیں کھولیں تو ایک مردِ حسین خوب رُو کو گھوڑے پر سوار دیکھا، اُس نے مجھ کو پانی پلایا اور کہا میری ساتھ رہو۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اُس جوان نے مجھ سے کہا تم کیا دیکھتے ہو۔ مَیں نے کہا یہ مدینہ ہے۔ اُس نے کہا اُتر جاؤ، میرا اسلام حضرت رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا اور عرض کرنا آپ کا بھائی خضر آپ کو سَلام کہتا ہے۔

شیخ ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مَیں مدینہ منوّرہ میں آیا، پانچ دن وہاں قیام کیا، کچھ مجھ کو ذوق و لطف حاصل نہ ہوا۔ مَیں قبرِ شریف کے پاس حاضر ہوا اور حضرت رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور عرض کیا اے رسُولَ اللہ آج میں آپ کا مہمان ہوں۔ پھر وہاں سے ہٹ کر منبر کے پیچھے سو رہا۔ خواب میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی داہنی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب تھے۔ اور حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہٗ آپ کے آگے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ کو ہلایا اور فرمایا کہ اُٹھ

حضور رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، مَیں اُٹھا اور حضرت کے دونوں آنکھوں کے درمیان چوما۔ حضورﷺ نے ایک روٹی مجھ کو عنایت فرمائی، مَیں نے آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔

یہ شیخ ابو الخیرؒ کا قصّہ علّامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں بھی نقل کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزہۃ کے ترجمہ میں کچھ تسامح ہوا۔ قول بدیع کے الفاظ یہ ہیں اقمت خمسۃ ایام ماذقت ذواقا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں پانچ دن رہا اور مجھے ان دنوں میں کوئی چیز چکھنے کو بھی نہیں ملی، ذوق وشوق حاصل نہ ہونا ترجمہ کا تسامح ہے۔ اس ناکارہ کے رسالہ فضائلِ حج کے زیارتِ مدینہ کے قصّوں میں نمبر ۸ پر بھی یہ قصہ گزر چکا ہے اور اس میں اسی نوع کا ایک قصّہ نمبر ۲۳ پر ابن الجلا کا بھی وفاء الوفاء سے گزر چکا ہے۔ اور اِس نوع کے اور بھی متعدد قصّے اکابر کے ساتھ پیش آچکے ہیں جو وفاء الوفاء میں کثرت سے ذکر کیے گئے ہیں۔

ہمارے حضرتِ اقدس شیخ المشائخ مسندِ ہند امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ اپنے رسالہ درّ ثمین فے مبشرات النبی الامین جس میں اُنہوں نے چالیس ۴۰ خواب یا مکاشفات اپنے یا اپنے والد ماجد کے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے سلسلہ میں تحریر فرمائے ہیں، اُس میں نمبر ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے بہت ہی بھوک لگی (نہ معلوم کتنے دن کا فاقہ ہوگا) مَیں نے اللہ جلّ شانہٗ سے دُعا کی تو مَیں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحِ مقدّس آسمان سے اُتری اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ ایک روٹی تھی گویا اللہ جلّ شانہٗ نے حضورﷺ کو اِرشاد فرمایا تھا کہ یہ روٹی مجھے مرحمت فرمائیں۔

ص۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے رات کو کھانے کو کچھ نہیں ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک شخص دودھ کا پیالہ لایا جس کو مَیں نے پیا اور سو گیا۔ خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دُودھ مَیں نے ہی بھیجا تھا، یعنی مَیں نے توجّہ سے اُس کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ وہ دُودھ لے کر جائے۔

اور جب اکابر صوفیہ کی توجّہات معروف و متواتر ہیں تو پھر سیّد الاوّلین والآخرین ﷺ کی توجّہ کا کیا پُوچھنا۔

حضرت شاہ صَاحب ص۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بتایا کہ وہ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضورﷺ نے اِرشاد فرمایا میرے بیٹے کیسی طبیعت ہے۔ اس کے بعد شفاء کی بشارت عطا فرمائی اور اپنی ڈاڑھی مبارک میں سے دو بال مرحمت فرمائے۔ مجھے اسی وقت صحت ہو گئی اور جب میری آنکھ کھُلی تو وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں تھے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ والد صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ نے ان دو بالوں میں سے ایک مجھے مرحمت فرمایا تھا۔

اسی طرح شاہ صاحب ص۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد صاحب نے اِرشاد فرمایا کہ ابتدائے طالب عِلمی میں مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ مَیں ہمیشہ روزہ رکھا کروں، مگر مجھے اس میں علماء کے اختلاف کی وجہ سے تردّد تھا

کہ ایسا کروں یا نہ کروں۔ مَیں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔ حضورِ اقدس ﷺ نے مجھے خواب میں ایک روٹی مرحمت فرمائی۔ حضراتِ شیخَین وغیرہ تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا الھدایا مشترکۃ۔ مَیں نے وہ روٹی اُن کے سامنے کردی۔ اُنہوں نے ایک ٹکڑا توڑ لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الھدایا مشترکۃ۔ میں نے وہ روٹی ان کے سامنے کر دی۔ انہوں نے بھی ایک ٹکڑا توڑ لیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا الھدایا مشترکۃ۔ میں نے عرض کیا کہ اگر یہی الھدایا مشترکۃ رہا یہ روٹی تو اِسی طرح تقسیم ہو جائے گی مجھ فقیر کے پاس کیا بچے گا۔

درِّثمین میں تو یہ قصّہ اِتنا ہی لکھا ہے لیکن حضرت کی دوسری کتاب انفاس العارفین میں کچھ اور بھی تفصیل ہے، وہ یہ کہ مَیں نے سونے سے اُٹھنے کے بعد اس پر غور کیا کہ اس کی کیا وجہ کہ حضراتِ شیخَین کے کہنے پر تو میں نے روٹی ان کے سامنے کر دی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر انکار کر دیا۔ میرے ذہن میں اس کی یہ وجہ آئی کہ میری نسبتِ نقشبندیہ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ملتی ہے اور میرا سلسلۂ نسب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ملتا ہے۔ اس لئے اِن دونوں حضرات کے سامنے تو مجھے انکار کی جرأت نہیں ہوئی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میرا نہ تو سلسلۂ سلوک ملتا تھا نہ سلسلۂ نسب، اس لئے وہاں بولنے کی جرأت ہو گئی۔ فقط۔

یہ حدیث الھدایا مشترکۃ والی محدّثین کے نزدیک تو متکلّم فیہ ہے اور اس کے متعلق اپنے رسالہ فضائلِ حج کے ختم پر بھی دو قصّے، ایک قصّہ ایک

بزرگ کا اور دوسرا قصہ حضرت امام ابو یوسف فقیہ الامّت کا لکھ چکا ہوں اس جگہ اس حدیث سے تعرض نہیں کرنا تھا اس جگہ تو یہ بیان کرنا تھا کہ اَجْوَدُ النَّاسِ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کی اُمت پر مادّی برکات بھی روز افزوں ہیں۔

حضرت شاہ صاحب اپنے رسالہ حرز ثمین میں ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ارشاد فرمایا کہ وہ رمضان المبارک میں سفر کر رہے تھے، نہایت شدید گرمی تھی جس کی وجہ سے بہت ہی مشقت اُٹھانی پڑی۔ اسی حالت میں مجھے اونگھ آگئی تو نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے بہت ہی لذیذ کھانا جس میں چاول اور میٹھا اور زعفران اور گھی خوب تھا (نہایت لذیذ زردہ) مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر کھایا۔ پھر حضور ﷺ نے پانی مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر پیا جس سے بھوک پیاس سب جاتی رہی اور جب آنکھ کھُلی تو میرے ہاتھوں میں سے زعفران کی خوشبو آرہی تھی۔ (اھ)

اِن قصّوں میں کچھ تردّد نہ کرنا چاہیئے اِس لئے کہ احادیث صومِ وصال میں اِنِّیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ (مجھے میرا ربّ کھِلاتا اور پلاتا ہے) میں ان چیزوں کا ماخذ اور اصل موجود ہے۔ اور حضور ﷺ کا یہ ارشاد اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ (کہ مَیں تم جیسا نہیں ہوں) عوام کے اعتبار سے ہے۔ اگر کسی خوش نصیب کو یہ کرامت حاصل ہو جائے تو کوئی مانع نہیں۔ اہلِ سُنّت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ کراماتِ اولیاء حق ہیں۔ قرآنِ پاک میں حضرت

مریم علیہا السّلام کے قصہ میں كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا الآیۃ وارد ہے۔ یعنی جب بھی حضرت زکریّا علیہ السلام ان کے پاس تشریف لے جاتے تو اُن کے پاس کھانے پینے کی چیزیں پاتے اور اُن سے دریافت فرماتے کہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آئیں۔ وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئی ہیں بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں۔ درمنثور کی روایات میں اس رزق کی تفاصیل وارد ہوئی ہیں کہ بغیر موسم کے انگوروں کی زنبیل بھری ہوئی ہوتی تھی اور گرمی کے زمانہ میں سردی کے پھل اور سردی کے زمانہ میں گرمی کے پھل ؏

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۹) نزہۃ المجالس میں ایک عجیب قصہ لکھا ہے کہ رات اور دن میں آپس میں مناظرہ ہوا کہ ہم میں سے کونسا افضل ہے۔ دن نے اپنی افضلیت کے لئے کہا کہ میرے میں تین فرض نمازیں ہیں اور تیرے میں دو اور مجھ میں جمعہ کے دن ایک ساعتِ اجابت ہے جس میں آدمی جو مانگے وہ ملتا ہے (یہ صحیح اور مشہور حدیث ہے) اور میرے اندر رمضان المبارک کے روزے رکھے جاتے ہیں، تو لوگوں کے لئے سونے اور غفلت کا ذریعہ ہے اور میری ساتھ تیقظ اور چوکنّا پن ہے اور مجھ میں حرکت ہے اور حرکت میں برکت ہے۔ اور میرے میں آفتاب نکلتا ہے جو ساری دنیا کو روشن کر دیتا ہے۔ رات نے کہا کہ اگر تو اپنے آفتاب پر فخر کرتا ہے تو میرے آفتاب اللہ والوں کے قلوب ہیں اہلِ تہجّد اور اللہ کی حکمتوں میں غور کرنے والوں کے قلوب ہیں، تو ان عاشقوں

کے شراب تک کہاں پہنچ سکتا ہے جو خلوت کے وقت میں میرے ساتھ ہوتے ہیں۔ تُو معراج کی رات کا کیا مقابلہ کرسکتا ہے۔ تو اللہ جلّ شانہ، کے پاک اِرشاد کا کیا جواب دیگا جو اُس نے اپنے پاک رسُول ﷺ سے فرمایا وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ کہ رات کو تہجّد پڑھئے جو بطورِ نافلہ کے ہے آپ کیلئے، اللہ نے مجھے تجھ سے پہلے پیدا کیا۔ میرے اندر لیلۃ القدر ہے جس میں مالک کی نامعلوم کیا کیا عطائیں ہوتی ہیں اللہ کا پاک اِرشاد ہے کہ وہ ہر رات کے آخری حصّہ میں یوں ارشاد فرماتا ہے کوئی ہے مانگنے والا جس کو دوں۔ کوئی ہے توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کروں۔ کیا تجھے اللہ کے اس پاک ارشاد کی خبر نہیں يَآاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا کیا تجھے اللہ کے اس ارشاد کی خبر نہیں کہ جس میں اللہ نے ارشاد فرمایا سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى پاک ہے وہ ذات جو رات کو لے گیا اپنے بندے کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصٰے تک۔

یقیناً حضورِ اقدس ﷺ کے معجزات میں معراج کا قصّہ بھی ایک بڑی اہمیّت اور بڑی خصوصیت رکھتا ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا میں فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ کے فضائل میں معراج کی کرامت بہت ہی اہمیّت رکھتی ہے اور بہت ہی فضائل کو متضمن ہے۔ اللہ جلّ شانہ، سے سرگوشی، اللہ تعالیٰ شانہ، کی زیارت، انبیاء کرام کی امامت اور سدرۃ المنتہٰے تک تشریف بری لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى کہ اِس جگہ اللہ تعالیٰ شانہ، کی بڑی بڑی نشانیوں کی سیر کی۔ یہ معراج کا قصّہ حضورِ اقدس ﷺ کی

خصوصیات میں سے ہے اور اس قصّہ میں جتنے درجاتِ رفیعہ جن پر قرآنِ پاک اور احادیثِ صحیحہ میں روشنی ڈالی گئی ہے یہ سب حضورِ اقدس ﷺ کی خصوصیات ہیں۔ اِس قصّہ کو صاحبِ قصیدہ بردہ نے مختصراً لکھا ہے اور جس کو حضرت تھانوی نوّراللہ مرقدہٗ نے مع ترجمہ کے نشر الطّیب میں ذکر کیا ہے اسی سے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

مِنَ الْقَصِیْدَۃ

سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَیْلًا اِلٰی حَرَمٍ
کَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

﴿ترجمہ﴾ آپ ایک شب میں حرم شریف مکّہ سے حرم محترم مسجدِ اقصٰی تک (باوجودیکہ ان میں فاصلہ چالیس روز کے سفر کا ہے) ایسے (ظاہر وباہر تیز رَو کمال نورانیت وارتفاعِ کدورت کے ساتھ) تشریف لے گئے جیساکہ بدر تاریکی کے پردہ میں نہایت درخشانی کے ساتھ جاتا ہے۔

وَبِتَّ تَرْقٰی اِلٰی اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَۃً
مِنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

اور آپ نے بحالتِ ترقی رات گزاری اور یہاں تک ترقی فرمائی کہ ایسا قُربِ الٰہی حاصل کیا کہ جس پر مقرّبانِ درگاہِ خداوندی سے کوئی نہیں پہنچایا گیا تھا۔ بلکہ اِس مرتبہ کا بسبب غایت رفعت کسی نے قصد بھی نہیں کیا تھا۔

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمٖ

اور آپ کو مسجدِ بیت المقدس میں تمام انبیاء و رُسل نے اپنا امام و پیشوا بنایا جیسا مخدوم خادموں کا امام و پیشوا ہوتا ہے۔

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِيْ مَوْكَبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اور (منجملہ آپ کی ترقیات کے یہ امر ہے کہ) آپ سات آسمانوں کو طے کرتے جاتے تھے جو ایک دوسرے پر ہے ایسے لشکر ملائکہ میں (جو بلحاظِ آپ کی عظمت و شان و تالیفِ قلبِ مبارک آپ کے ہمراہ تھا اور) جس کے سردار اور صاحب عَلَم آپ ہی تھے۔

حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

(آپ رُتبۂ عالی کی طرف برابر ترقّی کرتے رہے اور آسمانوں کو برابر طے کرتے رہے) یہاں تک کہ جب آگے بڑھنے والے کی قُرب و منزلت کی نہایت نہ رہی اور کسی طالبِ رفعت کے واسطے کوئی موقع ترقی کا نہ رہا تو:

خَفَضْتَ كُلَّ مَكَانٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

(جس وقت آپ کی ترقّیات نہایت درجہ کو پہنچ گئیں تو آپ نے ہر مقامِ انبیاء کو یا ہر صاحبِ مقام کو) بنسبت اپنے مرتبہ کے جو خداوندِ تعالیٰ

سے عنایت ہوا پست کر دیا جبکہ آپ اُدْنُ (یعنی قریب آجا) کہہ کر واسطے ترقی مرتبہ کے مثل یکتا و نامور شخص کے پُکارے گئے۔

کَیْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَیِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُیُوْنِ وَسِرٍّ اَیِّ مُکْتَتَمِ

(یہ ندا، یا محمدؐ کی اِس لئے تھی) تاکہ آپ کو وہ وصل حاصل ہو جو نہایت درجہ آنکھوں سے پوشیدہ تھا (اور کوئی مخلوق اس کو دیکھ نہیں سکتی) اور تاکہ آپ کامیاب ہوں اس اچھے بھید سے جو غایت مرتبہ پوشیدہ ہے۔

﴿عِطرالوردہ﴾

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

یہاں تک تو حضرت نے قصیدہ بردہ سے معراج کا قصّہ نقل فرمایا اور عطرالوردہ جو قصیدہ بردہ کی اُردو شرح حضرت شیخ الہند مولانا الحاج محمود الحسن صاحب دیو بندی قدس سرہٗ کے والد ماجد حضرت مولانا ذوالفقار علی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اس سے ترجمہ نقل کیا، اس کے بعد آخری شعر یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ الخ تحریر فرما کر اپنی طرف سے عبارتِ ذیل کا اضافہ کیا ہے۔

ولنختم الکلام علی وقعۃ الاسراء ۔۔۔ بالصّلوٰۃ علٰی سیّد اھل الاصطفاء
واٰل واصحاب اھل الاجتباء ۔۔۔ ما دامت الارض والسّماء

جس کا ترجمہ یہ ہے ہم ختم کرتے ہیں معراج والے قصّہ پر کلام کو

دُرود شریف کے ساتھ اُس ذات پر جو سردار ہے سارے برگزیدہ لوگوں کی اور ان کے آل و اصحاب پر جو منتخب ہستیاں ہیں جب تک کہ آسمان اور زمین قائم رہیں ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۵۰ اس سیاہ کار کو ان فضائل کے رسائل لکھنے کے زمانہ میں بعض مرتبہ خود کو اور بعض مرتبہ بعض دوسرے احباب کو کچھ منامات اور مبشرات بھی آئے۔ اِس رسالہ فضائلِ دُرود کے لکھنے کے زمانہ میں ایک رات خواب میں یہ دیکھا کہ مجھے یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ اس رسالہ میں قصیدہ ضرور لکھیو لیکن قصیدہ کی تعیین نہیں معلوم ہو سکی۔ البتہ خود اس ناکارہ کے ذہن میں خواب ہی میں یا جاگتے وقت دو خوابوں کے درمیان میں۔ اس لئے کہ اسی وقت دوبارہ بھی اسی قسم کا خواب دیکھا تھا۔ یہ خیال آیا کہ اس کا مصداق مولانا جامی نوّر اللہ مرقدہٗ کی وہ مشہور نعت ہے جو یوسف زلیخا کے شروع میں ہے۔ جب اس ناکارہ کی عمر تقریباً دس گیارہ سال کی تھی، گنگوہ میں اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کتاب پڑھی تھی اسی وقت ان کی زبانی اس کے متعلّق ایک قصّہ بھی سنا تھا اور وہ قصّہ ہی خواب میں اس کی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا۔ قصّہ یہ سُنا تھا کہ مولانا جامی نوّر اللہ مرقدہٗ و اعلی اللہ مراتبہٗ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ رَوضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیرِ مکّہ نے خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی

زیارت کی۔ حضورِ اقدس ﷺ نے خواب میں ان کو یہ اِرشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیرِ مکہ نے ممانعت کر دی۔ مگر اُن پر جذب و شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چُھپ کر مدینہ منوّرہ کی طرف چل دیئے۔ امیرِ مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ آ رہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دَوڑائے اور اُن کو راستہ سے پکڑوا کر بُلایا، اُن پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آ کر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے، اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔ اس پر اُن کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔

اس قصّہ کے سُننے میں یا یاد میں تو اِس ناکارہ کو تردّد نہیں، لیکن اس وقت اپنے ضعفِ بینائی اور امراض کی وجہ سے مراجعتِ کتب سے معذوری ہے، ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اِس کا حوالہ اِس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اِس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ فرمادیں۔ اِس قصّہ ہی کی وجہ سے اِس ناکارہ کا خیال اِس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی ذہن میں ہے اور اس میں کوئی اِستبعاد نہیں۔

سیّد احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں ان کا قصّہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبرِ اطہر کے

قریب کھڑے ہو کر دُو شعر پڑھے تو دستِ مبارک باہر نکلا اور اُنہوں نے اُس کو چُوما۔

اِس ناکارہ کے رسالہ فضائلِ حج کے حکایاتِ زیارتِ مدینہ کے سلسلہ میں نمبر ۱۳ پر یہ قصّہ مفصّل علّامہ سیوطی کی کتاب الحاوی سے گزر چکا ہے اور بھی متعدّد قصّے اس میں روضۂ اقدس سے سَلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں۔ بعض دوستوں کا خیال یہ ہے کہ میرے خواب کا مصداق قصیدہ بُردہ ہے، اسی لئے اس سے پہلے نمبر پر چند اشعار اُس سے یہ سلسلۂ معراج نقل کر دیئے۔ اور بعض دوستوں کی رائے یہ ہے کہ حضرت نانَوتوی نوّر اللہ مرقدہٗ کے قصائد میں سے کوئی قصیدہ مراد ہے اِس لئے خیال ہے کہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی نعت کے بعد حضرتِ اقدس مولانا نانَوتوی نوّر اللہ مرقدہٗ کے قصائدِ قاسمی میں سے بھی کچھ اشعار نقل کر دوں اور انہیں پر اس رسالہ کو ختم کر دوں۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

مولانا جامی کا قصیدہ فارسی میں ہے اور ہمارے مدرسہ کے ناظم مولانا الحاج اسعد اللہ صاحب فارسی سے خصوصیت کے ساتھ ساتھ اشعار سے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور حضرتِ اقدس حکیم الاُمّت مولانا اشرف علی صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ کے جلیل القدر خلفاء میں ہیں جس کی وجہ سے عشقِ نبوی کا جذبہ بھی جتنا ہو برمحل ہے۔ اس لئے مَیں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کا ترجمہ فرما دیں جو اِس نعت کی شان کے مناسب ہو۔ مولانا نے اس کو قبول فرما لیا۔ اس لئے ان اشعار کے بعد

ان کا ترجمہ بھی پیش کر دیا جائے گا اور اس کے بعد قصائدِ قاسمی کے چند اشعار لکھ دیئے جائیں گے۔

مثنوی مولانا جامی علیہ الرحمۃ

زمہجوری بر آمد جانِ عالم	①	ترحّم یانبی اللہ ترحّم
نہ آخر رحمۃٌ للعالمینی	②	زمحروماں چرا غافل نشینی
زخاک اے لالۂ سیراب برخیز	③	چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
بروں آور سر از بردِ یمانی	④	کہ روئے تست صبحِ زندگانی
شبِ اندوہِ مارا روز گرداں	⑤	زرویت روزِ ما فیروز گرداں
بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ	⑥	بسر بر بند کافوری عمامہ
فرود آویز از سر گیسواں را	⑦	فگن سایہ بپا سروِ رواں را
ادیمِ طائفی نعلین پاکن	⑧	شراک از رشتہ جانہائے ماکن
جہانے دیدہ کردہ فرشِ راہ اند	⑨	چو فرش اقبال پابوسِ تو خواہند
زحجرہ پائے در صحنِ حرم نہ	⑩	بفرقِ خاکِ رہ بوساں قدم نہ
بدہ دستی زپا افتادگاں را	⑪	بکن دلداریئے دلدادگاں را
اگرچہ غرقِ دریائے گناہم	⑫	فتادہ خشک لب برخاکِ راہم
تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے	⑬	کنی بر حالِ لب خشکاں نگاہے
خوشا کز گردِ رہ سویت رسیدیم	⑭	بدیدہ گرد از کویت کشیدیم
بمسجد سجدۂ شکرانہ کردیم	⑮	چراغت را زجاں پروانہ کردیم

بگیر درِ روضہ ات گشتیم گستاخ (۱۶) دلم چوں پنجرۂ سوراخ سوراخ

زدیم از اشک ابرِ چشم بے خواب (۱۷) حریم آستانِ روضہ ات آب

گہے رُفتیم زاں ساحت غبارے (۱۸) گہے چیدیم زو خاشاک و خارے

ازاں نورِ سوادِ دیدہ دادیم (۱۹) وزیں بر ریش دل مرہم نہادیم

بسوئے منبرت رہ بر گرفتیم (۲۰) زچہرہ پایہ اش در زر گرفتیم

زمحرابت بسجدہ کام جستیم (۲۱) قدم گاہت بخون دیدہ شستیم

بپائے ہر ستوں قد راست کردیم (۲۲) مقامِ راستاں درخواست کردیم

زداغِ آرزویت بادلِ خوش (۲۳) زدیم از دل بہر قندیل آتش

کنوں گر تن نہ خاکِ آں حریم است (۲۴) بحمد اللہ کہ جاں آں جا مقیم است

بخود درماندہ ام از نفس خود رائے (۲۵) ببیں درماندۂ چندیں بخشائے

اگر نبود چو لطفت دست یارے (۲۶) زدستِ ما نیاید ہیچ کارے

قضا می افگند از راہ مارا (۲۷) خدا را از خدا درخواہ مارا

کہ بخشد از یقیں اوّل حیاتے (۲۸) دہد آنگہ بکارِ دیں ثباتے

چو ہولِ روزِ رُستا خیز خیزد (۲۹) بآتش آبروئے ما نریزد

کند با ایں ہمہ گمراہئ ما (۳۰) ترا اذنِ شفاعت خواہئ ما

چو چوگاں سر فگندہ آوری روئے (۳۱) بمیدانِ شفاعت امّتی گوئے

بحسنِ اہتمامت کارِ جامی (۳۲)
طفیلِ دیگراں یابد تمامی ○

ترجمہ ﴿ از حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب ناظم مدرسہ مظاہر علوم

خلیفہ مجاز بیعت از حکیم الاُمّت حضرت مولانا الحاج اشرف علی تھانوی نوّراللہ مرقدہٗ

(۱) آپ کے فراق سے کائناتِ عالَم کا ذرّہ ذرّہ جاں بلب ہے اور دَم توڑ رہاہے۔ اے رسُولِ خدا نگاہِ کرم فرمائیے، اے ختم المرسلین رحم فرمائیے۔

(۲) آپ یقیناً رحمۃ لّلعالمین ہیں ہم حرماں نصیبوں اور ناکامان قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔

(۳) اے لالۂ خوش رنگ اپنی شادابی اور سیرابی سے عالَم کو مستفید فرمائیے اور خوابِ نرگسیں سے بیدار ہو کر ہم محتاجانِ ہدایت کے قلوب کو منوّر فرمائیے ؎

اے بسرا پردۂ یثرب بخواب خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب

(۴) اپنے سرِ مبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکالئے کیونکہ آپ کا رُوئے انور صبحِ زندگانی ہے۔

(۵) ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جمالِ جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیروزمندی و کامیابی عطا کر دیجئے۔

(۶) جسمِ اطہر پر حسبِ عادت عنبر بیز لباس آراستہ فرمائیے اور سفید کافوری عمامہ زیبِ سَر فرمائیے۔

(۷) اپنی عنبر بار و مشکیں زلفوں کو سرِ مبارک سے لٹکا دیجئے تاکہ اُن کا سَایہ آپ کے بابرکت قدموں پر پڑے (کیونکہ مشہور ہے کہ قامتِ اطہر و جسمِ انور کا سَایہ نہ تھا لہٰذا گیسوئے شبگوں کا سایہ ڈالئے)

(۸) حسبِ دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین (پاپوش) پہنئے

اور اُن کے تسمے اور پٹّیاں ہمارے رشتۂ جاں سے بنائیے۔

⑨ تمام عالَم اپنے دیدہ و دل کو فرشِ راہ کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرشِ زمین کی طرح آپ کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

⑩ حجرۂ شریف یعنی گنبدِ خضراء سے باہر آکر صحنِ حرم میں تشریف رکھیئے۔ راہِ مبارک کے خاک بوسوں کے سر پہ قدم رکھیئے۔

⑪ عاجزوں کی دستگیری بے کسوں کی مدد فرمایئے اور مخلص عشاق کی دلجوئی و دلداری کیجئے۔

⑫ اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از سرتاپا غرق ہیں لیکن آپ کی راہِ مبارک پر تشنہ و خشک لب پڑے ہیں۔

⑬ آپ ابرِ رحمت ہیں شایانِ شانِ گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پہ ایک نگاہِ کرم بار ڈالی جائے۔

اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حضرات کا تو خیال ہے کہ حضرت جامیؒ یہاں سے زمانۂ گزشتہ کی زیارتِ مقدّسہ کا حال بیان فرماتے ہیں اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے تمنّا فرما رہے ہیں۔ حضرتِ اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ کا رجحان اسی طرف ہے اسی لئے اب ترجمہ میں اس کی رعایت کیجائیگی۔

⑭ ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گردِ راہ سے آپ کی خدمتِ گرامی میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچۂ مبارک کی خاک کا سُرمہ لگاتے ؎

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم ۔۔۔ خاکِ درِ رسُول کا سُرمہ لگائیں ہم

⑮ مسجد نبوی میں دوگانۂ شکر ادا کرتے، سجدۂ شکر بجالاتے، روضۂ اقدس کی شمعِ روشن کا اپنی جانِ حزیں کو پروانہ بناتے۔

⑯ آپ کے روضۂ اطہر اور گنبدِ خضراء کے اس حال میں مستانہ اور بیتابانہ چکّر لگاتے کہ دل صدمہائے عشق اور وفورِ شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔

⑰ حریمِ قُدس اور رَوضۂ پُر نور کے آستانۂ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔

⑱ کبھی صحنِ حرم میں جھاڑو دے کر گرد و غبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس و خاشاک کو دُور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔

⑲ گو گرد و غبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے، مگر ہم اس سے مردمکِ چشم کے لئے سامانِ روشنی مہیا کرتے اور گو خس و خاشاک زخموں کے لئے مُضر ہے مگر ہم اس کو جراحتِ دل کے لئے مرہم بناتے۔

⑳ آپ کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرے سے مَل مَل کر زرّین و طلائی بناتے۔

㉑ آپ کے مُصلّائے مُبارک و محراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنائیں پُوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مُصلّے میں جس جائے مقدس پر آپ کے قدمِ مُبارک ہوتے تھے اُس کو شوق کے اشکِ خونیں سے دھوتے۔

㉒ آپ کی مسجدِ اطہر کے ہر ستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبہ کی درخواست و دُعا کرتے۔

㉓ آپ کی دل آویز تمناؤں کے زخموں اور دل نشین آرزوؤں کے داغوں سے

(جو ہمارے دل میں ہیں۔۔) انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے۔

۲۴ اب اگرچہ میرا جسم اس حریمِ انور و شبستانِ اطہر میں نہیں ہے لیکن خُدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ رُوح وہیں ہے۔

۲۵ مَیں اپنے خود بین و خود رائے نفسِ اَمّارہ سے سخت عاجز آچکا ہوں ایسے عاجز و بیکس کی جانب التفات فرمائیے اور بخشش کی نظر ڈالئے۔

۲۶ اگر آپ کے الطافِ کریمانہ کی مدد شاملِ حال نہ ہوگی تو ہم عضوِ معطل و مفلوج ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پا سکے گا۔

۲۷ ہماری بدبختی ہمیں صراطِ مستقیم و راہِ خدا سے بھٹکا رہی ہے۔ خدارا ہمارے لئے خداوندِ قدوس سے دُعا فرمائیے۔

۲۸ (یہ دُعا فرمائیے) کہ خداوندِ قدوس اوّلاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکامِ دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔

۲۹ جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اُس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالکِ یوم الدین، رحمٰن و رحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔

۳۰ اور ہماری غلط روی اور صغیرہ و کبیرہ گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائے کیونکہ بغیر اس کی اجازت شفاعت نہیں ہو سکتی ہے۔

۳۱ ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سر خمیدہ چوگاں کی طرح میدانِ شفاعت میں سر جُھکا کر (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فرماتے ہوئے

تشریف لائیں۔

(۳۲) آپ کے حسنِ اہتمام اور سعیِ جمیل سے دوسرے مقبول بندگانِ خدا کے صدقہ میں غریب جامی کا بھی کام بن جائے گا ؎

شنیدم کہ در روزِ امید وبیم
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

الحمد للہ حضرت شیخ کی توجّہ و برکت سے اُلٹا سیدھا ترجمہ ختم ہوگیا۔

صبح ۲۶، ذیقعدہ ۸۴ھ

(انتہیٰ از مولانا اسعد اللہ صاحب زاد مجدہٗ)

اس کے بعد قصائدِ قاسمی میں سے حضرتِ اقدس حجۃ الاسلام مولانا محمّد قاسم صاحب بانی دار العلوم دیوبند نوّر اللہ مرقدہٗ کے مشہور قصیدہ بہاریہ میں سے چند اشعار پیش کرتا ہوں جیسا کہ اُوپر لکھا جا چکا ہے۔ یہ قصیدہ بہت طویل ہے۔ ڈیڑھ سو سے زائد اشعار اس قصیدہ کے ہیں اس لئے سب کا لکھنا تو موجبِ طول تھا۔ جو صاحب پُورا دیکھنا چاہیں اصل قصیدہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں سے ساٹھ اشعار سے کچھ زائد پر اکتفا کیا جا رہا ہے جس سے حضرت قدس سرّہٗ کی والہانہ محبّت اور عشقِ نبوی کا اندازہ ہوتا ہے۔

نہ ہووے نغمہ سرا کس طرح سے بلبلِ زار ** کہ آئی ہے نئے سر سے چمن چمن میں بہار
ہر اِک کو حسبِ لیاقت بہار دیتی ہے ** کسی کو برگ کسی کو گل اور کسی کو بار
خوشی سے مرغِ چمن ناچ ناچ گاتے ہیں ** کفِ ورق سے بجاتے ہیں تالیاں اشجار
بجھاتی ہے دلِ آتش کی بھی تپش یارب ** کرم میں آپ کو دشمن سے بھی نہیں انکار

یہ قدرِ خاک کی ہے ہیں باغ باغ وہ عاشق ❊ کبھی رہے تھا سدا جن کے دل کے بیچ غبار

یہ سبزہ زار کا رتبہ ہے شجرۂ موسیٰ علیہ السلام ❊ بنا ہے خاص تجلّی کا مطلعِ انوار

اسی لئے چمنستاں میں رنگِ مہندی نے ❊ کیا ظہور ورق ہائے سبزہ میں ناچار

پہنچ سکے شجرِ طور کو کہیں طوبےٰ ❊ مقامِ یار کو کب پہنچے مسکنِ اغیار

زمین و چرخ میں ہو کیوں نہ فرق چرخ و زمیں ❊ یہ سب کا بار اُٹھائے وہ سب کے سر پر بار

کرے ہے ذرّۂ کوئے محمّدی سے خجل ❊ فلک کے شمس و قمر کو زمین لیل و نہار

فلک پہ عیسیٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی ❊ زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمّدِ مختار

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانیٔ احمد ❊ زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمّدی سرکار

ثنا کر اس کی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ ❊ کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اُس کی ❊ کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار

جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو ❊ نصیب ہوتی نہ دَولت وجود کی زنہار

کہاں وہ رتبہ کہاں عقلِ نارسا اپنی ❊ کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار

چراغِ عقل ہے گُل اُس کے نور کے آگے ❊ زباں کا مُنھ نہیں جو مدح میں کرے گفتار

جہاں کہ جلتے ہوں پر عقلِ گُل کے بھی پھر کیا ❊ لگی ہے جان جو پہنچیں وہاں مرے افکار

مگر کرے مری روح القدس مددگاری ❊ تو اس کی مدح میں مَیں بھی کروں رقم اشعار

جو جبرئیل مدد پہ ہو فکر کی میرے ❊ تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہان کے سردار

تو فخرِ کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں ❊ امیرِ لشکرِ پیغمبراں شہِ ابرار

تو بوئے گُل ہے اگر مثلِ گُل ہیں اور نبی ❊ تو نورِ شمس گر اور انبیاء ہیں شمس و نہار

حیاتِ جان ہے تُو ہیں اگر وہ جانِ جہاں ❊ تو نورِ دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار

طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی — بجا ہے کہیے اگر تم کو مبدءِ الآثار

جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تا بوجود — قیامت آپ کی تھی دیکھئے تو اِک رفتار

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں — ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی — ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار

جو انبیا ہیں وہ آگے تری نبوّت کے — کریں ہیں اُمّتی ہونے کا یا نبی اقرار

لگاتا ہاتھ نہ پُتلے کو بوالبشر کے خدا — اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخرِ کار

خدا کے طالبِ دیدار حضرتِ موسیٰؑ — تمہارا لیجے، خدا آپ طالبِ دیدار

کہاں بلندیٔ طور اور کہاں تری معراج — کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار

جمال کو ترے کب پہنچے حُسن یوسفؑ کا — وہ دلربائے زلیخا تو شاہدِ ستار

رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشرّیت — نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستّار

سما سکے تری خَلوت میں کب نبیؑ مَلَکؑ — خدا غیور تو اُس کا حبیب اور اغیار

نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا اک شب بھی — قمر نے گو کہ کروڑوں کئے چڑھاؤ اتار

خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مرے — تو جس قدر ہے بھلا میں بُرا اسی مقدار

نہ پہنچیں گنتی میں ہرگز ترے کمالوں کی — مرے بھی عیب شہِ دوسرا شہِ ابرار

عجب نہیں تری خاطر سے تیری اُمّت کے — گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار

بکیں گے آپ کی اُمّت کے جرم ایسے گراں — کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہوں گی نثار

ترے بھروسہ پہ رکھتا ہے غرّہ طاعت — گناہِ قاسمِ برگشتہ بخت بد اطوار

تمہارے حرفِ شفاعت پہ عفو ہے عاشق — اگر گناہ کو ہے خوفِ غصۂ قہّار

یہ سُن کے آپ شفیعِ گناہ گاراں ہیں — کئے ہیں مَیں نے اکٹھے گناہ کے انبار

ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف ** بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار
یہ ہے اجابتِ حق کو تری دعا کا لحاظ ** قضائے مبرم و مشروط کی سنیں نہ پکار
برا ہوں، بد ہوں، گنہگار ہوں پہ تیرا ہوں ** ترا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں ناہنجار
لگے ہے تیرے سگِ کو کو میرے نام سے عیب ** یہ تیرے نام کا لگنا مجھے ہے عزّ و وقار
تو بہترینِ خلائق، میں بدترینِ جہاں ** تو سرورِ دو جہاں، میں کمینہ خدمتگار
بہت دنوں سے تمنّا ہے کیجے عرضِ حال ** اگر ہو اپنا کسی طرح تیرے در تک بار
مگر جہاں ہو فلک آستاں سے بھی نیچا ** وہاں ہو قاسمِ بے بال و پر کا کیونکہ گزار
دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی ** کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا ** بنے گا کون ہمارا ترے سوا غم خوار
لیا ہے سگ نمط ابلیس نے مرا پیچھا ** ہوا ہے نفس موا سانپ سا گلے کا ہار
رجاؤ خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ ** کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں ** مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار
اڑا کے باد مری مشتِ خاک کو پسِ مرگ ** کرے حضور ﷺ کے روضہ کے آس پاس نثار
و لے یہ رتبہ کہاں مشتِ خاکِ قاسم کا ** کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار
غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ رہی لیکن ** خدا کی اور تری الفت سے میرا سینہ فگار
لگے وہ تیرِ غمِ عشق کا مرے دل میں ** ہزار پارہ ہو دل خونِ دل میں ہو سرشار
لگے وہ آتشِ عشق اپنی جان میں جس کی ** جلا دے چرخِ ستم گر کو ایک ہی جھونکار
تمہارے عشق میں رو رو کے ہوں نحیف اتنا ** کہ آنکھیں چشمۂ آبی سے ہوں درونِ غبار
رہے نہ منصبِ شیخ المشائخی کی طلب ** نہ جی کو بھائے یہ دنیا کا کچھ بناؤ سنگار

ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر
کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار

تو تھام اپنے تئیں حد سے پا نہ دَھر باہر
سنبھال اپنے تئیں اور سنبھل کے کر گفتار

ادب کی جا ہے یہ چُپ ہو تو اور زبان بند کر
وہ جانے چھوڑ اسے پر نہ کر تو کچھ اصرار

بس اب دُرود پڑھ اُس پہ اور اُس کی آل پہ تو
جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اُس کی عترتِ اطہار

الٰہی اس پر اور اس کی تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کو شمار

یہ رسالہ جیسا کہ شروع میں لکھا گیا ۲۵ رمضان المبارک کو شروع کیا گیا تھا۔ ماہِ مبارک کے مشاغل کی وجہ سے اُس وقت تو بسم اللہ اور چند سطور کے علاوہ لکھوانے کا وقت ہی نہیں مِلا۔ اس کے بعد بھی مہمانوں کے ہجوم اور مدرسہ کے ابتداءِ سال کے مشاغل کی وجہ سے بہت ہی تھوڑا وقت ملتا رہا تاہم تھوڑا بہت سلسلہ چلتا ہی رہا کہ گزشتہ جمعہ کو عزیز محترم مولانا الحاج محمد یوسف صاحب کاندھلوی امیرِ جماعتِ تبلیغ کے حادثہ انتقال سے یہ تخیل پیدا ہوا کہ اگر یہ ناکارہ بھی اسی طرح بیٹھے بیٹھے چل دیا تو یہ اَوراق جو اَب تک لکھے ہیں یہ بھی ضائع ہو جائیں گے اس لئے جتنا ہو چکا ہے اسی پر اکتفا کروں اور آج ۶ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ جمعہ کی صبح کو اس رسالہ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ جلّ شانہٗ اپنے لطف وکرم سے اپنے پاک رسول کے طفیل جو لغزشیں اس میں ہوئی ہوں اُن کو معاف فرمائے۔

محمد زکریا عفی عنہ کاندھلوی
مقیم مدرسہ مظاہرِ علوم

محمد اخلاق بن محمد اسحٰق تلمیذ منشی خلیل احمد صبر برنی۔ مقیم مدینہ منورہ
۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس مبارک رسالہ کی اہمیّت اور اس خصوصی اشاعت کے وجوہ

رسالہ فضائلِ دُرود شریف کے مؤلّف یہاں حضرتِ مصنف کا تعارف نہیں کرانا بلکہ مدہوشی دُور کرانے کیلئے صرف چند اُمور کو جتلانا ہے۔ جامعِ شریعت وطریقت اِمامِ وقت قطب الاقطاب شیخ الحدیث علامہ محمد زکریا قدس سرہٗ جنھوں نے جامعہ مظاہرِ علوم میں نصف صدی سے زائد عرصہ حدیثِ پاک کا درس دیا اور اسی عرصہ میں "اوجز المسالک شرح موطا امام مالک" ۱۵ جلدوں میں، "لامع الدراری شرح بخاری" ۱۰ جلدوں میں "کوکب الدری شرح ترمذی" ۴ جلدوں میں اور "ابواب و تراجم بخاری" جیسی عظیم کتب مرتب فرمائیں۔ علماء فرماتے ہیں کہ 'اوجز' اور 'لامع' نے متقدمین کی یاد تازہ کردی۔ حجازِ مقدس اور دیگر عرب ممالک کے مالکی، حنبلی، شافعی علماء نے اس حنفی عالِم کی وسعتِ علم کا کھل کر اعتراف کیا۔ اُردو میں تبلیغی نصاب کے رسائل عوام کے لئے اور علمی رسائل علماء کے لئے تصنیف فرمائے جن کی مجموعی تعداد سَو کے قریب ہے۔

رسالہ فضائلِ دُرود شریف عمر کے کس دَور میں لکھا گیا تالیف کے وقت حضرتِ مؤلف کی عمرِ شریف ۶۹ (اُنہتر) برس کی تھی جبکہ حدیثِ پاک کی تدریس ابھی تک جاری تھی اور بذل المجهود شرح ابوداود پر حواشی بھی لکھے جارہے تھے، رسالہ فضائلِ دُرود شریف کا مسودہ حضرت مولانا محمد عاقل صاحب صدر مدرس مظاہرِ علوم کے ہاتھ سے لکھواتے تھے کہ خود نزولِ آب کی وجہ سے لکھ نہیں سکتے تھے، اس سے پہلے حضرت کے اکابر، عمر میں بڑے اور ہمعصرِ علم و فضل سب ہی حضرات حضرت کے رسوخ فی العلم والطریقۃ کی شہادتیں، نسبتیں اور محبتیں دیکر رخصت ہو گئے تھے اور حضرت کو " اذا احب عبدًا نادٰی جبریل " الحدیث کا سچا مصداق بنا گئے۔ اور پھر اس وقت حضرت ظاہری و باطنی کمالات کی جامعیّت میں ایسا منفرد مقام حاصل کر چکے تھے کہ حضرت کو حدیث "کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ" الحدیث کا مصداق قرار دینے کیلئے کسی بھی غور

و تأمل کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ اور جن نامور علماء و مشائخ کا تعلق حضرت کے علمی اور سلوکی سلاسل سے نہ تھا۔ ان حضرات نے بطور برکت حضرت سے سندِ حدیث حاصل کی اور بیعت کی درخواست کی۔
اُس وقت حضرت ہی کے شاگردوں میں بڑے بڑے محدث، مفتی ایسے موجود تھے جن کو حضرت کی طرف سے حضرت کی ہر تحریر پر بے تکلف تنقید کرنے کی ہدایت تھی اور ان کی اس خدمت سے ان پر حضرت کی شفقت بڑھتی تھی۔ رسالہ فضائلِ دُرود شریف کی طباعت کے بعد ۱۸ برس تک حضرت حیات رہے اور رسالہ تبلیغی نصاب میں شامل ہو کر اطرافِ عالَم میں پھیل گیا۔

رسالہ کا حجم اور تالیفی مواد اس مبارک رسالہ کا حجم کتابی سائز کے صرف ستّر اَوراق ہیں جس میں حضرت حکیم الاُمّت تھانوی قدس سرّہٗ کی تصنیف شدہ فضائلِ درود شریف کی کتاب "زاد السعید" کی تین فصلیں تو تقریباً پُوری شامل ہیں اور ان پر حضرت کی اپنی دیگر فضائل کی کتب کے طرز پر چند حدیثوں اور چند حکایات اور دو تین مشہور قصائد کے اشعار کا اضافہ ہے، اسی میں حیوٰۃ النبی ﷺ کو صحیح احادیث سے اور بعض دوسرے مسائل کو بہت حکمت سے مؤثر انداز میں بیان فرمایا اور مواجہہ شریفہ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کا طریقہ بھی تحریر فرمایا۔

مدّتِ تالیف مذکورہ بالا شخصیت کے لئے یہ کام چند گھنٹوں سے زیادہ کا نہ تھا اور بہت آسان تھا کہ جس نے رسالہ "حکایاتِ صحابہ" اُن دنوں میں لکھا تھا جبکہ ان کو کسی مرض کی وجہ سے چند روز کے لئے دماغی کام سے روک دیا گیا تھا۔ اسی طرح بعض اہم رسائل دہلی سہارنپور کے سفروں کے دوران مرتب کر لئے۔ اور رسالہ حجۃ الوداع (عربی) جس پر علامہ حضرت بنوری کا مقدمہ ہے اور یہ رسالہ حضرت کی وسعتِ نظر اور محققانہ انداز کا ایک نمونہ ہے یہ ایک دن ۱½ رات میں لکھا گیا، مگر رسالہ فضائلِ دُرود شریف دو ماہ میں لکھا جس کے لکھنے کا ارادہ تالیف سے ۲۴ برس پہلے فرمایا تھا، پھر اتنے برس بزرگوں کے تقاضوں اور اپنی دلی خواہش کے باوجود رسالہ کو شروع کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

تالیفِ رسالہ کے متعلق حضرتِ مصنف کا بیان رسالہ فضائلِ دُرود شریف میں بعد حمد و صلاۃ کے تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اللہ جلّ جلالہٗ عمّ نوالہٗ کے لطف و انعام اور محض اس کے فضل و احسان اور اُس کے نیک بندوں کی شفقت اور توجہات سے اِس ناکارہ و نابکار سیاہ کار کے

قلم سے فضائل کے سلسلہ میں متعدد رسائل لکھے گئے جو نظام الدین کے تبلیغی سلسلہ کے نصاب میں داخل ہیں، اَحباب کے سیکڑوں خطوط سے ان کا بہت زیادہ نافع ہونا معلوم ہوتا رہا۔ اِس ناکارہ کا اس میں کوئی دخل نہیں، اوّلاً محض اللہ جلّ شانہ کا انعام، ثانیاً اُس کے پاک رسُول کے کلام کی برکت جس کے تراجم ان رسائل میں پیش کئے گئے۔ ثالثاً اُن اللہ والوں کی برکتیں جن کے ارشادات سے یہ رسائل لکھے گئے۔ یہ اللہ کا محض لطف و کرم ہے کہ ان ساری برکات میں اس ناپاک کی گندگی حائل نہ ہوئی اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ وَلَکَ الشُّکْرُ کُلُّہٗ، اَللّٰھُمَّ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ.

اس سلسلہ کا سب سے پہلا رسالہ ’فضائلِ قرآن‘ کے نام سے حضرتِ اقدس شاہ محمد یٰسین صاحب نگینوی خلیفہ قطبِ عالم شیخ المشائخ حضرتِ گنگوہی قدس سرہٗ کی تعمیلِ حکم میں لکھا گیا، جیساکہ اِس رسالہ کے شروع میں تفصیل سے لکھا گیا ہے حضرت شاہ صاحب کا وصال ۲۰ شوال ۱۳۶۰ھ پنجشنبہ میں ہوا تھا، نوراللہ مرقدہ واعلی اللہ مراتبہ۔ حضرت نے اپنے وصال کے وقت اپنے اجلّ خلیفہ مولانا الحاج عبدالعزیز دعاجو کے ذریعہ یہ پیام اور وصیت بھیجی کہ جس طرح فضائلِ قرآن لکھا گیا ہے میری خواہش ہے کہ اسی طرح فضائلِ دُرود بھی لکھدے۔ حضرت شاہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے وصال کے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب بار بار اِس وصیت کی یاددہانی اور تکمیل پر اصرار کرتے رہے اور ناکارہ بھی اپنی نااہلیت کے باوجود دل سے خواہش کرتا رہا کہ یہ سعادت میسّر ہوجائے۔ شاہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے علاوہ اور بھی بہت سے حضرات کا اصرار ہوتا رہا مگر اس ناکارہ پر سیّدالکونین فخرالرسل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی جلالتِ شان کا کچھ ایسا رعب طاری تھا کہ جب بھی اس کا ارادہ کیا یہ خوف طاری ہوا کہ مبادا کوئی چیز شانِ عالی کے خلاف نہ لکھی جائے۔ اسی لیت ولعل میں گذشتہ سال عزیزی مولانا محمد یوسف صاحب کے اصرار پر تیسری مرتبہ حجاز کی حاضری میسّر ہوئی اور اللہ کے فضل سے چوتھے حج کی سعادت حاصل ہوئی۔

حج سے فراغ پر جب مدینہ منورہ حاضری ہوئی تو وہاں پہنچکر بار بار دل میں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ فضائلِ دُرود نہ لکھنے کا کیا جواب ہے۔ ہر چند کہ اپنے اعذار سوچتا تھا لیکن بار بار اس قلبی سوال پر یہ ناکارہ پختہ ارادہ کر کے آیا تھا کہ سفر سے واپسی پر ان شاءاللہ اس مبارک رسالہ کی تکمیل کی کوشش کروں گا۔ مگر "خوئے بد را بہانہ بسیار" یہاں واپسی پر بھی امروز و فردا ہوتا رہا۔ اِس ماہِ مبارک میں اِس داعیہ نے پھر عود کیا تو آج ۲۵ رمضان المبارک آخری جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد اللہ کے نام سے ابتداء تو کر ہی دی، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اس رسالہ میں اور اس سے پہلے جتنے رسائل لکھے گئے یا عربی کی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں جو لغزشیں ہوئی ہوں محض اپنے لُطف و کرم سے ان کو معاف فرمائے۔"

(فائدہ) از احقر اقبال: اس خوف و احتیاط کی وجہ ظاہر ہے کہ خوف بقدرِ معرفت ہوا کرتا ہے۔ اور حضرت کا اپنے وقت کا سید العارفین ہونا اظہر من الشمس ہے۔ تالیف میں دیر لگنے کی دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ درود شریف کا موضوع سراسر عشق و محبّت سے تعلق رکھتا ہے، جب بھی لکھنے کا اِرادہ فرماتے ہوں گے اُسی وقت عشق نبوی حضرت کے علم کے سمندر میں تلاطم پیدا کر دیتا ہوگا اور مضامین کا غیر معمولی ورود زبان و قلم کو روک دیتا ہوگا، شاید اسی لئے مجبور ہو کر لِکھی لکھائی زاد السعید کو سامنے رکھکر کچھ اضافہ کر دیا۔

نتیجہ حضرتِ مصنّف کے اخلاص، عشق و محبّت کی نسبت رسالہ کی سَطر سَطر حَرف حَرف میں جذب ہو گئی جس سے پڑھنے والوں کے عقائد و خیالات مختلف جہتوں سے درست ہوئے اور دینی جذبات بنے، باطنی ترقیات نصیب ہوئیں اور عمومی طور پر درود شریف کو کثرت سے پڑھنے کی ترغیب ہوئی اور عمل کی توفیق ہوئی، رسالہ اور مصنّف کے بارے میں مشائخ و صلحاء کو قبولیت کی بشارتیں ہوئیں۔ نمونہ کے طور پر اُن میں سے صرف ایک بشارت مولانا ڈاکٹر ماجد علی صاحب علیگڑھی کی رؤیائے صالحہ نقل کرتے ہیں جسے خود حضرت شیخ قدس سرّہٗ نے اپنی آپ بیتی میں ذکر فرمایا ہے۔

حضرت تحریر فرماتے ہیں:

" مخدومی و معظمی حضرتِ اقدس دامت برکاتکم و متعنا اللہ والمسلمین بطول

بقائک وبرکات انفاسک السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔

امید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ دیگر احوال یہ ہیں کہ رمضان المبارک میں اعتکاف کے درمیان حضورِ اکرم ﷺ نے ایک بشارت دی تھی جس کو وہاں بیان نہ کرسکا تھا۔ وہ بشارت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "زکریا (یعنی حضرتِ والا) رسالہ فضائلِ دُرود کی وجہ سے اپنے معاصرین پر سبقت لے گیا"۔ اِس ناکارہ کو اس پر تعجب بھی ہوا کہ حضرتِ والا کی احادیث کی اور دین کی محنت کی اور بھی خدمات ہیں جو بہت اُونچی ہیں لیکن بعد کو اشکال رفع ہوا کہ دل میں یہ بات آئی کہ رسالہ فضائلِ دُرود حضرتِ والا کے عشقِ نبوی کی دلیل ہے۔ اور اس اعتبار سے بھی حضرتِ والا دوسروں پر سبقت لے گئے ہیں۔ نیز کافی عرصہ ہوا حضور ﷺ سے ہی اس ناکارہ کو یہ بشارت بھی ملی تھی کہ جمعہ کے روز آپ کوئی مخصوص دُرود یا قصیدہ پڑھتے ہیں جو حضور ﷺ کو بہت پسند ہے، اگر ایسا ہے تو وہ درود یا قصیدہ اِس ناکارہ کو بھی بتادیجئے ممنون ہوگا .... الخ۔

(موصولہ واجیب عنہ ۲۸ شوّال) اللہ تعالیٰ خواب کو میرے اور تمہارے لئے مبارک کرے پسند آنے کے واسطے اُونچی چیز ہونا ضروری نہیں۔ کسی رنڈی کا کُتّے کو پانی پلانا بھی پسند آجاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا خواب میں دیکھنا اور اس کا معتبر ہونا تو احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے .... بندہ کا معمول جمعہ کے دن بعد عصر "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا" اَسّی مرتبہ پڑھنے کا ۲۵۔۳۰ سال سے ہے۔ فضائلِ دُرود کی تالیف کے بعد سے اس کے اخیر کے دو قصیدے مُلّا جامی اور حضرت نانوتوی کا کبھی کبھی سُننے کی نوبت آجاتی ہے"۔

اللہ تعالیٰ اپنی اس محبت کے شایانِ شان جو اُن کو اپنے حبیب و محبوب (ﷺ) سے ہے حضرت مصنّف کو جزائے خیر دے اور اُن کے مراتب کو ہمیشہ بلند سے بلند کرتا ہی رہے ؎

گو نالہ نارسا ہو ، نہ ہو آہ میں اثر
مَیں نے تو درگذر نہ کی جو مجھ سے ہوسکا

﴿ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ ﴾
﴿ وَقَالَ "اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ" ﴾

﴿ خوشخبری ﴾

رسالہ مبارکہ "فضائلِ درود شریف" کے متعلق مندرجہ بالا وضاحت سے رسالہ کی اہمیت اور شان ظاہر ہوگئی ہوگی۔ یہ رسالہ تبلیغی نصاب میں اور مستقل طور پر علیحدہ بھی بارہا طبع ہو چکا ہے اور اب تک ہمارے علم کے مطابق سات زبانوں میں اس کے ترجمے بھی شایع ہو چکے ہیں۔ لیکن اس انتہائی پیارے موضوع کی مقبول کتاب جس شان سے تالیف ہوئی اس کی شایانِ شان اس کی طباعت پہلے نہ ہو سکی تھی۔ اب ایک عاشقِ صادق مؤلفِ کتاب "اطاعتِ رسول" (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت مولانا محمد یوسف متالا مہتمم دارالعلوم عربیہ اسلامیہ ہولکمب ھال بری انگلینڈ خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے عاشقانہ انداز میں دل کھول کر سعی بلیغ کر کے مدینہ منورہ سے نہایت اعلیٰ درجہ کی کتابت کروا کر بیروت سے بہترین کاغذ پر مختلف رنگوں میں شایع کیا ہے جسمیں خوبصورتی، تزئین، تصحیح کا غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے۔

شائقین عاشقانِ نبی مختار و محبانِ حبیب پروردگار (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے لئے، اپنے دوستوں کو تحفہ پیش کرنے کیلئے اور اشاعتِ درود شریف کی نیت سے تقسیم کر کے ثوابِ دارین حاصل کرنے کیلئے مندرجہ ذیل پتوں سے رابطہ کریں۔ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلٰی حَبِیْبِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ اھ

(از شفاء الاسقام)

انگلینڈ ۔ حضرت الحاج مولانا محمد یوسف متالا صاحب زید مجدہ
DARUL- ULOOM AL- ARABIYA AL- ISLAMIYA
HOLCOMBE HALL HOLCOMBE NR BURY LANCS BL—8 4NG U.K.

سعودی عرب
(۱) مکتبۃ الایمان ۔ السمانیۃ ۔ المدینۃ المنورۃ
(۲) المکتبۃ الامدادیۃ ۔ باب العمرۃ ۔ مکۃ المکرمۃ

ھندوستان
کتب خانہ یحیوی ۔ متصل جامعہ مظاہر علوم ۔ سہارنپور

پاکستان
(۱) مکتبۃ الشیخ ۳/۳۶۷ بہادر آباد ۔۔۔ کراچی
(۲) مدینہ اسٹیشنری مارٹ ۱۷۸ انار کلی ۔۔۔ لاہور ۔ ۵۴۰۰

ھ شایانِ شانِ عالی ہو بھی کب سکتی ہے ؟ ۱۲ ۔